تذکرۂ مشائخ مارہرہ

تالیف
ڈاکٹر احمد مجتبیٰ صدیقی
شعبۂ جغرافیہ، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ

ناشر
البرکات اسلامک ریسرچ اینڈ ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ
انوپ شہر روڈ، علی گڑھ-۲۰۲۱۲۲

www.barkaatlibrary.blogspot.in
بہ شکریہ: البرکات اسلامک ریسرچ اینڈ ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ، علی گڑھ (مشاہد رضوی)

© جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ

نام کتاب	:	تذکرۂ مشائخ مارہرہ
تالیف	:	ڈاکٹر احمد مجتبیٰ صدیقی
سن اشاعت	:	نومبر ۲۰۱۶ء
تعداد	:	۱۱۰۰
قیمت	:	

ناشر

البرکات اسلامک ریسرچ اینڈ ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ

پوسٹ ADF نزد جمال پور، ریلوے کراسنگ

انوپ شہر روڈ، علی گڑھ PIN: 202122

Ph. No. 0571-6500603, 9359146873

Email: abirtipublications@gmail.com

ahmad.mujtaba73@gmail.com

www.barkaatlibrary.blogspot.in

بہ شکریہ: البرکات اسلامک ریسرچ اینڈ ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ، علی گڑھ (مشاہد رضوی)

انتساب

سلالۂ خاندانِ برکات آقائی ومولائی

سراج السالکین، نورالعارفین، خاتم اکابر ہند

حضرت سید شاہ ابوالحسین احمد نوری

الملقب میاں صاحب قدس سرہٗ

و

مؤرخ خاندان برکات، تاج العلما، سراج العرفا

حضرت سید شاہ اولادرسول محمد میاں صاحب قدس سرہ

کی نذر

میں تمہارے نام کی نسبتوں کے سہارے دنیا میں جی گیا
کہاں میری اتنی بساط تھی نہ جنوب میں نہ شمال میں

خاک پائے شمس مارہرہ
احمد مجتبیٰ صدیقی بدایونی

www.barkaatlibrary.blogspot.in
بہ شکریہ: البرکات اسلامک ریسرچ اینڈ ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ، علی گڑھ (مشاہد رضوی)

فہرست

نمبرشمار	عنوانات	صفحہ نمبر
۱	انتساب	
۲	حرف زریں	۶
۳	گلہائے شفقت	۷
۴	تقریظ جلیل	۹
۵	عرض مؤلف	۱۱
۶	سلطان العاشقین صاحب البرکات حضور سید شاہ برکت اللہ عشقی پیمی مارہروی	۱۵
۷	برہان الموحدین حضرت سید شاہ آل محمد احمدی	۲۳
۸	شہزادۂ صاحب البرکات حضرت سید شاہ نجات اللہ شاہ میاں	۲۶
۹	اسد العارفین حضرت سید شاہ حمزہ عینی مارہروی	۲۸
۱۰	عالم ربانی برکات ثانی حضرت سید شاہ محمد حقانی	۳۳
۱۱	شمس الملت والدین شمس مارہرہ سید شاہ ابوالفضل آل احمد اچھے میاں	۳۶
۱۲	سراج السالکین حضرت سید شاہ آل برکات ستھرے میاں صاحب	۴۴
۱۳	امام الواصلین خاتم الاکابر حضرت سید شاہ آل رسول احمدی	۴۶
۱۴	سید العابدین حضرت سید شاہ اولاد رسول	۵۲
۱۵	شمس العرفا سراج الکملا حضرت سید شاہ غلام محی الدین امیر عالم	۵۳
۱۶	خاتم الاسلاف حضرت سید شاہ محمد صادق	۵۵

www.barkaatlibrary.blogspot.in

بہ شکریہ: البرکات اسلامک ریسرچ اینڈ ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ، علی گڑھ (مشاہد رضوی)

۱۷	سراج الاولیا نور العارفین حضرت سید شاہ ابوالحسین احمد نوری عرف میاں صاحب	۵۷
۱۸	مجدد برکاتیت حضرت سید شاہ ابوالقاسم اسماعیل حسن عرف شاہ جی میاں	۶۵
۱۹	نبیرۂ خاتم الاکابر حضرت سید شاہ مہدی حسن میاں	۷۰
۲۰	تاج العلما سراج العرفا حضرت سید شاہ اولادرسول محمد میاں	۷۲
۲۱	سید العلما سند الحکما حضرت سید شاہ آل مصطفیٰ سید میاں	۷۶
۲۲	احسن العلما سراج الاصفیا حضرت سید شاہ مصطفیٰ حیدر حسن میاں	۸۲
۲۳	وارث پنجتن حضرت سید شاہ یحیٰ حسن قادری عرف اچھے صاحب	۸۹
۲۴	سید ملت حضرت سید شاہ آل رسول حسنین میاں نظمی مارہروی	۹۲
۲۵	تاج المشائخ امین ملت پروفیسر حضرت سید محمد امین میاں قادری	۹۷
۲۶	شرف ملت حضرت سید محمد اشرف قادری برکاتی	۱۰۴
۲۷	حضرت سید محمد افضل میاں قادری	۱۰۸
۲۸	رفیق ملت حضرت سید شاہ نجیب حیدر نوری	۱۱۰
۲۹	خانقاہ برکاتیہ میں رسم سجادگی کی تفصیل	۱۱۳
۳۰	تبرکات خانقاہ برکاتیہ مارہرہ شریف کی تفصیل	۱۱۴
۳۱	مزارات پر حاضری کے آداب	۱۱۷
۳۲	فاتحہ کا طریقہ	۱۱۹
۳۳	شجرہ شریف	۱۲۱
۳۴	کتابیات	۱۲۵

www.barkaatlibrary.blogspot.in
بہ شکریہ: البرکات اسلامک ریسرچ اینڈ ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ، علی گڑھ (مشاہد رضوی)

حرف زریں

آبروئے خاندان برکات

امین ملت پروفیسر سید شاہ محمد امین میاں قادری برکاتی

زیب سجادہ آستانۂ عالیہ برکاتیہ، مارہرہ شریف

یہ میرے لیے بڑی خوشی کی بات ہے کہ نوجوان برکاتی احباب کی خواہش پر عزیزم احمد مجتبیٰ سلمہ، نے تذکرۂ مشائخ مارہرہ ترتیب دی ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کا بیحد شکر ہے کہ خاندان برکات سے محبت کرنے والے برکاتی احباب دامے، درمے، قدمے، قلمے، سخنے دین وسنیت و برکاتیت کی خدمات میں خود کو وقف کیے ہوئے ہیں اور بالخصوص نوجوانوں میں تو یہ حوصلہ دیکھنے کے قابل ہے۔ تذکرۂ مشائخ مارہرہ میں تقریباً تمام ہی بزرگوں کے حالات زندگی کو بڑے سہل اور سادہ طریقے سے پیش کیا گیا ہے۔ اس سے قبل یہ کتاب ہندی رسم الخط میں جاری ہوچکی ہے جس کی وجہ سے اردو نہ جاننے والے ایک بڑے طبقے نے اس سے فائدہ اٹھایا۔ اب الحمد للہ یہ کتاب بزبان اردو شائع ہورہی ہے۔ ایک نصیحت خاص کر اپنے نوجوان برکاتی احباب سے کروں گا کہ وہ اردو پڑھنا اور لکھنا سیکھیں تاکہ زیادہ سے زیادہ مذہبی کتابوں سے فائدہ اٹھاسکیں۔

اپنے ''برکاتی بوائز فنڈ'' کے ممبران کو اس کتاب کی اشاعت اور ان کے مخلص تعاون پر دلی مبارکباد اور دعائیں۔

دعا گو

پروفیسر سید محمد امین

www.barkaatlibrary.blogspot.in
بہ شکریہ: البرکات اسلامک ریسرچ اینڈ ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ، علی گڑھ (مشاہد رضوی)

گلہائے شفقت

شہزادۂ احسن العلما، شرف ملت حضرت سید محمد اشرف میاں قادری

خانقاہ برکاتیہ کے مریدین ومتوسلین کے لیے یہ بڑی مسرت کی بات ہے کہ ان کے مخدومان گرامی کے حالات زندگی ''تذکرۂ مشائخ مارہرہ'' مرتب ہوکر منظر عام پر آ رہے ہیں۔ خادمان خاندان برکات کے لیے یہ بات ہمیشہ خوشیوں میں اضافے کا باعث رہی کہ ہمیں احباب بہت چاہنے والے ملے اور ہمارے احباب کے لیے یہ بات باعث سکون ہے کہ ان کو ان کے پیر خانے سے ہمیشہ محبتیں ملتی رہیں۔

الحمد للہ آج یہ دیکھ کر بڑی خوشی ہوتی ہے کہ خاندان برکات سے وابستہ نوجوانوں میں للّٰہیت، دینی حمیت اور اپنے پیر خانے کے تئیں گہری عقیدت اور وابستگی ہے اور امید ہے کہ اس میں اضافہ ہی ہوتا رہے گا۔

عزیزم احمد میاں سلمہٗ کی مرتب کردہ کتاب بھی انہی چاہنے والوں کی محبت و عقیدت کا ایک حصہ ہے۔ ''تذکرۂ مشائخ مارہرہ'' کا مطالعہ کرنے پر یہ اندازہ ہوا کہ انشاء اللہ وابستگان سلسلۂ برکاتیہ اپنے مشائخ عظام کی حیات و خدمات سے کما حقہٗ روشنی حاصل کر سکیں گے۔

احمد سلمہٗ نے خاندان برکاتیہ سے متعلق تمام کتابوں سے عرق ریزی کر کے تمام اہم واقعات اور خدمات کا احاطہ کرنے کی کوشش کی ہے۔ لکھنے لکھانے پڑھنے پڑھانے کا سلسلہ الحمد للہ خاندان برکات میں ہمیشہ سے جاری ہے اور امید ہے آگے اور مضبوط ہوگا۔ انشاء اللہ مستقبل میں زیادہ مواد اور معلومات کے ساتھ تاریخ خاندان

www.barkaatlibrary.blogspot.in
بہ شکریہ: البرکات اسلامک ریسرچ اینڈ ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ، علی گڑھ (مشاہد رضوی)

برکات کو شائع کیا جائے گا۔

مؤرخ خاندان برکات اور میرے پیر و مرشد حضرت تاج العلما علیہ الرحمہ نے تاریخ نویسی کی جو ابتدا اپنے دست مبارک سے کی تھی انشاء اللہ یہ روشن سلسلہ نسل درنسل اس خانقاہ سے جاری وساری رہے گا۔ میں ان تمام نوجوانوں کو دل سے دعا دیتا ہوں جنھوں نے باہمی تعاون کے ساتھ اس علمی کام کو انجام دینے کی پیش کش کی۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ان کی اس نیک نیتی کو قبول فرمائے اور مزید کار خیر انجام دینے کی توفیق رفیق عطا فرمائے۔ آمین

میں اپنے ان تمام احباب و متوسلین سے گذارش کرنا چاہتا ہوں کہ وہ اس کتاب کا اول تا آخر مطالعہ کریں اور اپنے مشائخ کے حالات زندگی کو مشعل راہ بنائیں۔ رب کریم اپنے حبیب پاک ﷺ کے صدقے و طفیل خانقاہ برکاتیہ کے وقار اور اقبال میں دن دونی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے۔ اس روحانیت سے لبریز خانوادے کے متوسلین کو اپنے خزانۂ غیب سے نعمتیں اور برکتیں عطا فرمائے اور کتاب کے مؤلف عزیزی ڈاکٹر احمد مجتبیٰ صدیقی کو دارین میں جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین

خیر اندیش

سید محمد اشرف قادری

www.barkaatlibrary.blogspot.in
بہ شکریہ: البرکات اسلامک ریسرچ اینڈ ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ، علی گڑھ (مشاہد رضوی)

تقریظ جلیل

رئیس التحریر حضرت علامہ یٰسین اختر مصباحی مدظلہٗ العالی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

زیرنظر کتاب تذکرۂ مشائخ مارہرہ محترم ڈاکٹر احمد مجتبیٰ صدیقی بدایونی کا نتیجۂ قلم ہے، اس کتاب میں خانقاہِ عالیہ برکاتیہ مارہرہ مطہرہ ضلع ایٹہ یوپی کی بلند پایہ شخصیات کے تذکرے شامل ہیں۔ آغاز سلطان العاشقین صاحب البرکات حضرت سیّد شاہ برکت اللہ عشقی پیمی علیہ الرحمۃ والرضوان کے تذکرے سے اور اختتام رفیق ملت حضرت سیّد شاہ نجیب حیدر میاں قادری برکاتی مدظلّہ العالی کے تذکرے پر ہوا ہے، پھر خانقاہِ برکاتیہ سے متعلق کچھ ضروری گوشوں مثلاً تعارفِ برکات، رسم سجادگی وغیرہ پر اختصار کے ساتھ روشنی ڈالی ہے، آخر میں قارئین کے لیے فاتحہ کا آسان طریقہ بھی درج کردیا ہے۔

کتاب میں سادہ، سلیس، عام فہم اور مقصدیت سے پُر زبان استعمال کی گئی ہے، بے جا لفاظی اور مبالغہ آرائی سے امکانی حد تک پرہیز کیا گیا ہے، بعض مقامات پر حسبِ موقع اپنے یا دوسرے شعرا کے مناسب اشعار بھی درج کیے ہیں۔

مولّفِ محترم ڈاکٹر احمد مجتبیٰ صدیقی صاحب بدایوں کے معروف صدیقی خانوادے کے چشم و چراغ ہیں، اور آپ کے نانا جان سیّد العلماء حضرت مولانا سیّد آل مصطفیٰ قادری برکاتی مارہروی علیہ الرحمۃ والرضوان ہیں، مارہرہ مطہران کا نانیہال ہے، وہ اپنی کسبی اور وہبی صلاحیتوں کی وجہ سے اپنے سبھی ماموں کے نزدیک یکساں

www.barkaatlibrary.blogspot.in
بہ شکریہ: البرکات اسلامک ریسرچ اینڈ ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ، علی گڑھ (مشاہد رضوی)

طور پر محبوب ہیں۔

آپ اچھے قلم کار، عمدہ خطیب ،شان دار ناظمِ اجلاس اور بہترین انتظامی صلاحیتوں کے مالک ہیں۔ شستہ نثر لکھنے کے ساتھ شاعری کا بھی اچھا ذوق رکھتے ہیں۔ اور خاص بات یہ ہے کہ کون سی بات کہاں کیسے کہی جاتی ہے کا گُر اچھی طرح جانتے ہیں۔

یہ کتاب مارہرہ مطہرہ کے سادات کرام اور مشائخ عظام کی زندگی کے خاکے ہیں، جو سیکڑوں صفحات پر پھیلے ہوئے ان کے احوال و کوائف، اخلاق و عادات، خدمات اور کارناموں کا نچوڑ ہیں، یہ تمام نوجوانوں اور خصوصًا وابستگانِ سلسلۂ برکاتیہ کے لیے ایک انمول تحفہ ہے، جو انھیں سیکڑوں صفحات الٹنے پلٹنے سے بے نیاز کر دیتی ہے۔

مشائخ مارہرہ مطہرہ کا یہ روحانی فیضان ہے کہ یہاں سے وابستہ ہر شخص کا مزاج تعمیری ہوتا ہے، اسے اپنے سے زیادہ دوسروں کی فکر ہوتی ہے، یہی وجہ ہے کہ یہاں کے اعراس کی تقریبات بھی صرف روایتی نہیں بلکہ افادیت سے لبریز ہوتی ہیں۔

اسی لیے ہر سال زائرین کے لیے یہاں سے کوئی نہ کوئی نیا پیغام نشر کیا جاتا ہے جو ان کی دینی و دنیوی فلاح و بہبود کا ضامن ہوتا ہے، گزشتہ سال کتاب ہندی میں شائع ہوئی اور اس سال اردو میں شائع ہو رہی ہے۔

رب کریم اس کتاب کو قبولِ عام عطا فرمائے، مولّف محترم کو جزاے خیر دے اور اس سلسلۂ خیر و برکت کو ہمیشہ قائم رکھے اور برکاتی مشائخ کا یہ روحانی مے کدہ اسی طرح بادۂ توحید و معرفت سے اہل طلب کو مست و سرشار کرتا رہے۔

یٰس اختر مصباحی

بانی وصدر دارالقلم دہلی

۲۳؍ اکتوبر ۲۰۱۶ء

مورخہ ۲۱؍ محرم ۱۴۳۸ھ

www.barkaatlibrary.blogspot.in
بہ شکریہ: البرکات اسلامک ریسرچ اینڈ ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ، علی گڑھ (مشاہد رضوی)

عرض مؤلف

مشائخ خانوادۂ برکاتیہ ہر زمانے میں اپنے علم وفضل کے سبب ایک خاص اہمیت اور مقبولیت کے حامل رہے۔ علم وفضل استقامت وکرامت کے باوجود بھی خود کو خوف خدا کے دائرے میں رکھ کر مخلوق کے ساتھ جس طرح سے پیش آئے اس کی مثال اور جگہ عنقا ہے۔ بادشاہ سے لے کر فقیر تک ایک ہی رویہ، ایک ہی سلوک بس اسی شان بے نیازی نے ان حضرات کو زمانے کی توجہ اور عقیدت کا مرکز بنایا۔

الحمد للہ! آج ہندوستان اور ہندوستان سے باہر ایمان کی مضبوطی اور عقیدے کی تازگی کے ساتھ سواد اعظم اہل سنت کی ظاہری تربیت اور روحانی اصلاح میں خانقاہ برکاتیہ کا کلیدی کردار سامنے ہے۔ اس کی سب سے بڑی وجہ مشائخ مارہرہ کا طرز عمل اور یہاں سے تربیت پائے ہوئے خلفا کی دینی خدمات اور بزرگوں کا فیضان تصرف ہے۔

خانقاہیں دراصل روحانی تربیت گاہ ہوا کرتی ہیں جہاں دلوں اور ذہنوں کی صفائی کا کام ذکر خدا اور عشق رسول ﷺ کے ذریعے ہوا کرتا ہے۔ وقت کے ساتھ خانقاہیت درگاہیت میں تبدیل ہوئی الا ماشاء اللہ، اصلاح قلب اور تزکیۂ نفس سے زیادہ دھیان غیر ضروری رسومات پر دیا جانے لگا اور ان میں کہیں کہیں بدعات کی آمیزش ہونے لگی اور یہی وجہ ہے کہ جماعتِ حق باطل فرقوں کا نشانہ بنی۔ ہم سے جیسے جیسے دین کے صحیح طریقوں سے دور ہوئے ویسے ویسے دوسری غیر ضروری چیزیں ہمارا پیچھا کرنے لگیں۔

مارہرہ شریف کو یہ امتیاز ہمیشہ حاصل رہا کہ یہاں کے مشائخ قدیم دور سے

www.barkaatlibrary.blogspot.in
بہ شکریہ: البرکات اسلامک ریسرچ اینڈ ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ، علی گڑھ (مشاہد رضوی)

لے کر دور حاضر تک صاحب علم اور صاحب قلم رہے۔ اگر ان کے علمی کارناموں کی فہرست مرتب کی جائے تو ڈھائی سو سے زیادہ کتابیں اور رسالے مشائخ مارہرہ کے ہمارے سامنے ہوں گے۔

اکابر مارہرہ نے علم اور اہل علم دونوں کو سراہا، اپنے مریدین ومتوسلین کو علم حاصل کرنے کی ترغیب دی اور اس کے لیے راستے بھی ہموار کیے۔ آج بھی الحمدللہ بزرگان مارہرہ کے روحانی فیضان کا یہ سلسلہ جاری وساری ہے۔ خانقاہ پیری مریدی سب اپنی جگہ ہے لیکن ساتھ ساتھ دینی ودنیوی تعلیم سے عوام کو فائدہ پہنچانے کے سامان بھی مہیا ہیں۔ خانقاہ برکاتیہ کی زیر سرپرستی البرکات جیسا عصری تعلیم کا ادارہ بھی ہے اور جامعہ احسن البرکات جیسا دار العلوم بھی۔

زمانہ بھلے ہی کروٹیں لے رہا ہو قدروں میں بھلے ہی زوال آیا ہو، روحانی مراکز کے مزاج گرچہ بدل گئے ہوں لیکن خانقاہ برکاتیہ کے نظام میں تبدیلیاں صرف سہولت کے حوالے سے آئی ہیں ورنہ سب کچھ وہی ہے خواہ روایتیں ہوں یا عنایتیں۔ خدمت خلق کا جذبہ ہو یا اخلاقی بلندیاں سب میں یہاں وہی پرانا طور طریقہ، وہی خالص خانقاہی درویشانہ رنگ، وہی روایتوں کی پاسداری اور وہی اعلیٰ کردار کے نمونے، الحمدللہ۔

خانقاہ برکاتیہ کے بزرگوں کی حیات وخدمات کو لوگوں تک پہنچانے کا واحد مقصد یہ ہے کہ وابستگان خاص طور سے نوجوان احباب ان بزرگان دین کی زندگی کے طور وطریقوں سے آگاہ ہو جائیں اور کم از کم یہ سمجھ سکیں کہ خدا کے مقرب بندے کیسے ہوتے ہیں اور خدا کا قرب حاصل کرنے کے لئے کیا کام کرنے ہوتے ہیں۔

موجودہ دور میں خانقاہ برکاتیہ نے اپنا مشن علم کو عام کرنے کا بنایا ہے۔ اپنے چاہنے والوں سے گذارش بھی کی جارہی ہے اور نصیحت بھی کہ پڑھیں لکھیں اور ذہن کو روشن رکھیں۔ یہ تمام کتابیں بھی اس لیے تیار کی جارہی ہیں کہ عوام کو جن حضرات سے عقیدت اور قلبی وابستگی ہے وہ ان کو پہلے جانیں اور پھر ان کو مانیں اسی میں

www.barkaatlibrary.blogspot.in
بہ شکریہ: البرکات اسلامک ریسرچ اینڈ ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ، علی گڑھ (مشاہد رضوی)

عقیدت اور وابستگی کا حقیقی لطف ہے۔

اللہ تعالیٰ کا شکر واحسان ہے کہ اس نے خانقاہ برکاتیہ سے جڑے نوجوان برکاتیوں کو اپنے مرشدان گرامی کا وفادار بھی بنایا اور جاں نثار بھی اور ان دونوں چیزوں کی تصدیق ان حضرات کے عمل سے ہوتی ہے۔

برادر عزیز سید محمد امان قادری ولی عہد کی زیر قیادت میں ان برکاتی نوجوانوں میں ایک الگ حوصلہ دیکھنے کو مل رہا ہے۔ ان پرعزم ساتھیوں نے خواہش ظاہر کی کہ ہم اب اپنے بزرگوں پر لٹریچر تیار کروا کے لوگوں میں تقسیم کریں گے۔ جس کی پہلی کڑی آپ کے سامنے ''تذکرۂ مشائخ مارہرہ'' ہے۔ گذشتہ سال عرس قاسمی شریف کے موقع پر بزبان ہندی شائع ہوئی امسال اس کو ہم اردو میں شائع کرنے کی سعادت حاصل کررہے ہیں۔

اس کتاب کی اشاعت کا اہتمام تمام برکاتی نوجوانوں نے (Barkaati Boys Fund) بنا کر کیا ہے۔ اس امید کے ساتھ یہ سلسلہ آگے بھی ایسے ہی جاری رہے گا۔ میں ان تمام نوجوان برکاتی بھائیوں کا شکریہ ادا نہیں کروں گا بلکہ ہم سب مل کر مشائخ مارہرہ کا شکریہ ادا کریں گے کہ ان کی نظر انتخاب ہم پر پڑی۔

اس سے قبل راقم نے ہندی اور اردو میں بزرگان مارہرہ کی سوانح حیات رسالے کی شکل میں نانا حضرت احسن العلما قدس سرہٗ کے چہلم پر مرتب کی تھی جسے MSO India نے شائع کیا تھا۔ ارادہ تھا کہ اسی کو جدید شکل میں دوبارہ شائع کردیں لیکن خال محترم حضرت شرف ملت کا حکم ہوا کہ کتاب تھوڑی ضخیم ہونی چاہئے تاکہ سوانح لکھنے کا کچھ تو حق ادا ہو۔ مجھے اس موقع پر اپنے عزیز دوست اور سنی نوجوانوں کے نمونۂ عمل شہید بغداد عالم ربانی علامہ اسید الحق قادری علیہ الرحمہ بہت یاد آئے کیوں کہ بیشتر مقامات پر میں ان کو فون کر کے اس کی ترتیب میں پریشان ضرور کرتا تھا حالانکہ وہ مارہرہ شریف کے کسی بھی کام کے لئے آدھی رات کو تیار ہو جاتے تھے۔ اللہ تعالیٰ حضرت اسید میاں صاحب کے درجات بلند فرمائے۔ آمین

www.barkaatlibrary.blogspot.in
بہ شکریہ: البرکات اسلامک ریسرچ اینڈ ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ، علی گڑھ (مشاہد رضوی)

میں اپنے شیخ حضور امین ملت اور خال محترم حضرت شرف ملت، حضرت افضل میاں صاحب اور حضرت رفیق ملت مدظلہم کی شفقتوں کا شکریہ کیا ادا کرسکوں گا وہ تو میرے لیے شجر سایہ دار ہیں جن کے سائے میں زمانے کی حدت سے بے نیاز ہوکر پرسکون بیٹھا ہوں اللہ تعالیٰ ان شفیق سرپرستوں کی عمر اور صحت میں برکت عطا فرمائے۔ آمین

اللہ تعالیٰ میرے والدین کا سایہ میرے اوپر قائم و دائم رکھے اور مجھے اپنے حبیب پاک ﷺ کے صدقے میں صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ بزرگان مارہرہ کے الطاف و کرم کی بارشیں ان کے موروثی غلام احمد مجتبیٰ پر ایسے ہی ہوتی رہیں۔

دعا کرتا ہوں کہ رب العزت میرے دونوں بچوں عبد اللہ اور علی سلمہم کو مشائخ مارہرہ کا سچا عقیدت کیش اور خانقاہ برکاتیہ کا خدمت گار رکھے۔ آمین

ہم تو اک خاک کا ٹکڑے تھے جہاں اوس نہ پھول
ہم پہ برسا یہ ترا ابر عنایت ہی تو ہے

خاکپائے شمس مارہرہ

احمد مجتبیٰ صدیقی بدایونی

www.barkaatlibrary.blogspot.in
بہ شکریہ: البرکات اسلامک ریسرچ اینڈ ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ، علی گڑھ (مشاہد رضوی)

سلطان العاشقین ''صاحب البرکات'' حضرت سیدنا شاہ برکت اللہ عشقیؔ و پیمیؔ مارہروی رحمۃ اللہ علیہ

شاہ برکات برکات پیشینیاں
نو بہار طریقت پہ لاکھوں سلام

امام سلسلہ برکاتیہ حضرت سید شاہ برکات اللہ عشقیؔ و پیمیؔ مارہروی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت ۲۶ر جمادی الآخرہ ۱۰۷۰ھ میں بلگرام شریف میں ہوئی۔ آپ کے والد ماجد حضرت شاہ اویس ابن عبد الجلیل بلگرامی رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔

آپ کا نسب نامہ اس طرح ہے۔

حضرت سید شاہ برکت اللہ بن حضرت سید شاہ اویس بن حضرت سید شاہ عبد الجلیل بن میر سید عبد الوحد بلگرامی (صاحب سبع سنابل) بن سید ابراہیم بن سید قطب الدین بن سید شاہ ماہ رو بن سید شاہ بدا بن سید کمال بن سید قاسم بن سید حسین بن سید نصیر بن سید حسین بن سید عمر بن میر سید محمد صغریٰ عرف دعوت الصغریٰ بن سید علی بن سید حسین بن سید ابو الفرح ثانی بن سید ابو فارش بن سید ابو الفرح بن سید داؤد بن سید حسین بن سید یحییٰ بن سید زید سوم بن سید عمر بن سید زید دوم بن سید علی عراقی بن سید حسن بن سید علی بن سید محمد بن سید عیسیٰ موتم الاشبال (شیروں کو یتیم بنانے والے) بن سید زید شہید بن امام زین العابدین بن سید الشہداء حضرت امام حسین بن امیر المومنین سیدنا حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم زوج سیدۃ النساء فاطمۃ الزہراء بنت سید الانبیا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ تک پہنچتا ہے۔ (صلی اللہ علیہ وسلم ورضی اللہ عنہم اجمعین)

حضور صاحب البرکات سلسلۂ برکاتیہ کے بانی اور اپنے دور کے مشہور صوفی،

www.barkaatlibrary.blogspot.in
بہ شکریہ: البرکات اسلامک ریسرچ اینڈ ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ، علی گڑھ (مشاہد رضوی)

عالم، مصنف اور شاعر بزرگ تھے۔ صاحب البرکات کو بیعت وخلافت سلسلۂ چشتیہ میں اپنے والد ماجد سید شاہ اویس سے حاصل تھی۔ اس کے علاوہ اپنے چچازاد بھائی سید مربی ابن سید عبدالنبی سے بھی سلسلۂ قادریہ آبائی میں اجازت وخلافت حاصل تھی۔

فقر وسلوک کے تمام معاملات و مقامات طے کرنے کے بعد حضور صاحب البرکات حضرت محی الدین اورنگ زیب کے زمانے میں مارہرہ مقدسہ تشریف لائے۔ اس جگہ کچھ افغانیوں کے مکان تھے۔ جو قوم گونڈل کہلاتے تھے۔ ان لوگوں کو حضرت کا وہاں رہنا گراں گذرا۔ لہٰذا اس قوم نے حضرت کو ایذا پہنچانی شروع کی۔ حضرت نے تنگ آ کر ان کے لیے بددعا کی اور فرمایا ''تم سب جوان مرو'' حضرت کی بددعا کا یہ اثر ہوا کہ کچھ عرصے میں یہ پوری قوم غارت ہوگئی۔ حضرت صاحب البرکات نے ایک بار پھر بلگرام جانے کا عہد کیا لیکن چودھری فرید خاں عامل مارہرہ کے اصرار پر حضرت نے دوبارہ وہیں قیام فرمایا یہ وہ زمانہ تھا کہ جب حضرت شاہ جلال قطب مارہرہ تھے۔ بڑے صاحب کمال سالک تھے۔ خرد تخلص فرماتے تھے۔ بوستانِ خرد آپ کی مشہور تصنیف ہے۔ حضرت سید شاہ حمزہ عینی کی تصنیف فص الکلمات میں درج ہے کہ ایک رات صاحب البرکات کو حضور غوث پاک کی زیارت ہوئی اس وقت حضور محبوب سبحانی نے صاحب البرکات کو بشارت دی کہ تم پشتہا پشت کے لیے مارہرہ کے قطب کئے گئے جلد از جلد کسی مرید کو کلیر بھیجو تاکہ تم کو اس ولایت اور قطبیت کی سند مع خلعت کے دی جائے۔ صبح کو سب سے پہلے حضرت صاحب البرکات نے اس واقعے کی اطلاع بذریعہ ایک تحریر حضرت سید جلال کو دی۔ فرمایا: ''جس جگہ جمال ہو وہاں جلال کی کیا ضرورت، جب عاشق آئے تو عقل کیوں باقی کیسے باقی رہے۔'' اس پیام کے ساتھ ہی حضرت شاہ جلال صاحب نے انتقال فرمایا۔

حضور صاحب البرکات نے پھر مارہرہ شریف میں پیم نگر برکات نگری آباد کی جو اس وقت بستی پیرزادگان کے نام سے آباد ہے۔

حضور صاحب البرکات سرکار غوث اعظم کے عشق میں سرشار تھے اور عشق اس درجہ پہنچا ہوا تھا کہ سیرابی نہ ہوتی تھی۔ معرفت اور طریقت کی پیاس اور عشق غوث اعظم

www.barkaatlibrary.blogspot.in
بہ شکریہ: البرکات اسلامک ریسرچ اینڈ ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ، علی گڑھ (مشاہد رضوی)

میں سرشار ہوکر مخدوم کالپی حضرت سید شاہ فضل اللہ رحمتہ اللہ علیہ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے۔قطب مارہرہ کا سرکار کالپی نے سینے سے لگا کر استقبال کیا اپنی ٹوپی عطا فرمائی اور''دریا بہ دریا پیوست''فرماتے ہوئے سلسلۂ قادریہ کی خلافت واجازت عطا فرمائی۔

سرکار کالپی نے حضور صاب البرکات کو رخصت کرتے ہوئے فرمایا کہ تمہارا سلوک کمال کی انتہا کو پہنچا،تم اپنے مکان میں قیام کرو۔اسی جگہ تمہاری ذات بابرکت استقامت کے ساتھ رہے، وہاں کے طالبوں اور فیض پانے والوں کو کہیں جانے کی ضرورت نہیں۔مخدوم کالپی کی زبان کا یہ اثر تھا کہ حضور صاحب البرکات نے ۳۴ سال تک سجادۂ برکاتیہ سے اپنے آپ کو جدا نہ کیا۔

حضور صاحب البرکات کو ایک مرتبہ نبی پاک ﷺ اور حضرت سیدنا غوث اعظم کی زیارت کا شرف حاصل ہوا۔سرکار غوث اعظم نے حضور صاحب البرکات کی آل میں سات قطب پیدا ہونے کی بشارت فرماتے ہوئے حضرت بوعلی شاہ پانی پتی رحمتہ اللہ علیہ کے ذریعے اپنی تسبیح کے سات دانے اس بشارت کی تصدیق میں عطا فرمائے۔ساتھ ہی سرکار غوث اعظم نے حضور صاحب البرکات سے ایسا جملہ ارشاد فرمایا جس پر صبح قیامت تک برکاتی غلام فخر بھی کریں گے اور مطمئن بھی رہیں گے۔ سرکار بغداد نے فرمایا''برکت اللہ عبدالقادر جب تک تیرے مریدوں کو جنت میں نہ داخل کرادے گا خود جنت میں داخل نہ ہوگا''۔حضور صاحب البرکات کی عبادت و ریاضت کا عالم نرالا تھا اپ نے سلوک وتصوف کی ان تمام منزلوں کو طے فرمایا جس کے بعد مقام محبوبیت اور تاج ولایت حاصل ہوتا ہے۔عبادتوں کا یہ عالم تھا کہ تاریخ داں لکھتے ہیں کہ ۲۶ رسال مسلسل حالت روزہ میں رہے اور کھجور اور قلیل غذا سے افطار فرماتے ہوئے بیشتر وقت یاد الٰہی میں غرق رہتے اور مدتوں رات بھر بیدار اور مشغول عبادت رہے۔تین برس تک غذا ان کی دو فلوس آب برنج رہا،ڈکار اور جمائی حضرت کو کبھی نہیں آئی۔نہ خندہ وقہقہہ کبھی سرزد ہوا۔نماز میں ایسا خود کو غرق فرماتے کہ کسی کے حال کی خبر نہ ہوتی۔درویشی اور انکساری کا یہ عالم تھا کہ کبھی دنیا اور دنیا داروں کی

www.barkaatlibrary.blogspot.in
بہ شکریہ:البرکات اسلامک ریسرچ اینڈ ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ،علی گڑھ(مشاہد رضوی)

طرف توجہ نہ فرمائی اور پوری زندگی دین کی تبلیغ اور مخلوق خدا کی رہنمائی میں گزاری۔ آپ کے روحانی کمال اور شخصیت کا یہ شہرہ تھا کہ بڑے بڑے بادشاہوں سے لے کر امیر غریب حاضری دینے کے لیے عرضیاں پیش کرتے تھے۔اورنگ زیب سے لے کر محمد شاہ تک سرکار صاحب البرکات کی بارگاہ میں عرضی پیش کرتے لیکن باریابی مشکل ہوتی۔حضور صاحب البرکات کی بے نیازی اور توکل کا یہ عالم تھا کہ ایک مرتبہ آپ کے خلیفہ عبداللہ شاہ صاحب کو بادشاہ محمد شاہ نے ان کی قیام گاہ پر حاضر ہوکر کچھ نذر پیش کردی تھی تو حضور صاحب البرکات نے سخت ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ ''بادشاہوں سے ملنے والا فقیر کے دروازے پر نہ آئے۔ہم جانتے ہیں تمہاری خواہش ملاقات کی نہ تھی لیکن اگر بادشاہ کے آنے کی خبر مل گئی تھی تو تمہیں وہ جگہ چھوڑ دینی چاہئے تھی آگے فرمایا فقیر تو تمہارے دلوں کو اللہ کے نام سے روشن کرتا ہے اور تم اپنے دل پر محمد شاہ کا نام لکھتے ہو۔'' یہ صاحب البرکات کے فیضان ہی کا اثر ہے کہ موجودہ دور میں ان کے وارث و جانشین بھی حکومت و ثروت سے خود کو بے نیاز رکھتے ہیں۔سلسلہ قادریہ برکاتیہ کے تینتیسویں شیخ طریقت،حضور صاحب البرکات نے پوری زندگی مذہب اسلام اور سنت رسول کی خدمت میں گزاردی نہ جانے کتنے ویران دلوں کو آباد کیا۔

ہزاروں کرامتیں آپ کی ذات والا سے سرزد ہوئیں، ہزاروں لوگ آپ کے ہاتھ پر مشرف بہ اسلام ہوئے۔امروہا کے مشہور بدکار عامل جو کثیر در کثیر عملیات کرنے کی وجہ سے بہت مضبوط ہوکر لوگوں کو بالخصوص عورتوں کو اسیر بنالیتا تھا اس کو محصور کرنے کا واقعہ بیان کرتے ہوئے برکات مارہرہ کے مصنف مولانا طفیل احمد متولی لکھتے ہیں: 'آئین احمدی' میں درج ہے کہ ''جس زمانے میں حضرت پیر برکات قدس روحہ مارہرہ میں تشریف لائے، اس زمانے میں اس جگہ شیخ سدو کی پرستش کا بازار گرام تھا، گھر گھر اس مردود کی کڑھائی ہوتی تھی اور وجہ اس کی یہ تھی کہ مارہرہ میں کمبوہ صاحبان کی آبادی تھی اور ان لوگوں کی زیادہ تر رشتہ داریاں امروہ میں تھیں اور

امروہہ اس خبیث شیخ سدو کا دار السلطنت ہے۔ پس امروہہ سے جو خراب ہوا چلنا شروع ہوئی تھی اس کا اثر مارہرہ کی آبادی تک پایا جاتا تھا۔

جب حضرت صاحب البرکات صاحب مارہرہ وارد ہوئے تو حضرت نے لوگوں سے اس کی کڑھائی کرنے کو منع فرمایا، اس خبیث کو یہ بات ناگوار معلوم ہوئی، تب ایک دن یہ مردود حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا کہ "تم نے میرے معتقدین کو مجھ سے برگشتہ کر دیا ہے اور میری پرستش کرنے سے ان کو روک دیا ہے اور میری نذر دینے کو تم لوگوں کو منع کرتے ہو، میں کسی نہ کسی دن تم سے اس کا بدلہ لوں گا"۔ حضرت قدس سرہٗ نے اس کو للکار بتائی اور فرمایا "اے مردود خبیث! تو ہم سے کیا بدلہ لے سکتا ہے؟ حضرت قدس سرہٗ کا معمول تھا کہ سال میں دوبار اتر نجہ کھیڑے پر جا کر اربعین (چلہ) فرمایا کرتے تھے۔

ایک مرتبہ حضرت قدس سرہٗ حسب معمول اُس کھیڑے پر اربعین (چلہ) میں تھے کہ حاجت غسل کرنے کی پیش آئی۔ حضور دریا کی طرف کو اس کھیڑے سے اتر کر جاتے تھے، اثنائے راہ میں اس خبیث شیخ سدو نامی نے حضرت کو گھیرا اور کہنے لگا "آپ نے مجھے بہت تکلیفیں پہنچائی ہیں اور انتہا کی اذیتیں دی ہیں پس آپ سے بدلہ لینے کا یہ اچھا موقعہ ہے، اس وقت میں آپ کو جلا دوں گا"۔ اس وقت حضرت قدس سرہٗ نے پھر اس کو ڈانٹا اور فرمایا کہ "فقیروں سے بہت سا الجھنا ٹھیک نہیں ہوتا، اب تو نہیں مانتا اور ہمارے جلانے کی فکر میں ہے تو خیر تو تو جب جلاوے گا جلاوے گا اب ہمارا جلانا بھی دیکھ لے"۔ یہ کہہ کر حضرت نے غسل فرمایا اور پھر میاں شیخ سدو کو بذریعہ مضبوط حصار کے گھیر لیا اور حصار کو تنگ فرماتے فرماتے بالکل اپنے متصل کر لیا اور فرمایا کہ "دیکھ اب تجھے آن کی آن میں جلا کر نیست و نابود کرتا ہوں"۔ اس وقت مردود نے کوئی چارہ نہ دیکھا، آخر رونے اور گڑگڑانے لگا اور حضرت سے عہد کیا کہ "آج سے آپ کے خاندانی مریدوں اور متوسلوں کو ہرگز ہرگز نہ ستاؤں گا، بلکہ جہاں کہیں آپ یا آپ کی اولاد کا کوئی صاحبزادہ ہوگا وہاں بھول کر قدم نہ رکھوں گا اور اگر میرے دخل کی جگہ آپ یا آپ کے صاحبزادوں اور متوسلوں اور مریدوں میں سے

www.barkaatlibrary.blogspot.in
بہ شکریہ: البرکات اسلامک ریسرچ اینڈ ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ، علی گڑھ (مشاہد رضوی)

کوئی صاحب تشریف لے جائیں گے تو میں وہاں سے فوراً علیحدہ ہو جاؤں گا، آپ مجھ کو رہا کردیں''۔ حضرت قدس روحہ نے اس کو اس عہد کے ساتھ چھوڑ دیا۔

شیخ سدو اس معاہدے پر اب تک قائم ہے اور تجربے کی بات ہے کہ یہ خبیث اس گھرانے کے مریدوں کو کبھی نہیں ستاتا نہ ستا سکتا ہے بلکہ جہاں کہیں یہ خبیث ہوتا ہے وہاں اگر برکاتی خاندان کا کوئی صاحبزادہ یا مرید و متوسل جا پہنچے تو اسی وقت میاں شیخ سدو اس جگہ سے مفرور ہو جاتا ہے، اس کے متعلق مجھے اس موقع پر ایک واقعہ یاد آ گیا۔

برکات مارہرہ کے مصنف حضرت شاہ اسماعیل حسن صاحب سے روایت کرتے ہوئے رقم طراز ہیں کہ'' جب میں ایک سال کا بچہ تھا وہ مجھے گود میں لیے ہوئے ایک پٹھان کے گھر میں (جن کی بی بی سے ان عفیفہ سے بہناپا تھا) چلی گئیں''۔

خان صاحب کے یہاں اس دن شیخ سدو کی کڑھائی تھی، بکرا ہو چکا تھا، پوریاں ہو رہی تھیں اور یہ مردود شیخ سدو ان پٹھان کے بیٹے کی جوان بہو کے سر پر چڑھا ہوا تھا۔ وہ بیچاری بدحواس بیہوش پڑی تھی، گلا پھولتا چلا آتا تھا۔ جیسے ہی میری کھلائی مجھے گود میں لیے ہوئے اس گھر میں پہنچیں وہ جوان عورت میں ہوش میں آ گئی اور گلا بھی حالت اصلی پر آ گیا۔ گھر والے کیا چھوٹے کیا بڑے سب کے سب خوش ہو گئے اور کہنے لگے میاں نے کڑھائی قبول کر لی۔ غرض جب تک میں وہاں رہا اس عورت کو کچھ بھی خلش نہ ہوئی۔ جب میری کھلائی مجھے لے کر وہاں سے اٹھ آئیں پھر وہی حالت شروع ہو گئی تب گھر والوں نے میاں سے پوچھا کہ جب آپ کڑھائی قبول کر چکے پھر ستانا کیا؟ جواب دیا کہ اس وقت تک ہمیں نہ تمہاری کڑھائی پہنچی نہ بکرا، بات یہ تھی کہ تمہارے گھر میں پیر برکات صاحب کا پوتہ آ گیا تھا اس وجہ سے میں چلا گیا تھا اب دوبارہ کڑھائی اور بکرا دو تب اس لڑکی کو چھوڑوں گا۔ تب مجبوراً ان ناعقلوں نے دوبارہ کڑھائی کر کے نذر نیاز کی اس طرح اس عورت بیچاری کی گلوخلاصی ہوئی۔

آپ تفسیر، حدیث، فقہ، منطق، تاریخ و شاعری سب میں بے مثال صلاحیتوں

www.barkaatlibrary.blogspot.in
بہ شکریہ: البرکات اسلامک ریسرچ اینڈ ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ، علی گڑھ (مشاہد رضوی)

کے حامل تھے۔ برج بھاشا کے ایسے بڑے شاعر تھے کہ مشہور ماہر لسانیت (Linguistic) پروفیسر مسعود حسن خاں نے اپنے تاریخ اردو زبان وادب کے مقدمہ میں لکھا تھا ’’بھاشا کی شاعری شاہ برکت اللہ پیمی کی شاعری کے بغیر ادھوری ہے‘‘۔

صاحب البرکات نے تمام ریاضتوں، عبادتوں اور سلوک و تصوف کی منزلوں کو طے کرنے کے باوجود کتابوں کے مطالعے کا بہت شوق رکھتے اور خود بھی کتابیں تصنیف فرماتے۔ چہار انواع، سوال و جواب، مجمع البرکات، بیاض ظاہر و باطن، رسالہ تکسیر، عوارف ہندی، رسالہ تصوف، وصیت نامہ وغیرہ آپ کی قلمی یادگار ہیں۔

صاحب البرکات کا شمار اس دور میں برج بھاشا، عربی اور فارسی کے ممتاز شاعروں میں تھا۔ دیوان فارسی، پیم پرکاش، مثنوی ریاض عشق، رقعات صوفیاء آپ کی شعری تصنیفات ہیں۔ صاحب البرکات فارسی اور عربی میں ’’عشقی‘‘ اور ہندی میں ’’پیمی‘‘ تخلص فرماتے۔

آپ کی شادی سید مودود صاحب کی صاحبزادی سے ہوئی۔ آپ کے دو صاحبزادے اور تین صاحبزادیاں ہوئیں۔ بڑے صاحب زادے سید شاہ آل محمد اور چھوٹے سید شاہ نجات اللہ رحمۃ اللہ علیہما ہیں۔ دونوں صاحبزے والد ماجد کے وصال کے بعد سجادہ نشین ہوئے۔ بڑے صاحبزادے کی نسبت سے موجودہ دور میں خانوادہ ’’بڑی سرکار‘‘ سے جانا جاتا ہے اور چھوٹے صاحبزادے کی اولادیں چھوٹے سرکار کے نام سے مشہور ہیں۔

حضور صاحب البرکات سید شاہ برکت اللہ کا وصال عاشورہ (دسویں محرم) کی رات ۱۱۴۲ھ/ ۱۷۲۹ء کو مارہرہ شریف میں ہوا۔

نواب محمد بنگش خاں والی فرخ آباد حضور صاحب البرکات کے عقیدت مند اور بہت خدمت گزار تھے۔ نواب بنگش خاں ہی فقط ایسے امیر تھے جن کو عقیدت اور انکساری کی وجہ سے حضرت کی بارگاہ میں خدمت گزاری کا موقع حاصل تھا۔ ان کی گذارش پر ’’مصارف مہمانان دربار مارہرہ‘‘ کے نام سے دو جاگیریں تلک پور اور

www.barkaatlibrary.blogspot.in
بہ شکریہ: البرکات اسلامک ریسرچ اینڈ ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ، علی گڑھ (مشاہد رضوی)

دادن پور صاحب البرکات نے قبول فرمائیں۔نواب بنگش خاں نے حضور صاحب البرکات کے وصال کے بعد آپ کا روضہ بھی تعمیر کرایا۔

حضور صاحب البرکات علیہ الرحمہ کے بے شمار خلفا تھے جن میں سے چند مشہور خلفا کا نام اور مختصر تعارف یہاں ذکر کیا جارہا ہے۔

حضرت سید شاہ آل محمد (آپ کے بڑے صاحبزادے) جن کا تذکرہ آگے آرہا ہے۔

(۱) شاہ عبداللہ: آپ مارہرہ کے رہنے والے تھے اوران کا تعلق زبیری خاندان سے تھا۔ ہندی میں شاعری کرتے تھے۔ ۱۱۴۰ھ میں انتقال ہوا۔

(۲) شاہ مشتاق البرکات: یہ صاحب البرکات کے بہت چہیتے خلیفہ تھے۔ان کا وصال ۱۱؍صفر ۱۱۶۷ھ میں ہوا۔

(۳) شاہ راجو: یہ بلگرام کے باشندے تھے اور سید عبدالفرح کی اولاد میں تھے۔ ان کا انتقال ۱۱۴۳ھ میں ہوا۔

(۴) شاہ صادق: یہ قصبہ بھرگون ضلع ایٹہ کے رہنے والے تھے۔ وہیں پر وصال فرمایا۔

اس کے علاوہ شاہ میم کشمیری، شاہ من اللہ، شاہ ہدایت اللہ، شاہ عاجز مارہروی، شاہ عاشق البرکات، شاہ نذر، شاہ صابر، شاہ بوعلی، شاہ حمامی، شاہ عین حق، شاہ بے ریا، شاہ روح اللہ قابل ذکر ہیں۔

www.barkaatlibrary.blogspot.in
بہ شکریہ: البرکات اسلامک ریسرچ اینڈ ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ، علی گڑھ (مشاہد رضوی)

سرکارکلاں، برہان الموحدین حضرت سید شاہ آل محمد رحمۃ اللہ علیہ

آپ حضور سید شاہ برکت اللہ صاحب کے بڑے صاحب زادے تھے۔ آپ ہی کی نسبت سے آج موجودہ خانوادہ بڑی سرکار کے نام سے جانا جاتا ہے۔

آپ کی ولادت ۱۸؍رمضان ۱۱۱۱ھ میں بلگرام میں ہوئی۔ تمام ظاہری اور روحانی تعلیمات اپنے والد ماجد سے حاصل فرمائی۔ آپ کو بیعت وخلافت اپنے والد ماجد حضور صاحب البرکات سے تھی۔ آپ خانوادۂ برکاتیہ کے ان بزرگوں میں ہیں جن پر عبادت ناز کرتی ہے۔ آپ جیسی عبادت و ریاضت مجاہدہ اور سلوک کی راہیں پانے والی محنت کسی نے نہ فرمائی۔ ۱۸؍سال مکمل ریاضت اور عملیات میں مشغول رہے، تین سال تک اعتکاف فرمایا۔ عبادت کی کثرت سے سر میں گڈھا پڑ گیا تھا۔ تالو مبارک گر گیا تھا، بہت کم غذا نوش فرماتے۔ عبادت کی کثرت سے دق کا مرض ہوا، دہلی کے حکیموں نے کہا کہ اس مرض کا علاج حکیموں کے یہاں نہیں، صاحب البرکات کے پاس ہے۔ آپ کے دربار میں بادشاہ اور نواب لوگ حاضر ہونے کی خواہش ظاہر کرتے لیکن اجازت عطا نہیں ہوتی۔ زہد وتقویٰ فقر و درویشی کا وہ عالم تھا کہ بادشاہ اور وزراء و والیان ملک بارگاہ آل محمدی میں حاضر ہونے کی اجازت چاہتے لیکن باریابی کی اجازت نہ ہوتی۔ نواب صفدر جنگ، نواب غازی الدین، نواب نجیب الدولہ، نواب علی محمد خاں جیسے عمائدین ملک معتقدانہ عرضیاں اجازت کی پیش کرتے اور اجازت نہ ہوتی۔

آپ اپنے والد گرامی کے بڑے چہیتے فرزند تھے۔ آپ کے صاحبزادے حضرت سید شاہ حمزہ عینی لکھتے ہیں:

''حضرت شاہ آل محمد سے حضور صاحب البرکات کو خصوصی لگاؤ اور بے پناہ

www.barkaatlibrary.blogspot.in
بہ شکریہ: البرکات اسلامک ریسرچ اینڈ ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ، علی گڑھ (مشاہد رضوی)

محبت تھی۔ پوری زندگی آپ اپنے والد بزرگوار کے زیر سایہ فیوض و برکات حاصل کرتے رہے۔ ایک لمحے کے لیے بھی ان سے جدا نہ ہوتے۔ اگر حضرت شاہ آل محمد کسی شرعی وجہ کی بنا پر مسجد میں نماز باجماعت میں شریک نہ ہو پاتے تو حضور صاحب البرکات فرماتے کہ آج مجھے نماز کی حلاوت نہ مل سکی۔ حضرت والد ماجد بھی دادا جان کے بے حد شیدائی تھے آپ کی محبت اپنے والد سے بیان نہیں کی جاسکتی۔ آپ اپنی تمام مصروفیات سے حضور صاحب البرکات کو باخبر رکھتے آپ سے بڑی بڑی کرامتیں ظاہر ہوئیں آپ کے دربار میں ہمیشہ فقیروں اور درویشوں کا مجمع رہتا آپ کے دربار میں حاضر رہنے والے سب افراد عالم ظاہر و باطن تھے۔ آپ نے ایک بڑی تعداد میں ضرورت مندوں کو خلافت سے نوازا آپ کے والد ماجد نے سالکین کی تربیت آپ کے ذمے کردی تھی۔ یہ کام آپ بڑی خوبی کے ساتھ انجام دیتے رہے۔ حضرت حمزہ عینی رحمتہ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں ''حضرت والا کی تربیت کا انداز یہ تھا کہ اگر دوسرے مشائخ کا حاضر باش کوئی ایسا درویش آپ کی خدمت میں حاضر ہوتا جس نے قاعدے سے راہ سلوک طے نہ کی اور ابھی بیچ راستے ہی میں ٹھہرا ہوا ہے یا پہلے ہی قدم پر حادثے کا شکار ہے تو حضرت اس شخص کو انھی وظائف اور اعمال کے ذریعے منزل پر پہنچاتے جو پہلے اس کے شیخ نے اسے بتائے تھے وہ درویش حیران ہو جاتا اور سمجھتا کہ یہ میرے شیخ کی کرامت ہے پھر اپنے شیخ سے اس کی عقیدت اور بڑھ جاتی''۔

ایک صاحب حضرت شاہ آل محمد کے پاس حاضر ہوئے اور فرمایا کہ حضرت مجھے خدا کی یاد میں سیرابی نہیں ہوتی، میں یاد الٰہی کے جنون میں رہنا چاہتا ہوں لیکن ہو نہیں پاتا حضرت نے فرمایا: اس کا جواب بعد میں دیں گے۔ یہ کہہ کر خادم کو حکم ہوا کہ ان کو حجرے میں باجرے کی روٹی اور مچھلی دے کر آگے سے دروازہ بند کردو جون کی گرمی تھی وہ صاحب یہ غذا کھا کر پانی کے لئے تڑپنے لگے لیکن دروازہ تو بند تھا۔ لہٰذا تڑپتے ہی رہے آخر کار شام میں باہر نکالا گیا تب حضرت نے فرمایا تم کو کیا پوچھنا ہے پوچھو تب وہ صاحب تڑپ کر بولے مجھے پانی چاہئے۔ یہ کیسا نظام کہ بنا پانی کے بند کردیا۔ میں پیاس

www.barkaatlibrary.blogspot.in
بہ شکریہ: البرکات اسلامک ریسرچ اینڈ ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ، علی گڑھ (مشاہد رضوی)

سے تڑپ گیا ہر جگہ پانی ہی پانی نظر آتا تھا حضرت نے مسکرا کر فرمایا اگر اس تڑپ سے خدا کو یاد کیا ہوتا تو خدا کی یاد میں بھی سیرابی ہو جاتی۔ بس ان صاحب کو جواب مل گیا۔ یہ تھا سلوک و معرفت کی تعلیم کا آل محمدی طریقہ جس سے انسان کو منزل مقصود ملتی ہے۔

مولانا طفیل اترولوی بلگرامی حاضر خدمت ہوئے اور چند باطنی توجہ کے لیے تڑپنے لگے لوگ اٹھا کر خانقاہ میں لائے، ہاتھ پیر کی مالش کی۔ سیدنا شاہ آل محمد ظہر کی نماز باجماعت اور دوسرے معمولات سے فارغ ہو چکے تب تشریف لائے۔ مولانا کو اٹھا کر سینہ مبارکہ سے لگایا اور تسلی دی اب مولانا کے تأثرات ملاحظہ کیجئے۔

حضرت عینی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مولانا نے عرض کیا میں دنیا چھوڑتا ہوں اور باقی عمر اس آستانے کے تلے رہ کر اسی بارگاہ کی خاک کو اپنی بصیرت و بصارت کا سرمہ بناتا ہوں۔ میں بہت سے اولیاء اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہوا لیکن جو تپش عشق یہاں دیکھی وہ کہیں نہ ملی۔ اب میری یہ پرشوق آرزو قبول کیجئے۔ عمر آخری منزل کو پہنچی اب یہی بہتر ہے کہ باقی زندگی اس بارگاہ میں گزر جائے۔ حضرت والد ماجد نے بہت دلداری کی دلاسہ دیا اور فرمایا کہ ابھی آپ اپنے بھائیوں کے اس قافلے کو اپنے وطن بلگرام پہنچا دیں پھر جب میں بلاؤں تب آپ آ جائیں۔ پھر انہیں بہت زیادہ تسلی دے کر رخصت کیا۔

آپ کی شادی آپ کے حقیقی چاچا شاہ عظمت اللہ کی صاحبزادی سے ہوئی جن سے حضرت سید شاہ حمزہ عینی اور حضرت سید شاہ حقانی رحمۃ اللہ علیہما اور ایک صاحبزادی پیدا ہوئیں۔ آپ کی وفات ۱۶؍رمضان ۱۱۶۴ھ میں مارہرہ شریف میں ہوئی۔ صاحب البرکات کے روضے کے سامنے ایک الگ عمارت میں آپ آرام فرما ہیں۔

آپ کے خلفا کی تعداد شمار سے باہر ہے البتہ چند مشہور خلفا کے نام یہ ہیں:

حضرت سید شاہ حمزہ عینی، حضرت سید شاہ محمد حقانی، حضرت سید شاہ بزرگ مارہروی، حضرت مفتی جلال الدین، حضرت شاہ محمد شاکر، شاہ ظہور اللہ کشمیری، شاہ واصل، شاہ عبد الہادی، سید فخر الدین احمد، شاہ رحمت اللہ، مولوی غلام اترولوی، شاہ حفظ اللہ، شاہ بیرنگ مخدوب رحمتہ اللہ علیہم اجمعین وغیرہم تھے۔

www.barkaatlibrary.blogspot.in
بہ شکریہ: البرکات اسلامک ریسرچ اینڈ ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ، علی گڑھ (مشاہد رضوی)

شہزادۂ صاحب البرکات حضرت سید شاہ نجات اللہ رحمۃ اللہ علیہ

آپ حضور صاحب البرکات کے چھوٹے صاحب زادے ہیں۔ ۲۵؍ جمادی الآخرہ ۱۱۱۷ھ میں بلگرام میں پیدا ہوئے اور وہیں پلے بڑھے۔

تعلیم و تربیت اپنے والد ماجد سے حاصل کی، والد ماجد کے وصال کے بعد اپنے بھائی جان کی مرضی سے سجادہ نشین بھی ہوئے اور اپنی سرکار الگ بنائی جو ''چھوٹی سرکار'' کے نام سے جانی جاتی تھی اور اس میں مسجد و خانقاہ بھی بنائی۔

علامہ آزاد بلگرامی لکھتے ہیں: ''سید برکت اللہ کے صاحب زادے سید نجات اللہ رحمۃ اللہ علیہ اپنے اندر بہت سے فضائل اور کمالات کو جمع کرنے والے، اچھی عادتوں کے مالک، بڑے اخلاق والے اور سخاوت کرنے والے تھے۔ شروع سے آخر تک معرفت کے پھل والد ماجد سے لیتے رہے، روحانی ذوق سے پورا حصہ پایا۔ سید العارفین کی بارگاہ میں خط بھیج کر خلافت مانگی، حضرت نے اپنی عطا سے خلافت نامہ اور دستار مبارک سے نوازا۔ سرکار نجات اللہ صاحب مارہرہ میں ہدایت کا جھنڈا بلند کیے ہوئے تھے۔ دلوں کو زندہ کرنے میں مسیحا ہیں۔ آپ کے لطف و کرم سے ٹوٹے دلوں کو سکون حاصل ہوا۔ اچھی طبیعت اور عمدہ ذوق رکھتے تھے، اچھی شاعری کرنے میں مہارت حاصل تھی۔ اس دیار کی ایک دنیا آپ سے مرید ہو کر فائدہ اٹھا رہی ہے''۔

آپ کا نکاح سید لطف اللہ بن سید کافی کی تیسری صاحب زادی سے ہوا جس سے آپ کے دو صاحبزادے سید شاہ ایمان عرف شاہ گدا اور سید شاہ مقبول عالم عرف شاہ سوندھا اور ایک صاحبزادی بوبو صاحبہ ہوئیں، جو اپنے بڑے چچا کے

www.barkaatlibrary.blogspot.in
بہ شکریہ: البرکات اسلامک ریسرچ اینڈ ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ، علی گڑھ (مشاہد رضوی)

صاحبزادے شاہ حقانی سے منسوب تھیں مگر نکاح کی نوبت نہ آئی اور طبعی عمر کو پہنچ کر انتقال کیا۔

سید ایمان عرف شاہ گدا صاحب آپ کے بڑے صاحبزادے تھے۔ آپ کی ولادت ۱۱۳۸ھ میں ہوئی۔ آپ کا نکاح سید عظیم الدین بن سید نجابت بن سید عبداللہ کی بیٹی سے ہوا اور دو صاحبزادے سید شاہ برکات بخش بھکاری صاحب اور سید شاہ نجات بخش فقیر صاحب پیدا ہوئے۔

سید شاہ مقبول عالم عرف شاہ سوندھا آپ کے دوسرے صاحبزادے ہیں۔ ولادت ۱۱۴۰ھ میں ہوئی اور وصال ۱۹ر شعبان ۱۱۱۳ھ میں ہوا۔ آپ کا نکاح سید محمد یحییٰ بن سید محبوب اللہ کی تیسری صاحبزادی سے ہوا جن سے ایک صاحبزادے سید مخدوم عالم پیارے صاحب اور ایک صاحبزادی پیدا ہوئیں۔

سید شاہ نجات اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ۲۹ر شعبان ۱۱۹۰ھ میں ہوا اور اپنے بڑے بھائی حضرت سید شاہ آل محمد کے پہلو میں دفن ہوئے۔

www.barkaatlibrary.blogspot.in
بہ شکریہ: البرکات اسلامک ریسرچ اینڈ ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ، علی گڑھ (مشاہد رضوی)

اسد العارفین حضرت سید شاہ حمزہ عینی مارہروی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت اسد العارفین سید شاہ حمزہ عینی مارہروی رحمۃ اللہ علیہ حضرت شاہ آل محمد کے بڑے صاحب زادے تھے۔ آپ ۱۴؍ ربیع الثانی ۱۱۳۱ھ کی صبح مارہرہ شریف میں پیدا ہوئے۔ حضرت شاہ حمزہ علیہ الرحمہ اپنے دور کے صاحب جلال اور صاحب فضل و کمال بزرگ تھے۔ آپ کا شمار اپنے دور کے بہت ممتاز عاملوں میں ہوتا تھا۔ دعائے سیفی جو ایک بہت ہی جلالی وظیفہ ہے اس وظیفے کے آپ ماہرین میں شمار کیے جاتے تھے۔ سرکار حمزہ کی وہ چھریاں آج بھی خاندان برکات کے تبرکات میں موجود ہیں جن پر آپ دعائے سیفی تلاوت فرماتے تھے۔

آپ کا بچپن اپنے دادا حضور صاحب البرکات کی تربیت میں گزرا۔ چار برس کی عمر میں حضرت صاحب البرکات نے اپنی ٹوپی مبارک، سیلی (ایک طرح کی کمر میں باندھنے کی پٹی) اور ''بڑے میاں'' کا خطاب عنایت فرمایا۔ آپ نے تعلیم اپنے والد ماجد شمس العلما سید محمد باقر اور شیخ لدھا بلگرامی سے حاصل کی۔

بچپن ہی سے ذہانت اور کرامت کے آثار پیشانی پر روشن تھے۔ حضرت صاحب البرکات آپ سے خصوصی محبت فرماتے۔ والد ماجد حضرت سیدنا آل محمد نے اپنی عبادتوں کے تمام رنگ آپ کو عطا فرما دیے۔

سید شاہ حمزہ اپنے والد کے نقش قدم پر پورے طور سے قائم تھے۔ جب سجادہ نشین ہوئے تو پورے طور سے خود کو آل محمدی رنگ میں رنگ لیا۔ سارے معمولات، اعمال، اشغال، مریدین، اور خلفا کی تربیت سب کچھ آل محمدی سیرت کا نمونہ تھا۔

آپ تہجد کے بڑے پابند تھے۔ اس لیے ایک تہائی رات باقی رہتے ہی

www.barkaatlibrary.blogspot.in
بہ شکریہ: البرکات اسلامک ریسرچ اینڈ ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ، علی گڑھ (مشاہد رضوی)

جاگ جاتے اور تہجد کی نماز ادا فرماتے پھر ذکر خداوندی میں لگ جاتے۔ نماز فجر کی سنتیں اول وقت میں پڑھ کر خاندانی وظیفوں کی تلاوت فرماتے پھر نماز فجر کے بعد باغ کی سیر کو تشریف لے جاتے، اس کے بعد پڑھنا پڑھانا، طالبان حق کی باطنی تربیت ظہر کے بعد قرآن حکیم کی تلاوت اور دنیاداروں کی ضرورتیں پوری کرنے کے سلسلے رہتے۔ عشا کی نماز سے فراغت کے بعد وظائف وورد درگاہ معلیٰ میں ادا فرماتے پھر سنت کے مطابق جلد ہی سو جاتے۔

آپ نے بڑے مشکل مجاہدے انجام دیے، جس کی وجہ سے صحت متأثر ہونے لگی اور آپ امراض میں گرفتار رہنے لگے یہاں تک کہ آپ پر فالج کے اثرات نمودار ہونے لگے۔

آپ اخلاق نبوت کے پیکر تھے۔ سراپا آداب واحترام اور اخلاق والے، ہمدرد وغمگسار، دنیاداری سے دور، عرفان حق کی منزل سے قریب، شریعت کے پاسدار، طریقت کے راز دار، سراپا جمال، وفا کا نمونہ، مخلوق خدا کے حاجت روا، صداقت، عدالت، شجاعت اور سخاوت کے مظہر، غرض یہ کہ اللہ کے محبوب بندے، اطاعت گزار ولیِ کامل اور قطب الاقطاب تھے۔

آپ مخلوق خدا کی خدمت کرنے میں بہت آگے آگے رہتے، چاہے وہ دنیا کا طلبگار ہو یا خدا کا، جو خدا کا طلبگار بن کر آیا اسے منزل تک پہنچایا گیا، جو دنیا کا طلبگار بن کر آیا اسے دنیا کی سہولتیں بخشی گئیں۔ حضرت عینیؔ کو اللہ تعالیٰ نے قلوب انسانی پر ایسا اختیار دیا تھا کہ کیسا ہی بد مذہب حضرت کی خدمت میں حاضر ہوتا ممکن نہ تھا کہ تائب نہ ہوتا۔ ہزار ہا انسان ایک ادنیٰ توجہ سے ہدایت کی راہ پا جاتے۔ ماہیت کے بدل دینے کی قوت بھی اللہ تعالیٰ نے خاص طور پر حضرت کو عطا فرمائی تھی۔ صدہا واقعات گلشن ابرار میں ایسے ہیں کہ حضرت نے کافر سے مسلمان، فاسق سے عابد، پیر سے جوان بنائے۔ مٹی کو سونا کر دیا۔ کاشف الاستار کے طبی نسخوں اور عملیات کے بیان میں آپ جگہ جگہ اس بات کی تصدیق کرنے والے منظر دیکھیں گے۔ طبی نسخے خانقاہ

www.barkaatlibrary.blogspot.in
بہ شکریہ: البرکات اسلامک ریسرچ اینڈ ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ، علی گڑھ (مشاہد رضوی)

عالیہ میں تیار رہتے، ضرورت مند حاضر ہوتے اور کرامت آثار دوائیں لے کر رخصت ہوتے۔ سخاوت، عطا اور عام ضیافت کی سنت تو آپ کے خاندان عالیشان میں سینکڑوں سال سے جاری ہے، جس کو حضرت حمزہ کی ذات نے دو چند فرمایا۔ حضرت صاحب البرکات کے عرس مبارک میں سو سو قسم کے کھانے تیار ہوتے اور حاضرین کی خدمت میں پیش کیے جاتے۔ حضرت عینی تحریر فرماتے ہیں: ''ایک سال ایک لاکھ چونتیس ہزار آم اور بیر شام کے روزہ افطار کرنے کے بعد عرس میں تقسیم ہوئے تھے۔ ارشاد باری ''اور اپنے رب کی نعمت کا چرچا کیا کرو'' کے مطابق یہ کھانے کی قسمیں بیان ہوئیں۔ یہ فقیر ارشاد باری تعالیٰ 'پاکیزہ اور عمدہ چیزیں کھاؤ' کے ظاہری مفہوم پر عمل کرتے ہوئے عمدہ چیزوں کا طالب رہتا ہے اور جو بھی اس باب الٰہی پر حاضر ہوتا ہے روٹی کے ٹکڑے سے محروم نہیں لوٹتا ہے امید غالب ہے کہ الٰہی نعمتوں سے کوئی خالی نہ گیا ہوگا۔ گھر میں جو کچھ ہوتا ہے وہ سب کے لیے ہوتا ہے، فقیر کا گھر تو اللہ کا گھر ہے (جو ہر ایک کے لیے کھلا رہتا ہے)''۔

حضرت اقدس کو بیروں سے بہت لگاؤ تھا مارہرہ شریف میں اچھے اچھے بیروں کے درخت لگوائے تھے۔ آنے جانے والوں کو بطور تحفہ دئے جاتے تھے۔ ایک مرتبہ عالم رؤیا میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوئے۔ سرکار نے حضرت حمزہ سے ارشاد فرمایا: ''صاحبزادے تم نے بیروں کے اچھے اچھے درخت لگوائے ہیں اور ہر ایک کی تواضع کرتے ہو۔ ہم کو ایک بیر بھی نہیں کھلاتے ہو۔'' حضرت حمزہ نے صبح ہوتے ہی ایک محفل مولود منعقد کی اور اس میں حاضرین کو عمدہ عمدہ بیر تقسیم فرمائے۔

حضرت حمزہ قدس سرہٗ کے دل میں بار بار یہ بات آتی کہ ہم حضرت علی و فاطمہ کی اولاد میں ہیں یا نہیں۔ بس ایک روز مسجد برکاتی میں تشریف فرما تھے کہ عالم رؤیا میں حضرت مرتضیٰ علی اور حضرت خاتون جنت کے دیدار سے مشرف ہوئے دونوں نے بڑی شفقت سے فرمایا کہ ''حمزہ بیٹے تم ہماری ہی اولاد ہو''۔ الحمد وللہ رب

www.barkaatlibrary.blogspot.in
بہ شکریہ: البرکات اسلامک ریسرچ اینڈ ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ، علی گڑھ (مشاہد رضوی)

العالمین ہم ان سادات کرام کی غلامی سے وابستگی رکھتے ہیں جن کی سیادت پر علوی و فاطمی مہر تصدیق لگی ہے۔

حضور سید شاہ حمزہ مارہرہ مطہرہ کے ان سات اقطاب میں ایک تھے جن کی بشارت صاحب البرکات کو ہوئی لیکن خود کو ہمیشہ خدا کی راہ میں چلنے والا ہی سمجھا جو خاص بندوں کا حصہ ہوا کرتا ہے۔

حضرت سید شاہ حمزہ اپنے علم وفضل میں ایک روشن حیثیت رکھتے تھے۔ تفسیر، حدیث، فقہ، تصوف، ظفر، تکسیر، طب اور ادب سبھی کچھ آپ کی فکر میں روشن تھے۔ آپ کتب خانے میں قریب قریب سولہ ہزار کتاب متفرق علوم وفنون کی تھیں۔ حضرت نے بالاستیعاب اول تا آخر ان سب کو دیکھا اور جو نتیجہ اخذ کیا وہ اپنے دست قلم سے تحریر فرمایا، سیکڑوں کتابوں کی کتابت فرمائی اس کے ساتھ ہی علم سینہ تو آپ کا حصہ تھا ہی۔ اگر کسی کو سید حمزہ کے علمی جوہر کا مظاہرہ دیکھنا ہے تو ان تمام علوم کا نچوڑ ان کی معرکۃ الآراء تصنیف ''کاشف الاستار'' کا مطالعہ کرے۔ حضرت حمزہ کو عام علوم کے علاوہ ان نادر علوم میں بھی کمال حاصل تھا جو علوم اسلامیہ کے جاننے والوں کو اجنبی اجنبی سے لگتے ہیں۔ حضرت کو جفر، تکسیر، فلکیات اور ارضیات اور خصوصاً اکسیر سازی کے علم میں بھی مہارت حاصل تھی۔ حضرت نے علم طب ۱۲ویں صدی ہجری کے ممتاز حکیم حاذق عطاء اللہ علیہ الرحمہ سے حاصل کیا، جن کو حضرت عینی کے بقول: ''دست مسیحائی بفضلہ تعالیٰ حاصل تھا'' اور یہی وجہ تھی کہ دربار عینی سے جسمانی و روحانی دو فائدے مخلوق خدا کو پہنچے۔

حضرت عینی کی ادبی صلاحیتیں کیسی روشن تھیں اس کی دلیل ان کے کمال سے ظاہر ہیں، حضرت حمزہ نے فارسی زبان میں جو شاعری فرمائی اس کی سلاست اور روانی دیکھنے کے قابل ہے۔ قصیدہ غوثیہ ان کا ایک عظیم شاہکار ہے جس کی پوری عبارت سرکار قادریت کے عقیدت مندوں کے لیے وظیفہ کی حیثیت رکھتی ہے۔

www.barkaatlibrary.blogspot.in
بہ شکریہ: البرکات اسلامک ریسرچ اینڈ ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ، علی گڑھ (مشاہد رضوی)

غوث اعظم بہ من بے سرو ساماں مددے
قبلۂ دیں مددے کعبۂ ایماں مددے

آپ کا نکاح سید محمد بلگرامی کی صاحبزادی دیانت فاطمہ سے ہوا جن سے آپ کے تین صاحبزادے شمس مارہرہ سید شاہ آل احمد اچھے میاں، سید شاہ آل برکت ستھرے میاں، سید شاہ آل حسین سچے میاں اور ایک صاحبزادی سیدہ وافیہ بیگم ہوئیں۔

۱۴ محرم الحرام ۱۱۹۸ھ کو حضرت سید شاہ حمزہ عینی علیہ الرحمہ کا وصال ہوا۔ درگاہ برکاتیہ مارہرہ شریف کے اندر پتھر کی ایک خوشنما سہ دری میں آپ کا مزار مبارک ہے۔

حضرت سید شاہ حمزہ عینی علیہ الرحمہ کے خلفاء میں آپ کے صاحبزادگان اور چھوٹے بھائی کے علاوہ ان حضرات کے نام خاص طور سے قابل ذکر ہیں:

حضرت شاہ نصیر الدین لنگ، حضرت شاہ حفظ اللہ، حضرت شاہ رحمۃ اللہ، حضرت شاہ دیدار علی اور حضرت شاہ سیف اللہ رحمۃ اللہ علیہم اجمعین۔

www.barkaatlibrary.blogspot.in
بہ شکریہ: البرکات اسلامک ریسرچ اینڈ ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ، علی گڑھ (مشاہد رضوی)

عالم ربانی، برکات ثانی، حضرت سید شاہ محمد حقانی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید شاہ محمد حقانی میاں، سرکار کلاں حضرت سید شاہ آل محمد کے چھوٹے صاحبزادے تھے۔ خانقاہی برکتوں سے مالا مال گھرانے میں ۱۱۴۵ھ کی کسی مبارک صبح کو مارہرہ شریف میں پیدا ہوئے۔ والد ماجد سید شاہ آل محمد، والدہ ماجدہ غنیمت فاطمہ اور برادر معظم سید شاہ حمزہ جیسے مینار ہدایت آپ کی تربیت، علم کی فراہمی اور شخصیت سازی کے لیے آپ کے پاس نعمتیں خداوندی کے طور پر موجود تھے۔ ان کی رہنمائی اور شفقتوں میں آپ نے خود کو سجایا، سنوارا۔ قرآن، حدیث، تفسیر اور اصول فقہ کے ساتھ ساتھ تمام رائج فنون کی تعلیم اپنے بزرگوں سے حاصل فرمائی۔ لیکن روحانی تربیتیں خصوصی طور سے اپنے والد ماجد سے حاصل کیں۔ آپ کو کتابیں پڑھنے کا بہت شوق تھا جس کے لئے گھر کا کتب خانہ ہی کافی تھا۔ جس میں مختلف علم و فن کی ہزاروں کتابیں موجود تھیں۔ بچپن ہی میں والد کا وصال ہو گیا، تو ساری نگرانی آپ کے بڑے بھائی سید شاہ حمزہ ہی نے فرمائی۔ آپ اپنے بھائی کا لحاظ ایک استاد، نگراں اور مرشد کی مانند فرماتے تھے۔

حضرت حقانی میاں صاحب اپنے چچا کی صاحبزادی سے منسوب تھے۔ ان سے نکاح نہ ہو سکا تو آپ نے ساری زندگی شادی نہ کرنے کا فیصلہ فرمایا۔ حضرت شاہ حقانی خانقاہی نظام سے جڑے ہوئے تھے اس لیے عملیات اور وظائف کے ساتھ ساتھ خانقاہی انتظام اور نگرانی میں بھی خود کو مصروف رکھتے۔ یاد الٰہی سے جو وقت مل جاتا اس میں عزیزوں کی خبر گیری، خاندانی معاملات کی دیکھ ریکھ، کتابوں کا پڑھنا اور خانقاہ کے آمد و خرچ کا حساب وغیرہ پورے طور سے ملاحظہ فرماتے۔

www.barkaatlibrary.blogspot.in
بہ شکریہ: البرکات اسلامک ریسرچ اینڈ ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ، علی گڑھ (مشاہد رضوی)

حضرت حقانی کے اخلاق وکردار کا بیان کرتے ہوئے حضرت اسد العارفین سید شاہ حمزہ عینی فرماتے ہیں: ''میرا حقیقی بھائی شاہ حقانی فقیر سے ۱۴؍سال چھوٹا ہے۔ حضرت والد ماجد کے وصال کے وقت اس کی عمر ۲۰؍سال تھی۔ کریم الاخلاق ہے اور ہر شخص کی خدمت کا جذبہ رکھتا ہے۔ حضرت والد ماجد سے اسے جن اعمال واشغال کی اجازت ہے، ان پر پابندی سے عمل کرتا ہے، مخلوق خدا کے ساتھ سخاوت کا معاملہ کرتا ہے اور اس فقیر سے بہت نیازمندانہ پیش آتا ہے''۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کو خلوص کا پیکر بنایا تھا۔ آپ خدا کے ان بندوں میں سے تھے جن کی ہر سانس اللہ کی رضا اور آخرت کی فکر کے لیے ہوا کرتی ہے۔ خانقاہ عالیہ برکاتیہ کے تمام انتظامی معاملات آپ کے سپرد رہتے۔ خاص طور سے تعمیرات کا کام تو آپ ہی کے ساتھ خاص تھا۔ آپ ان کاموں کو نہایت ذمہ داری سے نبھاتے، معاملات کا فیصلہ کرتے، صلہ رحمی اور ایک دوسرے کے حق کا لحاظ رکھنے میں اپنی مثال آپ تھے۔ عزیز واقارب بھی آپ کی اس ذمہ دارانہ دیانت کی وجہ سے آپ پر اعتماد کیا کرتے تھے۔

شاہ حقانی علیہ الرحمہ کو عمارت بنانے اور باغ لگانے کا بہت شوق تھا۔ بڑے باغ کو پکے احاطے کے ساتھ تعمیر کرایا، اس باغ میں طرح طرح کے پھل اور میوے پیدا ہوتے تھے۔

حضرت شاہ حقانی کے بارے میں حضرت شرف ملت سید محمد اشرف میاں صاحب قبلہ نے حقانیت پر مبنی ایک جملہ ارشاد فرمایا:

''حضرت حقانی خاندان برکات کے شاہجہاں تھے''۔

خانقاہ برکاتیہ کی اکثر قدیم عمارتیں حضرت حقانی کی تعمیر کرائی ہوئی ہیں۔ دیوان خانہ، حویلی سجادگی، مختلف مکانات اور بستی پیرزادگان خصوصی طور پر تعمیر کرائے۔

حضرت شاہ حقانی علم وفن کے شناور اور قلمی فضل وکمال کے مالک تھے۔ آپ

www.barkaatlibrary.blogspot.in
بہ شکریہ: البرکات اسلامک ریسرچ اینڈ ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ، علی گڑھ (مشاہد رضوی)

نے دو اہم قلمی یادگاریں چھوڑیں۔ ''عنایت رسول کی''، ''نعت رسول کی''۔

عنایت رسول کی:

۹۰۰ر صفحات پر قرآن حکیم کی تفسیر آپ نے ساٹھ سال کی عمر میں صرف چار مہینے میں تصنیف فرمائی۔ اس کی جدید اشاعت حضرت امین ملت کے دست مبارک سے ہے۔

نعت رسول کی:

حدیثوں کے انتخاب کتاب الاخیار کا ترجمہ ہے۔ اس میں ۴۰۰ر حدیثیں جمع ہیں۔

شاہ حقانی کا وصال ۱۷ر ذی الحجہ ۱۲۱۰ھ مطابق ۱۷۹۶ء میں جمعہ کے دن ہوا۔ حضرت شاہ حقانی خاندان برکات کے وہ بزرگ ہیں جنہوں نے نہ کسی کو مرید کیا اور نہ ہی خلافت سے نوازا۔

www.barkaatlibrary.blogspot.in
بہ شکریہ: البرکات اسلامک ریسرچ اینڈ ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ، علی گڑھ (مشاہد رضوی)

شمس ملت والدین، شمس مارہرہ سیدنا شاہ ابوالفضل آل احمد حضور اچھے صاحب رحمۃ اللہ علیہ

قبلۂ جسم وجاں سیدی، سندی، آقائی ومولائی شمس مارہرہ حضور آل احمد اچھے میاں صاحب مارہرہ شریف میں ۲۸ رمضان المبارک ۱۱۶۰ھ میں پیدا ہوئے۔ آپ حضرت سید حمزہ کے بڑے صاحبزادے ہیں۔ تاریخی نام ''سلطان مشائخ جہاں'' ہے اور آپ کو شمس مارہرہ کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔ آپ نائب غوث اعلم، مظہر غوث اعظم اور قطبیت کے اعلیٰ درجے پر فائز بزرگ ہیں۔ خانوادۂ برکات میں حضور شمس مارہرہ کا مقام ومرتبہ بہت بلند ہے۔

آپ کی پیدائش سے قبل حضور صاحب البرکات نے بشارت فرمائی کہ ہمارے خاندان میں ایک صاحبزادے ہوں گے جن کی رونق سے خاندان میں چار چاند لگیں گے اور اپنا ایک خرقہ آپ کی دادی کو سپرد فرمایا۔ شمس مارہرہ کے دادا جان حضرت شاہ آل محمد نے ان کی بسم اللہ کے موقع پر وہ خرقۂ غوثیہ منگا کر فرمایا کہ یہ خرقہ ان صاحبزادے کے لیے ہے جن کی بشارت حضرت والد ماجد نے دی تھی۔

حضور شمس مارہرہ کے لیے کی گئی بشارت عمل میں آئی اور خاندان برکات کا نام آپ کے فیضان سے پوری دنیا میں روشن ہوا۔ آپ کا فیضان عرب وعجم میں عام ہوا۔ غوث اعظم کے دریائے قادریت سے اپنے اپنے غلاموں کو خوب خوب سیراب کیا۔ آپ کو اپنی ظاہری وباطنی تعلیم کے سارے جوہر اپنے والد ماجد سید شاہ حمزہ عینی مارہروی سے حاصل ہوئے۔ فن طب حکیم نصر اللہ مارہروی سے حاصل کیا۔ آپ کی

www.barkaatlibrary.blogspot.in
بہ شکریہ: البرکات اسلامک ریسرچ اینڈ ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ، علی گڑھ (مشاہد رضوی)

روحانی تربیت سرکار غوث اعظم نے فرمائی۔ والد ماجد سے بیعت وخلافت سے سرفراز ہوئے۔ والد ماجد کے وصال کے بعد سجادۂ برکاتیہ پر رونق افروز ہوئے اور ۴۷ رسال تک سجادۂ برکاتیہ کو رونق بخشی۔ ایک عالم نے اس دور میں آپ کی ذات مبارک سے فیضان حاصل کیا۔ نہ جانے کتنے گمراہ اور اندھیروں میں بھٹک رہے لوگ آپ کی ایک نگاہ کرم سے سیدھا راستہ پا گئے۔

حضور شمس مارہرہ غوث اعظم کے نائب مطلق تھے، آپ کی زندگی کے معمولات ایسے ہی تھے جیسے غوث اعظم کے نائب کے ہونے چاہئیں۔ دن مخلوق خدا کی خدمت اور خیر خواہی میں گزرتا، رات اپنے رب کی بارگاہ میں سجدۂ عشق میں۔ حضور شمس مارہرہ اس دور میں جلوہ افروز تھے جب کہ میدان علم وعمل میں تصوف اور معرفت کی بڑی بڑی ہستیاں تشریف رکھتی تھیں۔ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی، رفیع الدین محدث دہلوی، قاضی ثناء اللہ پانی پتی اور بحر العلوم ملاّ محمد علی عثمانی وغیرہ کے درمیان ہمارے آقائے نعمت حضور شمس مارہرہ ایک الگ پہچان رکھتے تھے۔ سب کی نظر اگر کہیں جا کر ٹکتی تھی تو مارہرہ کے شمس ملت والدین پر۔

حضور غوث پاک کی بارگاہ میں آپ کی مقبولیت کی شان ہی نرالی تھی۔ آپ نے مریدوں کے نام وصیت نامے میں جس گہری نسبت وعقیدت کے ساتھ غوث اعظم کی ذات میں فنا ہونے کے جذبے کو ظاہر فرمایا ہے، اس طرح ہے:

”یہ خاندان برکاتیہ حمزویہ سات پشتوں سے حضور غوث اعظم کا نمک خوار ہے۔ لہٰذا غوث اعظم کی غلامی ہرگز نہ چھوڑو کہ دنیا وآخرت کی سلامتی اسی میں ہے“۔

اسی عقیدت کا نتیجہ تھا کہ غوث اعظم نے اپنے کرم سے انہیں اپنا نائب بنایا۔ سرکار غوث اعظم کی ایسی عنایت حضور شمس مارہرہ پر تھی کہ بہت سے لوگوں کو خواب میں بشارت ہوتی کہ اچھے میاں سے مرید ہو جاؤ۔ یہی نہیں بغداد معلیٰ سے خود اپنے شہزادے کو باطنی کمال حاصل کرنے کے لیے حضور شمس مارہرہ کی خدمت میں بھیج دیا۔ یہ بات

www.barkaatlibrary.blogspot.in
بہ شکریہ: البرکات اسلامک ریسرچ اینڈ ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ، علی گڑھ (مشاہد رضوی)

سرکارغوث اعظم کی بارگاہ میں حضور شمس مارہرہ کے مقام ومرتبہ کو سمجھنے کے لئے کافی ہے۔
خاندان عثمانی بدایوں شریف کے چشم و چراغ حضرت مولانا شاہ عین الحق عبدالمجید قادری بدایونی رحمۃ اللہ علیہ بھی سرکار غوث اعظم کے اشارے پر حضور شمس مارہرہ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور مرید ہوکر خلافت حاصل کی۔
ان کی بیعت کا واقعہ یہ ہوا کہ شاہ عین الحق رحمۃ اللہ علیہ حضور اچھے صاحب کی بارگاہ میں حاضر ہوئے لیکن بغیر مرید ہوئے یہ کہتے ہوئے واپس ہوئے کہ ''یہاں بھی اونچی دکان اور پھیکا پکوان ہے'' بدایوں شریف پہنچ کر حضرت سلطان العارفین بڑے سرکار رحمۃ اللہ علیہ کے آستانے پر آرام فرمانے کے لیے ٹھہرے۔ خواب میں دیکھا کہ سرکار بغداد کا دربار سجا ہے اور غوثیت مآب نے اشارہ فرمایا کہ ''عین الحق کا ہاتھ اچھے میاں کے ہاتھ میں دے دیا جائے''۔ حضور شاہ عین الحق فوراً ہی مارہرہ کی طرف روانہ ہوئے اور حضور شمس مارہرہ کے قدموں میں بیساختہ گر پڑے۔ حضور شمس مارہرہ نے مسکراتے ہوئے فرمایا: ''میاں یہاں تو اونچی دوکان اور پھیکا پکوان ہے''۔ لیکن اشارہ ہو چکا تھا لہٰذا بیعت وخلافت کے ساتھ ساتھ اپنا ساتھ عطا فرمایا کہ اس کے بعد عین الحق صاحب نے اپنے مرشد کا در نہ چھوڑا جس کا انعام یہ ہوا کہ حضور شمس مارہرہ نے فرمایا قیامت کے دن خدا جب پوچھے گا کہ میرے لیے کیا لائے ہو؟ تو میں مولوی عبدالمجید کو پیش کردوں گا۔ افضل العبید اور احب الخلفاء جیسے خطاب عطا فرمائے۔ حضرت شاہ عین الحق صاحب کو شمس مارہرہ ''مولوی'' کہہ کر مخاطب فرماتے اور یہ لفظ ایسا بااثر ہوا کہ ان کے محلے کی ساری آبادی ہی ''مولوی محلّہ'' کہلانے لگی۔
شمس مارہرہ کی علمی شان کا یہ عالم تھا کہ اس دور کے بڑے بڑے مشائخ اور عالم دین شریعت اور طریقت کے مسئلے پوچھنے کے لیے شمس مارہرہ کی بارگاہ میں حاضر ہوتے۔ آثار احمدی میں درج ہے کہ ایک صاحب نے بغداد شریف میں غوث اعظم کی درگاہ کے سجادہ نشیں سے عرض کیا کہ مجھے وحدت الوجود کے مسئلے میں کچھ ارشاد

www.barkaatlibrary.blogspot.in
بہ شکریہ: البرکات اسلامک ریسرچ اینڈ ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ، علی گڑھ (مشاہد رضوی)

فرمائیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ ہندوستان میں ہمارے گھر کی دولت تقسیم ہو رہی ہے وہاں چلے جاؤ۔ یہ صاحب سب سے پہلے حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور اپنا مسئلہ بیان کیا لیکن تسلی نہ ہوئی تو شاہ صاحب نے فرمایا کہ تمہارا مسئلہ کسی صاحب حال سے حل ہوگا۔ مارہرہ چلے جاؤ وہاں ہمارے بھائی اچھے میاں تمہیں تسلی دلا دیں گے۔ حضرت اچھے میاں کے علم ظاہر و باطن کا اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے کہ شاہ عبدالعزیز جیسے شریعت اور طریقت دونوں کا علم رکھنے والے کسی مسئلے کے حل کے لئے حضور شمس مارہرہ کی بارگاہ میں سوال پوچھنے والے کو بھیج رہے ہیں۔ یہی نہیں خود حضور شمس مارہرہ کے پیر خانہ کالپی شریف کے صاحب زادے سید شاہ خیرات علی قادری بھی آپ سے مرید ہوئے اور اجازت حاصل کی۔

آپ اپنے دور کے بڑے ماہر حکیم بھی تھے۔ باتوں باتوں میں کسی معمولی دوا اور درخت کے پتوں سے مریض کا علاج فرما دیا کرتے تھے۔ مولوی مجاہد الدین ذاکر بدایونی اپنے والد ماجد کا واقعہ لکھتے ہوئے فرماتے ہیں کہ میرے والد ماجد کی آنکھوں میں سخت درد شروع ہوا اور ایسا درد ہوا کہ وہ تکلیف سے چیخنے لگے تو اس وقت مولوی عبدالمجید کو یہ احال معلوم ہوا تو انہوں نے والد ماجد کی تکلیف کو شمس مارہرہ سے بیان کیا۔ حضرت نے فرمایا کہ ہماری صراحی سے پانی لے جاؤ اور دھو دو، اللہ شفا دے گا۔ مولوی صاحب نے حکم کی تعمیل کی اور اپنے ہاتھ سے ان کی آنکھیں دھو دیں، درد فوراً کافور ہوا۔ صبح جب حضرت کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو حضرت سے فرمایا:
''حضور آپ کے دیے ہوئے پانی سے مجھے بہت آرام ہوا''۔

حضرت شمس مارہرہ نے بڑی محبت سے ارشاد فرمایا: ''بھائی! پانی میں کچھ برکت نہیں تھی یہ مولوی عبدالمجید کے ہاتھ کی برکت ہے۔ ان کے ہاتھوں میں بہت تاثیر ہے''۔

مدینۃ الاولیاء بدایوں شریف کے بارے میں حضرت کا ارشاد ہوا ''بدایوں

www.barkaatlibrary.blogspot.in
بہ شکریہ: البرکات اسلامک ریسرچ اینڈ ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ، علی گڑھ (مشاہد رضوی)

ہماری جاگیر ہے جو حضرت غوثیت مآب نے عطا فرمائی ہے''۔

سب سے زیادہ خادم اور غلام بھی ہمارے آقا اچھے میاں کے بدایوں ہی میں تھے۔ بدایوں شریف پر ایسی نگاہ کرم قبلۂ جسم و جاں کی پڑی ہے کہ آج تک اہل بدایوں آل احمدی خمار میں ڈوبے ہوئے ہیں۔

راقم کے خاندان کے ایک بزرگ حضرت شمس مارہرہ کے خاص غلاموں میں تھے۔ حضور شمس مارہرہ کے وصال کے بعد ان کو گردے کا درد اٹھا، وہ حضور شمس مارہرہ کے مزار اقدس پر حاضر ہوئے اور عرض پیش کی کہ کیا وصال کے بعد آپ کی بارگاہ سے ہماری ضرورت پوری نہ ہوگی؟ مزار شریف سے پڑیا عطا کی گئی جس کو انہوں نے آدھا کھالیا اور آدھی اگلی بار کے لیے رکھ لی۔ درد جاتا رہا۔ رات میں بشارت ہوئی کہ یہ آدھی پڑیا تم نے ہم سے ملنے کے لیے رکھ لی ہے۔ اگلی بار جب پھر درد ہوا تو قاضی صاحب نے اس پڑیا کو کھایا اور انتقال فرما گئے۔

حضور شمس مارہرہ راہ سلوک، اعمال و اشغال، مریدوں اور فقیروں کی تربیت، مخلوق خدا کی ضرورت پوری کرنے اور ان کی اصلاح میں ایسے لگے ہوئے تھے کہ تصنیف و تالیف کی طرف زیادہ توجہ نہیں فرمائی۔ ''آداب السالکن''، ''بیاض عمل و معمول'' آپ کی دو کتابیں ہیں۔ آداب السالکین حضور شمس مارہرہ کی بڑی فائدہ پہنچانے والی کتاب ہے۔ جس میں راہ سلوک اور ذکر و اشغال پر سرکار اچھے میاں نے مختصر مگر سلوک حاصل کرنے والوں کے لیے فائدہ مند گفتگو فرمائی ہے۔

بیاض عمل و معمول میں وہ وظائف و عملیات ہیں جو خاندان برکات کا معمول ہے، اس کو حضور شمس مارہرہ نے جمع فرمایا ہے۔ حضور شمس مارہرہ کا سب سے بڑا کارنامہ ''آئین احمدی'' جو شاید فتویٰ عالمگیری کے بعد سب سے بڑا مذہبی انسائکلو پیڈیا ہے، اس کو آل احمد انسائکلو پیڈیا بھی کہہ سکتے ہیں۔ ''آئین احمدی'' صرف ایک کتاب نہیں بلکہ ایک مکمل کتب خانے کی حیثیت رکھتی ہے۔ اس دور کے

www.barkaatlibrary.blogspot.in
بہ شکریہ: البرکات اسلامک ریسرچ اینڈ ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ، علی گڑھ (مشاہد رضوی)

تاریخ لکھنے والے علمانے ''آ ئین احمدی'' کو۳۴ جلدوں میں بتایا ہے۔

حضور شمس مارہرہ نے ۳۷ر سال تک مسند برکاتیہ کو رونق بخشی اور ۳۷ر برسوں میں ہزاروں لاکھوں لوگوں نے اپنی ظاہری و باطنی پیاس بجھائی اور آج بھی خدا کے ہزاروں بندے آپ کے ذریعے سے فیضان غوث اعظم سے حصہ پا رہے ہیں۔

کشف وکرامت اور بلند نگاہی کا وہ عالم تھا کہ کسی گاؤں کا ایک شخص حضور شمس مارہرہ کی بارگاہ میں حاضر ہوا، بڑا مجمع تھا دل میں یہ خیال کرنے لگا کہ حضور کی خدمت میں تو سینکڑوں لوگ مرید ہونے کے لیے حاضر ہوتے، ہیں حضرت کو بھلا کیا یاد رہے گا کہ یہ ہمارا مرید ہے۔ بس حضرت شمس مارہرہ نے اس کو خصوصیت سے بلایا خیریت پوچھی، گاؤں کا حال جانا اور ارشاد فرمایا تم اپنے مویشی کے ساتھ گاؤں والوں کے چوپائے جو جنگل میں لے جاتے ہو ان میں اپنا پرایا کیسے پہچان لیتے ہو؟ اس نے عرض کیا کہ ہم گلے میں ڈورہ ڈال دیتے ہیں۔ بس تبھی فرمایا اسی طرح فقیر بھی اپنے گلے کو خوب خوب پہچانتا ہے۔ ان کے گلے میں ایک محبت کا ڈورا بندھا ہوتا ہے۔ آپ کے خلفاء میں اپنے وقت کے جید علماء، فضلاء، فقراء وصوفیاء اور خود ان کے پیرخانے کے بلند مرتبہ حضرات شامل ہیں۔

حضور شمس مارہرہ لوگوں کو وظیفے اور اعمال کم بتاتے تھے، اللہ کے فضل سے زبان اقدس سے ہی فرما دیتے تو ضرورت مندوں کی ضرورت پوری ہو جاتی۔

سرکار شمس مارہرہ کو جناب غوثیت مآب سے ایسی عقیدت اور محبت تھی کہ آپ اپنے سگے بھتیجے حضرت شاہ غلام محی الدین امیر عالم سے حضور غوث پاک کے نام کی نسبت کی وجہ سے نہایت محبت فرماتے۔ جب حضرت دسترخوان پر ہوتے تو سب سے پہلے حضرت شاہ غلام محی الدین صاحب کو کھلاتے اور بعد میں خود کھاتے۔

حضرت شاہ غلام محی الدین امیر عالم صاحب اپنے ملفوظات میں فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت اچھے میاں صاحب سجادہ نشین کے مکان میں تنہا تشریف فرما

www.barkaatlibrary.blogspot.in
بہ شکریہ: البرکات اسلامک ریسرچ اینڈ ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ، علی گڑھ (مشاہد رضوی)

تھے۔ اندر جانے کی کسی کو اجازت نہ تھی۔ میں چھوٹا سا تھا کھیلتا ہوا دروازے تک گیا، اندر جانا چاہا تو خادم نے بھی روکا پر میں کہاں ماننے والا، کواڑ کھول کر جلدی سے اندر گھس گیا میں نے دیکھا اندر حضرت اچھے میاں دو بزرگوں سے بیٹھے کچھ باتیں کر رہے ہیں۔ میں آہستہ آہستہ جا کر پیچھے سے کاندھے پر چڑھ گیا۔ حضرت نے پیچھے مڑ کر دیکھا اور ناراضگی سے کہا: کیوں آیا؟ میں نے کہا میں تمہارے کاندھے پر چڑھوں گا۔ یہ سن کر حضرت مسکرائے اور وہ دونوں بزرگ بھی ہنسے پھر ان دونوں نے میرے سر پر خوب ہاتھ پھیرا اور چلے گئے۔ تب میں نے حضرت سے پوچھا یہ کون تھے؟ حضرت نے فرمایا کہ ان دونوں میں سے ایک حضرت غوث الاعظم اور دوسرے سید شاہ جلال تھے۔ یہ حضرات فقیر کو نوازنے کو تشریف لائے تھے اور اب چلے گئے۔

حضور شمس مارہرہ کے تصرف اور ولایت کا عالم ہی نرالا تھا اور کیوں نہ ہوتا جب کہ یہ دولت براہِ راست غوثیت مآب سے عطا ہوئی تھی۔

ایک صاحب سلسلے میں داخل ہونے کی غرض سے حضرت اچھے میاں رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اسی کے ساتھ یہ بھی کہہ دیا کہ حضور مجھ میں ایک سخت عیب ہے کہ میں شراب پیتا ہوں اور یہ مجھ سے چھوٹ نہیں سکتا ہے۔ حضرت نے کہا: کوئی حرج نہیں، آؤ مرید کریں لیکن ہمارے سامنے کبھی نہ پینا۔ انہوں نے بہت خوشی سے یہ وعدہ کیا اور حضرت نے ان کو سلسلۂ قادریہ میں داخل فرمالیا۔ واپسی میں انہوں نے اپنی قیام گاہ پہنچ کر عادت کے مطابق بوتل گلاس نکال کر شراب پینے کا ارادہ کیا تو دیکھا کہ حضرت شمس مارہرہ سامنے ہیں اور فرمارہے ہیں: ''اپنا وعدہ یاد کرو، میں سامنے کھڑا ہوں''۔ وہ صاحب تو پریشان جہاں جاؤ وہاں اچھے میاں صاحب تشریف لے آتے ہیں لہٰذا انہیں یہ سوجھی کہ وہ پاخانے میں چلے گئے کہ میاں یہاں نہیں آسکتے۔ جیسے پاخانے میں بوتل کھولی تو دیکھا اچھے میاں سامنے کھڑے ہیں۔ فرمایا: دیکھو ہم یہاں بھی آگئے۔ یہ سننا تھا کہ بوتل زمین پر دے ماری کہ میاں پیچھا نہیں

www.barkaatlibrary.blogspot.in
بہ شکریہ: البرکات اسلامک ریسرچ اینڈ ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ، علی گڑھ (مشاہد رضوی)

چھوڑیں گے۔لہٰذا توبہ کرتا ہوں۔

آپ کا نکاح سید شاہ غلام علی بلگرامی کی صاحبزادی سے ہوا۔ ایک صاحبزادے حضرت سائیں میاں اور ایک صاحبزادی پیدا ہوئیں۔ سائیں میاں صاحب کا وصال بہت کم عمری میں ہوگیا تھا۔

آپ کا وصال مبارک ۱۷؍ربیع الاول ۱۲۳۵ھ جمعرات کے دن ۷۵؍سال کی عمر شریف میں ہوا۔آپ جداعلیٰ حضرت شاہ برکت اللہ کے بائیں پہلو میں آرام فرما ہیں۔

سرکار شمس مارہرہ کے خلفا اور مریدین شمار نہیں کیے جاسکتے۔ ہند،عرب، روم، شام اور فارس سے خدا کے ہزاروں بندے اپنے خالق کی طلب میں حاضر ہوجاتے اور کامیاب ہوتے۔ آپ کی ذات سے خلافت پانے والے چند خوش نصیب حضرات یہ ہیں: حضرت سید شاہ آل برکت ستھرے میاں (آپ کے منجھلے بھائی)، حضرت سید شاہ خیرات علی کالپوی، حضرت شاہ عین الحق عبدالمجید بدایونی، حضرت مولانا نظام الدین عباسی اور حضرت مولانا نصیرالدین عثمانی بدایونی، حضرت قاضی عبدالسلام عباسی، حضرت مولانا سلامت اللہ کشفی رحمۃ اللہ علیہم اجمعین وغیرہ۔

www.barkaatlibrary.blogspot.in
بہ شکریہ: البرکات اسلامک ریسرچ اینڈ ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ، علی گڑھ (مشاہد رضوی)

سراج السالکین حضرت سید شاہ آل برکات ستھرے میاں رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید شاہ آل برکات ستھرے میاں صاحب حضور سید شاہ حمزہ کے منجھلے صاحبزادے ہیں۔ آپ کی ولادت ۱۰؍رجب ۱۱۶۳ھ میں مارہرہ شریف میں ہوئی۔ ''پیر مشائخ'' مادۂ تاریخ ولادت ہے۔

والد ماجد نے آپ کی تعلیم وتربیت فرمائی۔ دوسرے علم وفن کے ساتھ فن طب کی تعلیم بھی حاصل کی۔ آپ والد ماجد حضرت حمزہ کے ہاتھ پر بیعت ہوئے اور خلافت حاصل کی۔ اس کے علاوہ حضور اچھے میاں نے بھی خلافت عطا فرمائی تھی۔ حضرت ستھرے میاں بہت کم مرید فرماتے تھے اپنے صاحبزادوں کے علاوہ صرف قطب گوالیار حضرت حافظ نصر الدین علیہ الرحمہ کو خلافت عطا فرمائی۔ آپ کلام بہت کم فرماتے اکثر اوراد ووظائف میں مشغول رہتے۔

آپ کی فضیلت کا یہ عالم تھا کہ بارہ سال کی عمر سے لے کر نوّے سال کی عمر تک اعمال وورد ووظیفہ میں لگے رہے۔ قرآن پاک کی تلاوت کا یہ حال تھا کہ ہزاروں نہیں لاکھوں بار قرآن پاک مکمل فرمایا۔ دعائے حرز یمانی (سیفی) لاکھوں بار پڑھی۔ حضرت ستھرے میاں صاحب اپنی شہادت کی انگلی پر پٹی باندھے رہتے۔ ایک دن ان کے چھوٹے صاحبزادے حضرت غلام محی الدین امیر عالم نے ان کی انگشت شہادت پر پٹی دیکھ کر پوچھا کہ آپ کی انگلی میں کیا ہوا؟ حضرت نے فرمایا: کچھ نہیں، اس پر آپ کے صاحبزادے نے وہ پٹی آپ کے ناخون سے کھینچ لی تو دیکھا کہ ناخون پر اللہ لکھا ہوا ہے۔ جب حضرت کے صاحبزادے نے ان سے پوچھا یہ کیسے ہوا؟ تو ارشاد فرمایا کہ ہر نماز میں جب یہ انگلی اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کی شہادت دیتی ہے تو اگر اس پر اتنا بھی اثر نہ آئے تو دل پر کیسے اثر ہوگا۔ یہ تھا حضرت ستھرے میاں کی عبادت وریاضت کا عالم۔

www.barkaatlibrary.blogspot.in
بہ شکریہ: البرکات اسلامک ریسرچ اینڈ ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ، علی گڑھ (مشاہد رضوی)

آپ کا پہلا نکاح سید محمد حسن صاحب کی بیٹی سے ہوا، جس سے سید آل امام جمّا میاں پیدا ہوئے۔ دوسرا نکاح بارہ بنکی کے سادات میں قاضی سید غلام شاہ حسین صاحب بلگرامی کی صاحبزادی فضل فاطمہ سے ہوا جن سے خاتم الاکابر سید شاہ آل رسول احمدی، سید شاہ اولاد رسول، سید شاہ غلام محی الدین امیر عالم رحمۃ اللہ علیہم اور پانچ صاحبزادیاں پیدا ہوئیں۔

حضرت ستھرے میاں کا وصال ۹۰ رسال کی عمر میں ۲۶ ررمضان ۱۲۵۱ھ سنیچر کے دن ظہر کے وقت ہوا۔ وصال سے کچھ سال پہلے آپ نے وصیت کی تھی کہ مجھے حضرت حمزہ اور آل محمد کے درمیان دفن کیا جائے۔ وصال کے بعد جب قبر کھودنے کی تیاری ہوئی تو وہاں اتنی جگہ درمیان میں نہ تھی کہ قبر ہو سکے۔ ناچار دوسری جگہ قبر کے لیے تیار ہوئی۔ جب درگاہ میں آپ کو دفن کرنے کے لیے جا ہی رہے تھے کہ حضرت سید شاہ آل رسول اس جگہ پر گئے جہاں حضرت ستھرے میاں صاحب نے وصیت فرمائی تھی تو دیکھا کہ ان دونوں مزاروں کے پیچھے اچھی خاصی جگہ موجود ہے۔

حضرت سید شاہ آل رسول صاحب نے یہ کرامت تمام حاضرین کو دکھلائی، جس سے صاف معلوم ہوا کہ حضرت آل محمد صاحب کا مزار اپنی جگہ سے پورب کی طرف سرک گیا ہے اور اپنے لخت جگر راحت جان ستھرے میاں صاحب کے لیے اپنے اور اپنے فرزند سیدنا شاہ حمزہ صاحب کے درمیان میں جگہ کر دی ہے۔ حاضرین اس کرامت کو دیکھ کر بہت تعجب میں پڑے اور پھر حضرت ستھرے میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ حضرت سید شاہ حمزہ اور حضرت سید شاہ آل محمد رحمۃ اللہ علیہم کے مزار کے درمیان دفن کیے گئے۔

حضرت ستھرے میاں صاحب نے خاندان سے باہر بہت کم لوگوں کو خلافت سے نوازا، اس لیے دیگر مشائخ کی بہ نسبت آپ کے خلفا کی تعداد کم ہے۔ آپ کے خلفا میں حضرت سید شاہ آل رسول احمدی، حضرت سید شاہ اولاد رسول، حضرت سید شاہ غلام معین الدین امیر عالم اور حافظ نصر الدین رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کے نام ملتے ہیں۔

www.barkaatlibrary.blogspot.in
بہ شکریہ: البرکات اسلامک ریسرچ اینڈ ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ، علی گڑھ (مشاہد رضوی)

امام الواصلین، خاتم الاکابر حضرت سید شاہ آلِ رسول احمدی رحمۃ اللہ علیہ

آپ حضرت آل برکات ستھرے میاں صاحب کے منجھلے صاحبزادے ہیں۔ آپ کی ولادت رجب ۱۲۰۹ھ (۱۷۹۵ء) میں مارہرہ شریف میں ہوئی۔ آپ ہمارے آقائے نعمت حضور شمس مارہرہ کے چہیتے، لاڈلے اور محبوب مرید، خلیفۂ اعظم اور جانشین تھے۔ آپ کو والد ماجد سے بھی اجازت و خلافت تھی۔ حضرت اچھے میاں صاحب کے حکم پر آپ نے اس دور کے جید عاملین اور کاملین سے سند اور اجازت حاصل فرمائی۔ ابتدائی تعلیم حضرت شاہ عین الحق صاحب سے حاصل کی پھر مولانا سلامت اللہ کشفی، مولانا عبدالواسع سید پوری اور مولانا نورالحق لکھنوی وغیرہ سے تعلیم حاصل کی۔ تحصیل علوم ظاہری سے فراغت حاصل کر کے دستار فضیلت ردولی شریف میں زیب سر فرمائی اور ۱۸۱۱ء میں وطن واپس ہوئے۔ حدیث کی کتابیں حضرت شاہ عبد العزیز محدث دہلوی سے پڑھیں۔ حضور اچھے میاں صاحب کے حکم پر دہلی تشریف لے گئے وہاں سراج ملت حضرت شاہ عبدالعزیز نے آپ کو سند حدیث اور بہت سے اعمال کی اجازت بھی عطا فرمائی۔ مولانا شاہ نیاز فخری بریلوی نے بھی آپ کو سند علم حدیث عطا فرمائی۔ شاہ نیاز بریلوی صاحب علم میں دستگاہ رکھتے تھے حضرت صاحب قبلہ نے دہلی سے جاتے ہوئے بریلی میں نیاز صاحب سے ملاقات فرمائی مشکل سوالات ریاضی کے لئے جس کا جواب شاہ صاحب نے عنایت فرمایا۔ شاہ صاحب نے حضرت صاحب کی فرمائش پر ایک پورا رسالہ مرتب فرمادیا اور چلتے وقت فرمایا کہ آپ مجھے اچھے میاں صاحب سے سلسلۂ قادریہ کی کی اجازت دینے کی گذارش کریں۔ علم طب حکیم فرزند علی صاحب موہانی سے حاصل کیا۔

www.barkaatlibrary.blogspot.in
بہ شکریہ: البرکات اسلامک ریسرچ اینڈ ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ، علی گڑھ (مشاہد رضوی)

حضرت خاتم الاکابر کے اوصاف اور اخلاق بہت بلند تھے۔ سخاوت، فیاضی، مہمان نوازی، جذبۂ ایثار، خدمت خلق اور علما و مشائخ کی عزت و توقیر جیسی عظیم عادتیں آپ کی ذات میں موجود تھیں۔ اپنے والد کے وصال کے بعد مسند برکاتیہ آل احمدیہ پر جلوہ افروز ہوئے۔ آپ اپنے طور طریقوں میں اپنے مرشد حضور شمس مارہرہ کے سچے جانشین تھے۔ ہمیشہ لباس درویشانہ میں رہتے۔ ضرورت مندوں کو بھی سلوک کا وہی عمل اور طریقہ بتاتے جو نبوی حدیث پاک سے ثابت ہے۔ معاملات میں نفس سے بیزای جو آپ کے یہاں تھی وہ بہت دشوار کام ہے۔ اپنے والد کے وصال کے بعد سارے تبرکات اپنے بھائیوں کو دے دیے، اس میں سے کوئی حصہ نہ لیا۔ اپنے ذاتی مال کو درگاہ و خانقاہ میں خرچ فرمادیتے۔ درگاہ کی انتظامیہ کمیٹی آپ کے مشورے سے ہی قائم ہوئی۔ مدارس، مکانات اور علماء و فقراء کے لئے حجرے تعمیر کرائے۔ امام، مؤذن اور درگاہ کا حساب رکھنے کے لیے حساب کرنے والا رکھا۔ درگاہ کے معاملات، عرس کا انتظام اور مہمان داری سب حضرت خود فرماتے۔ عرس بہت سادہ طریقے سے منعقد کرتے۔ نعت، منقبت، ختم قرآن، دلائل الخیرات اور لنگر ہی پر عرس ہوتا۔ فضول چیزوں سے حضور خاتم الاکابر کو بہت پرہیز تھا۔ کسی کا بھی شریعت کی حد سے آگے بڑھنا کبھی گوارا نہیں فرمایا۔ روز آپ کے یہاں حلقۂ ذکر ہوتا۔ تمام عملہ جماعت کے ساتھ نماز میں حاضر ہوتا، فقراء تہجد میں بھی حاضر رہتے۔ آپ نماز میں ہمیشہ مقتدی رہتے کبھی بھی امام نہ بنتے تھے۔

عاجزی اور نفس کے کمال کا یہ عالم تھا کہ اپنے صاحبزادگان کو اپنے گھر کی تمام برکتوں کے باوجود خلفائے خاندان سے بھی اجازت اور خلافت دلوائی۔ جب آپ کے صاحبزادے سید شاہ ظہور حسن نے سلوک کو پورا فرمالیا تو حکم ہوا کہ "تمہارے گھر کی بڑی دولت مولانا عبدالمجید صاحب کے پاس ہے۔ جاؤ اور حصہ لے لو"۔ حضرت مولانا نے صاحبزادے کا شہر سے باہر آ کر استقبال کیا اور اسی رات حضرت شاہ عین الحق

www.barkaatlibrary.blogspot.in
بہ شکریہ: البرکات اسلامک ریسرچ اینڈ ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ، علی گڑھ (مشاہد رضوی)

صاحب سید ظہور حسن بڑے میاں علیہ الرحمہ کے ہجرے کے باہر پوری رات کھڑے رہے۔ جب فجر کے وقت صاحبزادے باہر نکلے تو دیکھا کہ مولانا شاہ عین الحق ہاتھ باندھے کھڑے ہیں۔ صاحبزادے نے اس تکلیف کا سبب پوچھا تو مولانا نے یہ جواب دیا کہ ایسا اظہار محبت آج کے دور میں مشکل ہے۔مولانا عبدالمجید نے صاحب نے فرمایا:

''یہی نعمتیں تو آپ کے گھر سے لایا ہوں اور مجھ کو یہی حکم ہے۔الحمدللہ آپ کا سلوک مکمل ہوا۔جس کے لیے آپ بدایوں آئے تھے۔ راہ درویشی میں ادب، محبت، غرور کو چھوڑنا ضروری ہے۔ اب آپ تشریف لے جایئے''۔ یہ کہہ کر سند خلافت و اجازت عطا فرمائی۔

ایک روز خادم کو حضرت صاحب کا حکم ہوا کہ جاؤ باہر دیکھو مولانا عین الحق تشریف لائے ہیں۔ خادم نے کہا: ''حضرت وہ تو ابھی گئے ہیں اب کیسے؟ تو فرمایا دیکھو اور بلا لاؤ۔خادم نے باہر دیکھا تو مولانا کا سامان اتارا جا رہا تھا۔خادم نے مولانا کو جب حضرت صاحب کا پیغام دیا تو مولانا صاحب فوراً حضرت صاحب کے پاس تشریف لے آئے۔ حضرت صاحب نے ارشاد فرمایا کہ ''بھائی تم خوب آگئے، ہمارا دل تھا کہ سید ظہور حسین چھٹو میاں کو بھی تم سے اجازت دلوادیں''۔مولانا نے فرمایا جو حکم ہوا اسی وقت کاغذ قلم منگوا کر اجازت دلوائی۔ اپنے نواسوں حضرت سید شاہ حسین حیدر اور حضرت سید شاہ ظہور حیدر کو پڑھانے کے لیے مدرسہ عالیہ قادریہ بدایوں شریف بھیجا۔ اپنے پوتے حضور پرنور آقائی ومولائی سرکار نوری میاں صاحب قبلہ سے ایک روز فرمایا کہ ''ہم بڑھاپے کی وجہ سے کتابیں بھول گئے۔ مولانا عبدالقادر کا علم تازہ ہے۔ وہ ہمارا خاص گھر ہے، مجھے برخوردار مولانا عبدالقادر کی دیانت اور تقویٰ پر پورا یقین ہے، تم شریعت اور طریقت کے مسائل پر ان سے مشورہ کر لیا کرو''۔

حضرت صاحب قدس سرہٗ اپنے حال کو بہت چھپاتے تھے اکثر فرماتے کہ ولی کو اپنا حال چھپانا چاہئے۔ اس حوالے سے سرکار نور سراج العوارف میں ارشاد

www.barkaatlibrary.blogspot.in
بہ شکریہ: البرکات اسلامک ریسرچ اینڈ ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ، علی گڑھ (مشاہد رضوی)

فرماتے ہیں:

''یہاں اپنے مرشد کا واقعہ لکھتا ہوں کہ اس مسئلے پر روشنی پڑے گی۔ آپ کے ایک مرید مظفر علوی بریلوی کہتے ہیں کہ ایک رات استنجا کے لیے اٹھا اور طہارت کے لیے پانی لینے اپنے حجرے سے باہر آیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ درگاہ معلیٰ میں بزرگوں کا بڑا کثیر مجمع ہے۔ جیسے عرس کا دن ہو اور صاحب البرکات کے پائے دالان میں جواہرات کا جڑاؤ تخت بچھا ہے اور اس کے چاروں طرف اکابر اولیا بیٹھے ہیں۔ کچھ دیر بعد کیا دیکھتا ہوں کہ ہمارے حضرت پیر و مرشد (شاہ آل رسول) کو شاہانہ لباس فقرا پہنائے اور سر پر تاج رکھے، دو بزرگ بغل میں ہاتھ ڈالے ہوئے لائے اور تخت پر بٹھایا۔ تمام لوگ تعظیم کے لیے کھڑے ہو گئے اور حضرت کی پیشانی پر بوسہ دیا۔ یہ سب کچھ دیکھ کر حیرت زدہ ہو کر ایک اندرونی زینے کے نیچے کھڑا ہو گیا، اس کے بعد تمام حضرات اندر چلے گئے اور غائب ہو گئے۔ پھر میں اپنے حجرے میں آ گیا۔ یہ ماجرا دیکھ کر مجھے ساری رات نیند نہیں آئی، صبح مسجد میں حاضر ہوا اور حضور پیر و مرشد کے پیچھے نماز باجماعت ادا کی اور پھر یہ حال عرض کر کے اس مقام کی کیفیت دریافت کرنے لگا۔ پہلے تو فرمایا: تم نے خواب دیکھا ہوگا اور خواب کی باتوں کا کیا اعتبار ہے؟ جب میں نے اصرار کیا تو بادل ناخواستہ فرمایا کہ خاموش رہو۔ اس بارے میں کوئی بات نہ کہو۔ میں اسی وقت خاموش ہو گیا۔ واللہ! کیا پردہ داری تھی کہ کبھی اشاروں اور کنایوں میں بھی اس کا تذکرہ نہیں کیا حالاں کہ یہ مقام ''مقام قطبیت'' ہے اور حضور والا کو مارہرہ کی روحانی خدمت سپرد تھی۔ اس دن کے بعد سے وفات شریف تک آپ مارہرہ سے باہر نہیں گئے اور سینکڑوں کرامتیں آپ سے ظاہر ہوئیں۔

اپنے غلاموں کو نوازنے کا عالم ہی نرالا تھا۔ اس کا پوچھنا ہی کیا؟ حضرت خاتم الاکابر کے وصال کے بعد راقم کے خاندان کے چار بزرگ آستانے پر حاضر ہوئے۔ اس موقع پر حضرت کے نواسے سید شاہ امیر عالم خرخانی میاں تشریف رکھتے

www.barkaatlibrary.blogspot.in
بہ شکریہ: البرکات اسلامک ریسرچ اینڈ ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ، علی گڑھ (مشاہد رضوی)

تھے۔ فاتحہ کے بعد قاضی غلام شبر صاحب نے عرض کیا: ''صاحبزادے! اگر کوئی تحریر حضرت صاحب کی ہو تو تبرک کے طور پر عطا فرمادیں''۔ صاحبزادے نے فرمایا: اول تو دادا حضرت کوئی نقش تحریر نہیں فرماتے تھے، کوئی بہت ضد کرتا تبھی دیا کرتے تھے، جو کچھ تھا وہ اولادوں نے تقسیم کر لیا''۔ یہ فرماکر صاحبزادے صاحب نے ایک چھوٹا سا صندوقچہ میرے بزرگوں کے سپرد کیا۔ جب انہوں اس صندوقچے کا جائزہ لیا تو دیکھا ''ایک خانے میں چار پرچے ہیں'' آپ کے نواسے نے اس بات پر حیرت کی کہ میں نے تو تلاش خوب کیا تب تو کچھ بھی نہ نکلا یہ صرف دادا حضرت کا کرم اور کرامت ہی ہے جواب یہ نکل آیا۔ ہم لوگوں نے ایک ایک پرچہ چاروں میں تقسیم کیا اور واپس آگئے۔ یہ ہے ہم غلاموں پر وصال کے بعد آقاؤں کی مہربانی۔ اسی روز اپنی بیٹی یعنی ہماری بوبو صاحبہ کو زیارت کرائی اور ارشاد فرمایا: بدایوں سے ہمارے بچے پریشان آئے ہیں تم بلا کر تسلی دو۔

سخاوت وعطا کا عالم نرالا تھا کوئی بھی مہمان نیا آتا تو تہجد میں مراقبے میں پتا کر لیتے اور اپنی اہلیہ سے فرماتے کہ ایک عزیز نیک دل آیا ہے، اسے ذرا خاص طور پر کھانا دے دو۔ کبھی کبھی مسافر کھانے کے برتن بھی ساتھ لے جاتے۔ لیکن حضرت صاحب خفا نہ ہوتے بلکہ اپنی کریمانہ روش پر ہی قائم رہتے۔

آپ کا نکاح حضرت سید منتخب حسین صاحب کی صاحبزادی سیدہ نثار فاطمہ سے ہوا جن سے حضرت سید شاہ ظہور حسن بڑے میاں حضرت سید شاہ ظہور حسین چھوٹے میاں اور تین صاحبزادیاں دنیا میں تشریف لائیں۔

حضرت کا وصال مبارک ۱۸/ ذی الحجہ ۱۲۹۶ھ میں بدھ کے روز مارہرہ شریف میں ہوا۔ درگاہ برکاتیہ میں اپنے جد بزرگوار شاہ حمزہ عینی کے سرہانے آپ کی آخری آرام گاہ ہے۔

حضرت کے وصال مبارک کے بعد بھی آپ اپنی کرامتیں ظاہر فرماتے رہے۔ جب ان کو قبر میں رکھا جانے لگا تو انہوں نے پاؤں سمیٹ لیے، عجب ہی منظر

www.barkaatlibrary.blogspot.in
بہ شکریہ: البرکات اسلامک ریسرچ اینڈ ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ، علی گڑھ (مشاہد رضوی)

تھا کہ بار بار حضرت صاحب کے پاؤں ٹھیک کیے جاتے، حضرت صاحب سمیٹ لیتے۔ آخر لوگوں کی سمجھ میں آیا کہ چوں کہ ان کے پیران کے دادا شاہ حمزہ کے سرہانے کی طرف ہورہے ہیں لہٰذا حضرت احترام میں پیر سیدھے نہیں کررہے ہیں۔ فوراً ہی حضرت شاہ حمزہ کے سرہانے دیوار کھڑی کی گئی تب حضرت صاحب کو سپرد مزار کیا گیا۔ حضرت صاحب کے لب مبارک بھی وصال کے بعد ملتے رہے اور اپنے خالق کی تسبیح (پاکی) بیان کرتے رہے۔ تب حاضرین نے عرض کیا کہ حضور دیر ہورہی ہے بس یہ کہتے لبوں میں حرکت بند ہوگئی اور حضرت کو سپرد مزار کیا گیا۔

حضرت خاتم الاکابر کے خلفا ایک سے ایک صاحب کمال تھے۔ لیکن جو کمال اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی کو حاصل ہوا وہ سب سے ممتاز ہے۔ خاتم الاکابر نے پہلی ہی نظر میں چشم و چراغ خاندان برکات کا انتخاب فرما کر مرید کیا اور خلافت عطا فرمائی اور ایسا نوازا کہ امام احمد رضا ''رضائے آل رسول'' ہوگئے۔ دین و سنیت کا علم امام احمد رضا کے ہاتھ میں سرکار آل رسول نے دیا اور صبح قیامت تک امام احمد رضا کو معتبر اور مستند فرما دیا۔ یہ دعائے آل رسول ہی تو تھی کہ ۲۲ رسال کے احمد رضا مجدد وقت اور عاشق رسول کے درجے پر فائز ہوئے اور اس کا اعتراف بھی امام احمد رضا نے خوب کیا۔

کیسے آقاؤں کا بندہ ہوں رضا
بول بالے مری سرکاروں کے

خلفاء میں اعلیٰ حضرت کے علاوہ سرکار نور حضرت سید شاہ ابوالحسین احمد نوری، حضرت سید شاہ اسماعیل حسن، حضرت سید شاہ امیر عالم صاحب، حضرت سید شاہ علی حسین اشرفی کچھوچھوی، حضرت علامہ نقی علی خان صاحب (اعلیٰ حضرت کے والد ماجد) خاص طور سے قابل ذکر ہیں۔

www.barkaatlibrary.blogspot.in
بہ شکریہ: البرکات اسلامک ریسرچ اینڈ ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ، علی گڑھ (مشاہد رضوی)

سید العابدین حضرت سید شاہ اولادِ رسول رحمۃ اللہ علیہ

سید العابدین حضرت سید شاہ اولاد رسول صاحب رحمۃ اللہ علیہ حضرت سید شاہ آل برکات ستھرے میاں صاحب کے تیسرے صاحبزادے تھے۔ ۱۵؍شعبان ۱۲۱۲ھ کو پیدا ہوئے۔ آپ کی پرورش، تعلیم اور تربیت حضور اچھے میاں نے خود فرمائی۔ بیعت وخلافت آپ کو حضور شمس مارہرہ سے ہے۔ آپ کا عقد میر سعادت علی ابن سید منتخب حسین کی صاحبزادی قدرت فاطمہ سے ہوا۔ چار صاحبزادے شاہ محمد صادق، شاہ محمد جعفر، شاہ محمد باقر، شاہ محمد عسکری اور چار صاحبزادیاں اولاد فاطمہ، غنیمت، محبّ فاطمہ اور خاتون فاطمہ زندہ رہیں۔ حضور اچھے میاں صاحب نے آپ کو اپنی تمام ملکیت عطا فرمائی، اپنے باغات بھی حضرت شمس مارہرہ نے آپ کو عطا فرما دیے۔ اپنے والد ماجد کے وصال کے بعد اپنے دونوں بھائیوں حضرت شاہ آل رسول اور حضرت شاہ غلام محی الدین صاحب کے ساتھ سجادۂ برکاتیہ پر رونق افروز ہوئے۔ حضرت والا کو فن تکسیر اور روحانیت وصلب امراض میں مہارت حاصل تھی۔ فن طب اپنے والد ماجد سے سیکھا۔ چند رسائل خاندانی حالات پر میلاد مبارک کے بیان میں بھی آپ نے رقم فرمائے ہیں۔

۲۶؍ربیع الثانی ۱۲۶۸ھ کو مارہرہ میں انتقال فرمایا۔ درگاہ برکاتیہ میں حضرت شاہ حمزہ کے پائتیں مزار مبارک ہے۔

www.barkaatlibrary.blogspot.in
بہ شکریہ: البرکات اسلامک ریسرچ اینڈ ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ، علی گڑھ (مشاہد رضوی)

شمس العرفا، سراج العلما حضرت سید شاہ غلام محی الدین امیر عالم علیہ الرحمہ

حضرت سید شاہ غلام محی الدین امیر عالم رحمۃ اللہ علیہ حضرت سید شاہ ستھرے میاں صاحب کے چھوٹے صاحبزادے ہیں۔ ۱۲۲۳ھ میں پیدا ہوئے، آپ اپنے تایا شاہ حضور اچھے میاں صاحب کے بڑے منظور نظر تھے۔ ابتدائی تعلیم مولانا شاہ عبدالمجید صاحب بدایونی اور مولوی شاہ سلامت اللہ کشفی سے حاصل کی۔ باطنی علوم کی تکمیل اپنے چچا حضور شمس مارہرہ اور والد ماجد سے کی۔ بیعت والد ماجد سے تھے۔ خلافت واجازت حضور اچھے میاں صاحب اور حضور ستھرے میاں صاحب دونوں سے حاصل تھی۔ اپنے والد ماجد کے وصال کے بعد اپنے دونوں حقیقی بھائیوں شاہ آل رسول احمدی اور شاہ اولادرسول کے ساتھ سجادۂ غوثیہ آل احمدیہ پر جلوہ افروز ہوئے۔ حضرت سید شاہ غلام محی الدین امیر عالم نواب وزیر والیٔ اودھ کے یہاں نائب وزیر تھے۔ اس منصب کے باوجود ذکر خداوندی و وظائف کے پابند تھے، کبھی عبادت میں کوئی ناغہ نہ ہوتا۔ فن تکسیر میں کمال کا ہنر رکھتے تھے۔

آپ اپنے والد حضرت ستھرے میاں صاحب اور تایا حضور شمس مارہرہ کی بہت چہیتے تھے۔ حضرت شمس مارہرہ آپ سے حضور غوث پاک کے نام کی نسبت سے بہت محبت فرماتے پہلے آپ کو کھانا کھلاتے پھر خود کھاتے۔ آپ حضور شمس مارہرہ کی بارگاہ میں بہت ناز والے اور شوخ تھے۔

آپ کا نکاح سید سعادت علی صاحب ابن سید منتخب حسین صاحب بلگرامی کی صاحبزادی دیانت فاطمہ سے بلگرام میں ہوا۔ تین صاحبزادگان شاہ نورالحسین، شاہ نورالحسن اور شاہ نورالمصطفیٰ اور ایک صاحبزادی سکینہ فاطمہ بیگم تھیں۔

www.barkaatlibrary.blogspot.in
بہ شکریہ: البرکات اسلامک ریسرچ اینڈ ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ، علی گڑھ (مشاہد رضوی)

حضرت کا وصال ۵؍شعبان ۱۲۸۶ھ بدھ کے روز لکھنؤ میں ہوا۔ وصیت کے مطابق مارہرہ میں تدفین ہوئی۔

آپ کے خلفا میں صرف دو لوگوں کے نام دستیاب ہو سکے اور وہ یہ ہیں:

حضرت سید شاہ محمد صادق اور حضرت سید شاہ اسماعیل حسن شاہ جی میاں (صاحب عرس قاسمی) رحمۃ اللہ علیہم۔

www.barkaatlibrary.blogspot.in
بہ شکریہ: البرکات اسلامک ریسرچ اینڈ ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ، علی گڑھ (مشاہد رضوی)

خاتم الاسلاف حضرت سید شاہ محمد صادق رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید شاہ محمد صادق رحمۃ اللہ علیہ حضرت سید شاہ اولاد رسول کے بڑے صاحبزادے تھے۔ ۷ رمضان ۱۲۴۸ھ کو پیدا ہوئے۔ تربیت و تعلیم اپنے والد ماجد سے پائی۔ بیعت و خلافت اپنے چچا جان سید شاہ غلام محی الدین امیر عالم رحمۃ اللہ علیہ سے تھی۔ اپنے تاؤ حضور خاتم الاکابر اور والد ماجد سے سلسلۂ قادریہ برکاتیہ میں اجازت و خلافت تھی۔ اپنے بزرگوں کے ظاہری و باطنی کمالات کے سچے وارث تھے۔ ہوش سنبھلنے سے لے کر آخری عمر تک وقت کی پابندی اور خاندانی معمولات کبھی ناغہ نہ ہونے دیے۔ فن طب اپنے والد ماجد اور تایا مکرم سید شاہ آل رسول صاحب سے اور کچھ تعلیم طب حضرت سیف اللہ المسلول حضرت علامہ شاہ فضل رسول صاحب بدایونی سے حاصل کی۔ سیتاپور میں تقریباً ۴۵ ربرس تک آپ نے قیام فرمایا۔

حضرت سید شاہ محمد صادق کی زندگی میں ان کے دینی دنیاوی کرامتوں کی ایک لمبی فہرست ہے۔ آپ کو تعمیرات کا بہت شوق تھا، خاص کر پینے کے پانی کے لیے بہت کنویں کھدوایا کرتے تھے۔ ساتھ ہی زمینوں کو فصل کے لیے پانی دینے کے واسطے بہت کنویں بنوائے۔ بہت سے باغ لگائے، بہت سی جائدادیں نئی خریدیں۔ سیتاپور میں آپ نے مکانات خریدے، مارہرہ شریف میں محل سرائے حویلی سجادگی نئے سرے سے تعمیر کرائی۔ درگاہ شریف و خانقاہ کی بہت سی مرمتیں کرائیں۔ حضرت سید محمد صادق کے صاحبزادے حضرت اسماعیل حسن صاحب نے جب قرآن حفظ کرلیا تو اس خوشی میں آپ نے شکرانے کے طور پر ایک خوبصورت عالیشان مسجد تعمیر کرائی جو آج بھی دور دور تک مشہور ہے۔

www.barkaatlibrary.blogspot.in
بہ شکریہ: البرکات اسلامک ریسرچ اینڈ ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ، علی گڑھ (مشاہد رضوی)

آپ نے دینی کتب کی اشاعت کے لیے ''مطبع صبح صادق'' سیتاپور میں قائم کیا جس نے مذہبی اور مسلکی کتابوں کی اشاعت میں اہم کردار ادا کیا۔ آپ صورت و سیرت میں اپنے اجداد کرام کا نمونہ تھے۔ بہت سادہ و نرم مزاج غلطیوں کو درگذر کرنے والے تمام دولت، حکومت، اقتدار علم کے حاصل ہونے کے باوجود درویشانہ اور فقیرانہ مزاج پایا تھا۔ حکیموں اور امیروں سے بہت دوری رکھتے۔ ہر وقت غریبوں اور مسکینوں کو اپنے آس پاس پاکر خوش ہوا کرتے تھے۔

آپ کا نکاح اپنے چچا و مرشد حضرت سید شاہ غلام محی الدین کی صاحبزادی سکینہ بیگم سے ہوا۔ دو صاحبزادے حضرت سید شاہ ابوالقاسم محمد اسماعیل حسن شاہ جی میاں اور سید شاہ ابوالکاظم سم محمد ادریس حسن ستھرے میاں اور پانچ صاحبزادیاں امداد فاطمہ حیدری بیگم، طفیل فاطمہ ابرار بیگم، احتشام فاطمہ، سیدہ بیگم، امۃ الفاطمہ اور انتظار فاطمہ تھیں۔

حضرت سید شاہ محمد صادق کا وصال جمعرات کی رات ۲۴؍شوال ۱۳۲۶ھ میں سیتاپور میں ہوا۔ مزار مبارک سیتاپور میں ہے۔ حال ہی میں حضرت امین ملت نے درگاہ شریف کو نئے سرے سے تعمیر کرایا ہے۔

آپ کے خلفا میں صرف دو شخصیات کے نام ملتے ہیں:

حضرت سید شاہ اسماعیل حسن شاہ جی میاں (صاحب عرس قاسمی) اور حضرت سید شاہ ادریس حسن رحمۃ اللہ علیہم۔

www.barkaatlibrary.blogspot.in
بہ شکریہ: البرکات اسلامک ریسرچ اینڈ ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ، علی گڑھ (مشاہد رضوی)

سراج الاولیا، نور العارفین حضرت سید شاہ ابوالحسین احمد نوری رحمۃ اللہ علیہ

آقائی مولائی سیدی وسندی حضور نوری میاں صاحب کی ولادت ۱۹؍شوال ۱۲۵۵ھ میں مارہرہ شریف میں ہوئی۔ سرکار نور کے والد ماجد حضرت سید شاہ ظہور حسن عرف بڑے میاں، خاتم الاکابرین سید شاہ آل رسول احمدی کے بڑے صاحبزادے ہیں۔ بچپن میں والد ماجد کے وصال کے بعد ساری تعلیم وتربیت دادا مرشد کے آغوش میں ہوئی۔ سرکار نور کوان کے دادا نے تمام روحانی اور جسمانی تربیتوں میں اس کمال پر پہنچا دیا جو خاندان برکات کے اکابر کا امتیاز ہے۔ سرکار نور ہر وقت دادا کے ساتھ رہتے، ان کے ہی ساتھ عبادت، ریاضت، درگاہ کی حاضری وظائف، تلاوت سب ادا فرماتے۔

۱۲؍سال کی عمر شریف میں سرکار آل رسول حضور نوری میاں کے سجادۂ برکاتیہ پر لے گئے اور اپنے پوتے کو اپنا جانشین مقرر کر کے نذر پیش کی۔ حضرت میاں صاحب کوان کے دادا مرشد نے سخت مجاہدے اور ریاضتیں کرائیں، چھوٹی سی عمر میں اتنی محنت دیکھ کر ان کی دادی گھبراتی اور روکنا چاہتیں تو دادا حضرت فرماتے: ''ان کو عیش وآرام سے کیا کام؟ یہ کچھ اور ہیں اور انہیں کچھ اور ہونا ہے، یہ ان سات اقطاب میں سے ایک ہیں جن کی بشارت بوعلی شاہ قلندر پانی پتی نے سرکار غوث کے اشارے پر فرمائی تھی۔

حضور میاں صاحب قبلہ کی ظاہری تعلیم وتربیت دادا حضرت شاہ آل رسول

www.barkaatlibrary.blogspot.in
بہ شکریہ: البرکات اسلامک ریسرچ اینڈ ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ، علی گڑھ (مشاہد رضوی)

اور باطنی تربیت حضور شمس مارہرہ شاہ آل احمد اچھے میاں نے فرمائی۔ اس کے علاوہ مولانا فضل اللہ جلیسری، مولانا نور احمد عثمانی، مولانا ہدایت علی، مولانا محمد حسین شاہ، حضرت مولانا شاہ عبدالقادر بدایونی رحمۃ اللہ علیہم سے علوم دین کی تکمیل فرمائی۔

سرکار نور کا قد میانہ، رنگ گیہواں، پیشانی چوڑی، آنکھیں بڑی اور نشیلی، منہ چوڑا، داڑھی مبارک پوری بھری ہوئی، دست مبارک دراز، انگلیاں پتلی (راقم کو خواب میں آقائے نعمت سرکار میاں صاحب کی زیارت اور دست بوسی کا شرف حاصل ہوا اور سب کچھ ویسا ہی پایا جو کتابوں میں لکھا ہے۔ الحمد للہ)۔ اکثر عمامہ رنگین پہنتے، کرتا سفید نقشبندی ٹوپی دوپلی، جاڑوں میں یمنی مرزئی پہننا پسند فرماتے تھے۔

عبادت اور ریاضت کا عالم نرالا تھا۔ فرائض اور نوافل کثرت سے ادا فرماتے، نماز تہجد سے لیکر آرام فرمانے تک اعمال، وظائف، اور تلاوت میں مصروف رہتے۔ عام اور خاص لوگوں سے ملنے کے وقت الگ تھے۔ مخلوق خدا کی ضرورتیں خوب خوب پوری کی جاتیں۔ حضور اقدس عمل اور عملیات میں مشہور زمانہ درویش تھے۔ اثر و آسیب اور جناتوں پر قابو پانا سرکار نور کے خاص اوصاف میں تھا۔ سرکار نور کو تعویذات پر ملکہ حاصل تھا۔ اگر دست مبارک سے کسی کو تعویذ عطا فرما دیا تو اللہ کے حکم سے شفا یقینی تھی۔

بڑے بڑے آسیب اور جنات اپنے مریدوں اور عام لوگوں پر سے بس ایک نگاہ ہی ڈالنے سے دور فرما دیتے تھے۔ بدایوں شریف میں ایک صاحبہ پر اتنا بڑا آسیب تھا کہ بنا کپڑوں کے رہا کرتی تھیں۔ سرکار نور کا گزر ہوا لوگوں نے کہا کہ حضور دعا فرما دیں۔ میاں صاحب نے فرمایا کہ ایک نگاہ ملوا دو۔ بس! سرکار نور کی نگاہ پڑی ہی تھی کہ آسیب دور ہوا اور وہ کپڑے مانگنے لگیں۔ راقم کہتا ہے:

ابھی بھی کہہ رہے ہیں سب بدایوں کے گلی کوچے
ابھی بھی یاد وہ تیری نظر ہے احمد نوری

سرکار نور کی ذات مشائخ کی سیرت کا عطر مجموعہ تھی، صاحب البرکات کی

www.barkaatlibrary.blogspot.in
بہ شکریہ: البرکات اسلامک ریسرچ اینڈ ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ، علی گڑھ (مشاہد رضوی)

برکتیں، شاہ آل محمد کی ریاضتیں، شاہ حمزہ کی جلالتیں، شمس مارہرہ کی ولایتیں، ستھرے میاں کی ستھرائیاں، آل رسولی سلوک غرض کہ آپ کی ذات ظاہری و باطنی خوش رنگ پھولوں کی حسین گلدستہ تھی۔

شریعت کی پیروی اور طریقت کے اصولوں کی پابندی نے سرکارنور کو ولایت عظمیٰ کے اس اعلیٰ مقام پر فائز کیا کہ آپ کے دور میں آپ کا کوئی ثانی نہ تھا۔

سرکارنور کی سیرت کے کچھ اہم گوشے ایسے ہیں کہ جن سے ان کے ماننے والے بہت کچھ فائدہ اٹھا کر اپنی شخصیت اور کردار کو روشن کر سکتے ہیں۔

مثلاً نفس پر قابو ایسا کہ سات سال کی عمر سے اعمال اور عبادتوں میں مشغول ہو گئے۔

صبر:

صبر کا عالم یہ کہ بڑے بڑے دکھ میں شکر خدا کیا، غمگین نہ ہوئے۔ بیماری کی سخت حالت میں صرف نماز چھوٹ جانے پر غمگین ہوتے۔

علم دین سے محبت:

آپ ایک زبردست عالم دین تھے، شریعت کے مسائل کو عوام کو لکھ کر اور تقریر فرما کر ایسے بتاتے کہ عام آدمی کے ذہن نشین ہو جاتے۔

دینی معاملے میں اپنے دادا شاہ آل رسول کے حکم کے مطابق حضرت تاج الفحول بدایونی سے مشورہ ضرور کرتے اور ان کے بعد پھر اس مسئلے پر کتابیں نہ دیکھا کرتے تھے۔

غریبوں سے محبت، امیروں سے دوری:

غریبوں، ناداروں، ضرورت مندوں کی صحبت کو پسند فرماتے۔ حضرت کے ارد گرد ہمیشہ ضرورت مندوں کا مجمع رہتا۔ دوسروں کی خراب حال چیزوں کو یہ کہہ کر بدل دیا کرتے کہ ہمیں اس کی بہت ضرورت تھی اور اس کے بدلے اپنی اچھی چیزیں

www.barkaatlibrary.blogspot.in
بہ شکریہ: البرکات اسلامک ریسرچ اینڈ ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ، علی گڑھ (مشاہد رضوی)

عطا فرماتے۔

خوش خرم رہنا:

مرض کی شدت، غذا کی کمی اور صدموں کے باوجود بھی سرکار نور کا چہرا ہمیشہ کھلا ہوا اور نرم رہتا۔

مخلوق کی حاجت روائی:

سرکار نور کا اخلاق کریمانہ تمام دنیا میں مشہور تھا۔ دربارے نوری سے کوئی حاجت مند خالی نہ جاتا۔ سینکڑوں واقعات حضور اقدس کے ایسے درج ہیں کہ جن سے آپ کی سخاوت اور دریا دلی ظاہر ہوتی ہے۔ اپنے مریدوں کو قرض سے نجات دلانے میں سرکار نور کا ہاتھ بہت کھلا ہوا تھا۔ ایک مرتبہ حضرت کے مرید خاص اور میرے دادا قاضی غلام شبر بدایونی کو ۳۰۰؍ روپئے کی اس زمانے میں حاجت ہوئی۔ آپ ان کی بارگاہ میں اس نیت سے حاضر ہوئے کہ پیسے کا غیب کی طرف سے انتظام ہونے کا عمل لے لوں گا۔ سرکار عبادت میں تھے، تشریف لائے اور بنا سوال سنے قاضی صاحب کو تین سو روپئے یہ کہہ کر عطا فرمائے کہ تحصیل زر کے عمل کی زکوٰۃ مشکل ہے۔ یہ رکھ لو انشاءاللہ سب ٹھیک ہوگا۔

کنجوسی سے نفرت:

سرکار نور کے دربار میں عطا و کرم کے دریا بہتے تھے۔ آپ کنجوس لوگوں کی صحبت کو ناپسند فرماتے، کوئی سوال رد ہوتا ہی نہ تھا۔ کیا خوب ارشاد فرماتے کہ ''امت رسول ﷺ میں کم سے کم سخاوت، مہمان نوازی اور اخلاق محمد ضرور ہوگا''۔

فضول باتوں سے بچنا:

حضرت کی بارگاہ میں فضول باتوں کا گذر نہ تھا۔ کوئی بات خلاف شریعت نہ خود فرماتے اور نہ ہی خادموں اور عوام کو اجازت ہوتی۔

www.barkaatlibrary.blogspot.in
بہ شکریہ: البرکات اسلامک ریسرچ اینڈ ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ، علی گڑھ (مشاہد رضوی)

کاموں میں میانہ روی:

حضرت اقدس کی یہ خاص عادت کریمہ تھی کہ ایک سہل اورنرم بیچ کا راستہ ارشاد ہوتا تاکہ سوال کرنے والے کو دشواری نہ ہو۔

نرمی سے باتیں کرنا:

سرکارنور کا بات کرنے کا انداز ایسا دلنشین اور سادہ تھا کہ ہر شخص عاشق تھا۔ فرماتے تھے کہ ’’ہم امت محمدی ہیں، سرکار قادری کے فقیر ہیں، ہم میں سختی کہاں اور کیسے ہوسکتی ہے‘‘۔

یادالٰہی اور عشق رسول:

حضرت اقدس توحید کے رموز واسرار کو سمجھنے اور سمجھانے میں اپنا ثانی نہیں رکھتے تھے، خود کو یاد خدا میں فنا رکھنا خاص مشغلہ تھا۔ شرک وبدعت پر اپنے متوسلین کو لکھ کر اور ارشادات کے ذریعے تاکید ہر مجلس میں فرماتے۔

عشق رسول مقصد حیات تھا۔ فرماتے تھے کہ ’’شریعت اور طریقت درویشوں اور صوفیوں کو اس لیے منظور ہیں کہ یہ رسول خدا تک رسائی کے راستے ہیں۔‘‘ حضرت اقدس کا ہر قول صرف اور صرف سنت کے مطابق تھا۔

درود پاک کے فیضان کے بارے میں ارشاد تھا کہ ’’درود شریف تمام دعاؤں کی روح ہے بغیر اس کے کوئی دعا کامل نہیں ہوتی‘‘۔

اہل سلسلہ پر کرم:

اپنے مریدوں کو ارشاد ہوتا ہم خدا تعالیٰ سے تمہارے واسطے دنیا وآخرت میں کامیابی کی ہر وقت دعا کرتے ہیں۔ تمہاری تکلیف سے ہمیں تکلیف ہوتی ہے۔ انشاء اللہ انجام بخیر ہو۔ سرکارنور کو مریدوں کا ہر وقت خیال رہتا ان کی حاجت روائی کی فکر لگی رہتی۔

www.barkaatlibrary.blogspot.in
بہ شکریہ: البرکات اسلامک ریسرچ اینڈ ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ، علی گڑھ (مشاہد رضوی)

عشق غوث اعظم:

سرکار غوث اعظم سے حد سے زیادہ عشق اور ان کی ہدایت اور کرم نوازی پر اعتماد۔ فرماتے تھے: ''سرکار قادریت بڑے غیور (غیرت مند) ہیں ان کے سلسلے سے تعلق رکھنے والا کہیں بھی جائے گا پریشان نہ ہوگا''۔

اکثر مریدین کو تسلی کے لیے حضور شمس مارہرہ کا یہ شعر لکھ کر ارسال فرماتے

غلام غوث اعظم بے کس و مضطر نمی ماند
اگر ماند شبے ماند شب دیگر نمی ماند

سرکار نور کو جتنی محبت سرکار غوث سے تھی اتنی ہی صاحبانِ سلسلہ قادریہ سے۔ شاہ تجمل حسین قادری، شاہ علی حسین اشرفی میاں اور حضرت شاہ وارث علی صاحب سے بڑے خصوصی تعلق تھے۔ ایک مرتبہ حضرت قاضی غلام شبر صاحب قادری کو لے کر سلطان الہند کی بارگاہ میں حاضر ہوئے۔ حضرت حاجی وارث علی شاہ صاحب بھی غریب نواز کے دربار میں حاضر تھے۔ یہ مشہور تھا کہ حاجی صاحب گفتگو بہت کم فرماتے ہیں لیکن اس روز دونوں بزرگوں میں ایک گھنٹہ ایسے گفتگو ہوئی جیسے مدت کے بعد دو دوست ملے ہوں۔ قیام گاہ پر تشریف لا کر حضرت وارث علی شاہ صاحب کے بارے میں فرمایا کہ ''حاجی صاحب خالص قادری ہیں، ان کا سلسلہ نہایت صحیح ہے اور بڑے بزرگ ہیں''۔

تصنیف:

تصنیف اور اس کی شہرت سے حضرت کو خاص دلچسپی نہ تھی۔ لیکن ضرورت پر بہت تفصیل کے ساتھ تصنیف فرماتے ''سراج العوارف'' آپ کا ایک ایسا شاہکار ہے جو اہل تصوف کے لیے ایک دستور کا درجہ رکھتی ہے۔ رسالہ سوال و جواب، اشتہار نوری، عقیدۂ اہل سنت، جنگ جمل وصفین، الجفر، النجوم، تحقیق التراویح، دلیل الیقین

www.barkaatlibrary.blogspot.in
بہ شکریہ: البرکات اسلامک ریسرچ اینڈ ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ، علی گڑھ (مشاہد رضوی)

من کلام سید المرسلین، صلاۃ غوثیہ، صلاۃ معینیہ، صلاۃ نقشبندیہ، صلاۃ صابریہ، اسرار اکابر برکاتیہ۔

سرکار نور کو شاعری سے بے حد لگاؤ تھا۔ مذہبی اور بحریہ دونوں طرح کے کلام فرمایا کرتے تھے، پہلے تخلص سعیدؔ تھا پھر نوری کیا۔ تخیل نوری آپ کے کلام کا مجموعہ ہے۔

وصال مبارک:

جس سال وصال ہونا تھا اس سال بدایوں شریف جلوہ فرما ہوئے اور لوگوں کو کثرت سے مرید کیا اور فرمایا: ''اب ہم نہ ملیں گے''۔

وصال سے چند روز قبل سکندرا راؤ میں جلوہ افروز تھے، حالت میں کمزوری ہوئی فوراً وہاں سے روانہ ہوئے، بے ہوشی جیسی حالت میں سفر فرمایا، بس وہاں سے حویلی شریف میں آ کر ۱۱ر رجب ۱۳۲۴ھ/۱۳ر اگست ۱۹۰۶ء میں وصال فرمایا۔ یعنی وہ نوری آفتاب ہماری ظاہری آنکھوں سے غروب ہوا لیکن اللہ کے ولی ہم سے پردہ فرما کر اور روشن ہو جاتے ہیں۔ سرکار نور آج بھی ہمارے مددگار اور غمخوار ہیں جیسے مسند نوریہ پر تھے۔ آج بھی فیضان معرفت کے چراغ مزار اقدس پر روشن ہیں۔ راقم کہتا ہے۔

چلو ڈوبیں نہائیں اور اچھے ستھرے بن جائیں
ہے بحرِ معرفت گرد مزار احمد نوری

سرکار نور کے خلفا کی فہرست اہل خاندان کے علاوہ بہت طویل ہے۔ آپ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کے مرشد اجازت تھے اور اعلیٰ حضرت کے لیے عقیدت کا سب سے بڑا مرکز۔ سرکار نور نے اعلیٰ حضرت کو خلافت و اجازت سلسلۂ برکاتیہ میں عنایت فرمائی، آپ نے اعلیٰ حضرت کو علم جفر کی تعلیم بھی عطا فرمائی۔ چشم و چراغ خاندان برکات سے نادر و نایاب لقب بھی اعلیٰ حضرت کو سرکار نور نے عطا فرمایا۔ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کے صاحبزادے مفتیٔ اعظم علیہ الرحمہ کی ولادت کی بشارت اعلیٰ حضرت کو مارہرہ شریف میں دیتے ہوئے فرمایا ''مولانا آپ کے یہاں

www.barkaatlibrary.blogspot.in
بہ شکریہ: البرکات اسلامک ریسرچ اینڈ ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ، علی گڑھ (مشاہد رضوی)

صاحبزادے کی ولادت ہوئی ہے، میں اس کا نام آل رحمان ابوالبرکات محی الدین جیلانی رکھتا ہوں''۔ پھر سرکار نور بریلی شریف تشریف لے گئے اپنی انگلی حضرت مفتی اعظم کے منھ میں ڈال کر شریعت وطریقت کے سارے خزانے مفتیٔ اعظم کے منھ میں ڈال دیے، مرید کیا، خلافت عطا فرمائی۔ یہ سرکار نور ہی کا توفیض تھا کہ بریلی کے مصطفیٰ رضا، مفتیٔ اعظم ہوگئے۔ روحانیت کے ایسے پیکر ہوئے کہ آج خوش عقیدہ مسلمانوں کا ایک بڑا طبقہ حضرت مفتیٔ اعظم کے دست حق پرست کا گرویدہ ہے۔

کچھ اور بھی مشہور خلفا کے نام ہم یہاں پیش کرتے ہیں:

حضرت سید شاہ اسماعیل حسن، حضرت سید شاہ اولاد رسول محمد میاں قادری، اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی، مفتیٔ اعظم مولانا مصطفیٰ رضا صاحب بریلوی، حضرت قاضی غلام قنبر صدیقی بدایونی، حضرت قاضی غلام شبر صدیقی بدایونی، حضرت حکیم عبدالقیوم شہید بدایونی، مجمع البحرین حضرت قاضی غلام حسنین وغیرہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔

www.barkaatlibrary.blogspot.in
بہ شکریہ: البرکات اسلامک ریسرچ اینڈ ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ، علی گڑھ (مشاہد رضوی)

مجدد برکاتیت حضرت سید شاہ ابو القاسم اسماعیل حسن المعروف ’شاہ جی میاں‘ رحمۃ اللہ علیہ

بقیۃ السلف حجۃ الخلف حضرت سید شاہ ابو القاسم اسماعیل حسن عرف شاہ جی میاں کی ولادت ۳ر محرم ۲۷۲اھ کو مارہرہ مقدسہ میں ہوئی۔ بیعت وخلافت اپنے نانا سید شاہ غلام محی الدین امیر عالم علیہ الرحمہ سے حاصل تھی۔ والد ماجد حضرت سید شاہ محمد صادق نے بھی اپنی خلافت سے نوازا تھا۔

مجدد برکاتیت کی بسم اللہ خوانی کی رسم حضرت خاتم الاکابر سید شاہ آل رسول احمدی نے ادا فرمائی۔ شروعاتی تعلیم والد ماجد کے سائے میں ہوئی۔ آپ کے تمام استاذ اپنے وقت کے بڑے عالم دین اور فقیہ وقت تھے۔

حضرت تاج العلما نے آپ کے اساتذہ کے بارے میں بیان فرمایا: آپ نے حافظ ولی داد خان صاحب مارہروی وحافظ قادر علی صاحب لکھنوی وحافظ عبدالکریم صاحب ملک پوری سے قرآن شریف حفظ کیا۔ مولوی عبدالشکور صاحب، عبدالغنی صاحب، مولوی محمد علی صاحب لکھنوی، محمد حسن صاحب سنبھلی، مولوی فضل اللہ صاحب فرنگ محلی، حضرت تاج الفحول مولانا عبدالقادر صاحب بدایونی رحمۃ اللہ علیہم سے درسی علوم پڑھے۔

سلوک وطریقت کی تعلیم حضرت خاتم الاکابر سید شاہ آل رسول احمدی سراج السالکین سید شاہ ابوالحسین احمد نوری، اپنے والد ماجد حضرت سید شاہ محمد صادق اور تاج الفحول مولانا عبدالقادر بدایونی رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل فرمائی۔

www.barkaatlibrary.blogspot.in
بہ شکریہ: البرکات اسلامک ریسرچ اینڈ ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ، علی گڑھ (مشاہد رضوی)

قرآن حکیم ۳۰ رسال کی عمر میں اپنے ذوق وشوق سے حفظ کیا اس کی خوشی میں آپ کے والد ماجد نے سیتاپور میں مسجد تعمیر فرمائی۔

ان فنون کے علاوہ حضرت اسماعیل حسن صاحب علم جفر، رمل، تکسیر میں بھی اپنی نظیر آپ تھے۔ شعروسخن سے بھی دلچسپی تھی۔ شیدا و بکار تخلص تھا۔

حضرت شاہ قاسم بچپن سے ہی بزرگوں کے نقش قدم پر گامزن تھے۔ والد ماجد کی تربیت اور نگاہ کرم نے ذاتی جوہر کو اور چمکایا، پھر آنے والے دنوں میں زمانے نے دیکھا کہ یہ خاندان نبوت کا شاہزادہ اپنے بڑوں کی شاندار روایتوں کا پاسبان ثابت ہوا اور جو خاندانی قدریں زمانے کی موٹی تہوں میں دب کر رہ گئی تھیں انہیں زندہ کر کے زمانے کے سامنے پیش کردیا۔

حضرت سید شاہ ابوالقاسم اسماعیل حسن شاہ جی میاں علیہ الرحمہ خاندان برکات سادہ طبیعت، حوصلہ مند، مخلص اور ہمدرد بزرگ تھے۔ فطری برائی آپ کو چھو کر بھی نہیں گزری تھی، دین اور سنیت پر ثابت قدم رہے، بزرگوں کی روایتوں کا احترام اور ان کی حفاظت، اچھی سوچ، عمل کی پابندی، آپ کی بنیادی خوبیاں تھیں۔ حضرت تاج العلما کے مطابق ''حضرت صورت وسیرت دونوں اعتبار سے اپنے اکابر کا نمونہ اور ان کی اچھی خوبیوں اور پسندیدہ خصائل کے مالک اور وارث تھے۔

علم پروری، معاملات صاف رکھنا، جرأت مندی، کنبہ پروری، اور خاندانی روایتوں کو بعد والوں تک پہنچانے میں خصوصی دلچسپی رکھتے تھے۔ دنیاوی رعب بالکل قبول نہیں کرتے تھے۔ لمبا قد، گیہواں رنگ، ستواں باریک ناک، باریک لب، خوبصورت چھوٹے دانت، اور کندھا چوڑا تھا۔ تلوار چلانے، گھوڑسواری اور تیراکی میں ماہر تھے۔ ایسے بہترین تیراک تھے کہ بڑے گھر کے شہتیر سیتاپور سے ندیا میں تیراکر لائے تھے۔ یادگاروں اور تبرکات سے خصوصی دلچسپی تھی۔ ۱۳۰۰ھ میں حج بیت اللہ سے مشرف ہوکر جب واپس تشریف لائے تو مدینہ طیبہ سے عجوہ کھجور کا بیج ساتھ لائے اور حویلی کے صحن میں لگایا۔ کھجور کا یہ مبارک درخت آج بھی گھر میں موجود ہے جس کی

www.barkaatlibrary.blogspot.in
بہ شکریہ: البرکات اسلامک ریسرچ اینڈ ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ، علی گڑھ (مشاہد رضوی)

عمر ۱۳۸ ربرس ہو چکی ہے۔

آپ کی حوصلہ مندانہ غیرت، فطری شجاعت اور ہمدردانہ طبیعت کے چند واقعات کے حوالے سے حضرت شرف ملت فرماتے ہیں:

حضرت شاہ قاسم کے خاص مرید اور خلیفہ ڈاکٹر ایوب حسن قادری ابوالقاسمی علیہ الرحمہ نے حضرت قاسم سے ایک مرتبہ روزگار کی تنگی کا شکوہ کیا۔ حضرت نے فرمایا: ''آپ کی روزانہ کی ضرورتیں کتنے میں پوری ہو جاتی ہیں؟ انہوں نے عرض کیا: دو روپئے میں۔ یہ اس دور کا دو روپیہ ہے جس کی حیثیت آج کے دوسو روپیے سے زیادہ ہوتی تھی۔ حضرت شاہ قاسم نے فرمایا: جایئے! آپ کو روزانہ اللہ کی جانب سے غیب سے دوروپئے ملتے رہیں گے۔ ڈاکٹر ایوب حسن علیہ الرحمہ نے اپنی زبان سے خاندان کے لوگوں کو بیان کیا کہ اس کے بعد مجھے ہر صبح تکیے کے نیچے دوروپے مل جاتے۔ یہ واقعہ حضرت کی کرامت اور ہمدردانہ شفقت دونوں کی آئینہ داری کرتا ہے۔''

حضرت شاہ قاسم بہت مضبوطی کے ساتھ دین وسنیت اور خاندانی معمولات پر پابندی رکھتے تھے۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے آپ کے کام اور بات، ایمان اور عمل، زبان اور قلم سب میں برکتیں دے رکھی تھیں۔ آپ کی دعاؤں سے نہ جانے کتنے مریض شفایاب ہوئے۔ بے شمار مقدموں کے فیصلے ہوئے، بہت سی گودیں ہری ہوئیں۔ سینکڑوں مصیبت زدوں نے چین کی سانس لی۔ ہزاروں گنہ گاروں نے توبہ کی۔ کئی ایک صرف آپ کے چہرے کو دیکھ کر اسلام سے مشرف ہوئے اور بہتوں نے سلوک کی منزلیں طے کیں۔

علمی ذوق مشائخ مارہرہ کی وراثت رہا ہے۔ یہی سبب ہے کہ اس خانقاہ عالیشان میں بزرگوں کی دوسری نادر و نایاب چیزوں کے ساتھ ساتھ ایک عظیم الشان قدیم کتب خانہ بھی ہے۔ حضرت شاہ قاسم کو بھی علمی ذوق ورثے میں ملا تھا۔ آپ نے نہ صرف یہ کہ خود ہی علوم وفنون حاصل کیے بلکہ عزیزوں کی خاصی تعداد کو علم کے زیور سے آراستہ کیا۔ آپ نے بزرگوں کے جمع کیے ہوئے نادر اور پرانے کتب خانے کو

www.barkaatlibrary.blogspot.in
بہ شکریہ: البرکات اسلامک ریسرچ اینڈ ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ، علی گڑھ (مشاہد رضوی)

سنبھال کر رکھا اور اسے حفاظت کے ساتھ اگلی نسلوں کے حوالے کیا۔

حضرت شاہ اسماعیل حسن صاحب کا وہ دور تھا کہ جب خانقاہ برکاتیہ کی علمی شناخت اور خانقاہی روایتوں کو مضبوط کرنے کی بے حد ضرورت تھی۔ حضرت شاہ قاسم نے اس وقت بڑے تجدیدی کارنامے انجام دیے۔ اپنے فرزندان گرامی خاص کر اپنے نواسوں کو علم شریعت اور طریقت میں مضبوط تر کیا یہاں تک کہ اپنے گھر کی بیٹیوں کو بھی حافظہ کرایا، خاندانی علم کو جمع کیا، علما و مشائخ کی رسائی کو خانقاہ میں بڑھایا غرض کہ کوئی ایسا عمل نہیں چھوڑا جو خانقاہ کی پرانی روایتوں اور قدروں کو بحال نہ کردے اس لیے آج ان کو ''مجدد برکاتیت'' کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔

حضرت حاجی میاں نے دین اور علم دین کی پرخلوص خدمت انجام دیں۔ تدریس، تصنیف، ارشاد و ہدایت، مخلوق کی خدمت سبھی میدان آپ کی توجہ سے سرفراز رہے۔ تدریس کا سلسلہ اپنے خانقاہی مدرسے میں رہا۔ تبلیغ کے لیے دور دراز علاقوں میں تشریف لے گئے۔ مسند غوثیہ برکاتیہ سے ایک عالم کو قادری برکاتی جام پلائے اور دعاؤں، تعویذ اور سچی سیدھی رہنمائیوں اور شفیق غمگساریوں سے خدا کی مخلوق کے درد و غم کا علاج پیش کیا۔ تصنیفی شہرت سے دلچسپی نہیں تھی پھر بھی وقتی تقاضوں کے پیش نظر کئی اہم کتابیں قلم کے سپرد کیں جو حق پسندی کے جذبے اور علمی گہرائی کو ظاہر کرتی ہیں۔ آپ کی کتابوں کے یہ نام ہیں:

رسالہ رد القضا من الدعا فی اعمال وبا، مجموعہ سلاسل منظّم، مجموعہ کلام، رسالہ اعمال وتکسیر، کرامات ستھرے میاں۔

حضرت ابوالقاسم سید اسماعیل حسن شاہ جی میاں رحمۃ اللہ علیہ کا عقد مسنون ماموں زاد بہن سیدہ منظور فاطمہ بنت سید نور المصطفیٰ ابن سید غلام محی الدین امیر عالم کے ہمراہ ہوا۔ جن سے دو صاحبزادے سید غلام محی الدین فقیر عالم، تاج العلما سید اولاد رسول فخر عالم محمد میاں اور چار صاحبزادیاں پیدا ہوئیں: زاہد فاطمہ، اعجاز فاطمہ، حمیراء اور اکرام فاطمہ۔ چھوٹی صاحبزادی اکرام فاطمہ شہر بانو حضرت سید العلما اور

www.barkaatlibrary.blogspot.in
بہ شکریہ: البرکات اسلامک ریسرچ اینڈ ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ، علی گڑھ (مشاہد رضوی)

حضرت احسن العلما کی والدہ ماجدہ ہیں۔

بڑے صاحبزادے حضرت سید شاہ غلام محی الدین فقیر عالم ثابت حسن کی ولادت ۳؍ ربیع الآخر ۱۳۲۰ھ کو مارہرہ میں ہوئی۔ بہترین حافظ قرآن تھے اور زبردست عالم دین۔ اپنے والد ماجد سے بیعت تھے۔ خلافت اور اجازت والد ماجد اور سرکار نور سید ابوالحسین احمد نوری رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل تھی۔ نکاح ہوا لیکن اولاد نہیں تھی ۱۳۳۰ھ کو جوانی کے عالم میں اس رنگارنگ دنیا کو لکھنؤ میں الوداع کہا۔

چھوٹے صاحبزادے تاج العلما سید شاہ اولاد رسول محمد میاں فخر عالم ۱۳؍ رمضان المبارک ۱۳۰۹ھ کو سیتاپور میں پیدا ہوئے۔ ان کا ذکر تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔

صاحب عرس قاسمی حضرت ابوالقاسم سید شاہ محمد اسماعیل حسن برکاتی کا وصال یکم صفر ۱۳۴۷ھ کو مارہرہ شریف میں ہوا۔ آپ نے اپنی حیات ظاہری میں ہی اپنے حقیقی نواسے حضرت احسن العلما علیہ الرحمہ کو اپنی ذات کا سجادہ نشین فرما کر اپنی مسند کا جانشین بنایا۔ آج الحمدللہ اس مسند پر ان کے فرزند اکبر حضرت امین ملت جلوہ افروز ہیں اور عرس قاسمی کی رونق ان کے دم سے دوچند ہے۔

آپ کے خلفا میں حضرت سید شاہ غلام محی الدین فقیر عالم، حضرت سید شاہ اولاد رسول محمد میاں، حضرت سید شاہ آل مصطفیٰ سید میاں اور احسن العلما حضرت سید شاہ مصطفیٰ حیدر حسن میاں صاحب وغیرہ ہیں۔

www.barkaatlibrary.blogspot.in
بہ شکریہ: البرکات اسلامک ریسرچ اینڈ ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ، علی گڑھ (مشاہد رضوی)

نبیرۂ خاتم الاکابر حضرت سید شاہ مہدی حسن میاں رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید شاہ مہدی حسن صاحب حضرت خاتم الاکابر کے دوسرے صاحبزادے شاہ ظہور حسین چھوٹو میاں صاحب کی دوسری بیوی خاتون فاطمہ سے تھے۔ آپ کی پیدائش جمادی الاول ۱۲۸۷ھ کی ہے۔ اپنے والد ماجد کے انتقال کے بعد سجادہ نشین ہوئے۔ بادشاہوں کا سا مجاز پایا تھا۔ طبیعت میں سادگی کوٹ کوٹ کر بھری تھی۔ اپنی زندہ دلی کے لیے دور دور تک مشہور تھے۔ فیاضی وسخاوت میں بے نظیر تھے۔ طبیعت میں جذب غالب تھا۔

حضرت مہدی میاں صاحب کے دور میں خانقاہ برکاتیہ کا رابطہ عوام سے بڑے پیمانے پر وسیع ہوا۔ بڑے بڑے امراء ونواب مارہرہ کی ڈیوڑھی پر حضرت شاہ مہدی حسن صاحب کے توسط سے حاضر ہونے لگے۔ حضرت مہدی میاں صاحب کے تعلقات کے پیش نظر عرس شریف صاحب البرکات میں دن بہ دن اضافہ ہوتا گیا۔ ایسے اعلیٰ پیمانے پر عرس منعقد کرتے کہ اس کا کہنا ہی کیا۔ محفل قوالی کا رواج اس دور میں بہت بڑے پیمانے پر قائم ہوا۔ کثیر مجمع عرس میں شرکت کرتا۔ اہل بدایوں پر سرکار مہدی میاں کی خاص نظر تھی۔ سرکار نوری میاں کے تمام عقیدت مند حضرات حضور میاں صاحب کے وصال کے بعد حضرت مہدی میاں کو اپنے مرکز عقیدت مانتے تھے۔

حضرت بدایوں تشریف بھی خوب لاتے اور بدایونی غلاموں کو خوب نوازتے۔ اپنے ساتھ تحفے تحائف بدایوں سے لے جا رہے ہوتے، راستے میں کوئی غریب دکھائی دیتا تو بس اس کا معمولی کھانا کھا لیا کرتے اور اپنا قیمتی سامان اس کو عطا

www.barkaatlibrary.blogspot.in
بہ شکریہ: البرکات اسلامک ریسرچ اینڈ ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ، علی گڑھ (مشاہد رضوی)

فرمادیتے۔ وصال سے قبل بدایوں تشریف لائے اور کثیر تعداد میں لوگوں کو مرید کیا۔ راقم کے خاندان کے بیشتر حضرات اس دور میں حضرت مہدی میاں صاحب سے مرید ہوئے۔ میرے والد ماجد کو بھی سرکار مہدی میاں نے بہت ہی کم عمری میں بیعت سے مشرف فرمایا۔ آپ نے اپنی زندگی ہی میں سید العلما حضرت سید شاہ آل مصطفیٰ سید میاں رحمۃ اللہ علیہ کو اپنا وصی و جانشین مقرر کر دیا تھا۔

آپ کا پہلا نکاح بنیادی بیگم بنت سید حسین ابن سید دلدار حیدر سے ہوا۔ کوئی اولاد ان بی بی سے نہ ہوئی۔ دوسرا نکاح سجادی بیگم بنت سید اسماعیل حسن صاحب سے ہوا۔ ان سے کئی اولادیں ہوئیں مگر کم عمری میں انتقال کر گئیں۔

حضرت شاہ مہدی صاحب کا انتقال نومبر ۱۸/ ذی قعدہ ۱۳۶۱ھ/ ۱۹۴۲ء کی رات کو ہوا۔ آپ کے وصال کے بعد وصیت کے مطابق سید العلما سید شاہ آل مصطفیٰ سید میاں ان کی مسند پر بیٹھے۔

www.barkaatlibrary.blogspot.in
بہ شکریہ: البرکات اسلامک ریسرچ اینڈ ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ، علی گڑھ (مشاہد رضوی)

تاج العلما، سراج العرفا حضرت سید شاہ اولاد رسول محمد میاں رحمۃ اللہ علیہ

مؤرخ خاندان برکات تاج العلما سراج العرفا حضرت سید شاہ اولاد رسول محمد میاں قادری رحمۃ اللہ علیہ مجدد برکاتیت حضرت سید شاہ اسماعیل حسن صاحب کے فرزند ہیں۔ حضرت تاج العلما علیہ الرحمہ ۲۳ رمضان ۱۳۰۹ھ میں سیتاپور میں پیدا ہوئے۔ قرآن، حدیث، تفسیر، منطق، فلسفہ، فقہ و اصول فقہ، صرف و نحو کی تعلیم اپنے والد ماجد حضرت سید شاہ اسماعیل حسن صاحب، حضرت مولانا شاہ عبد المقتدر بدایونی علیہ الرحمہ کے علاوہ اس دور کے بڑے علما سے حاصل کی۔ آپ کو بیعت و خلافت اپنے والد ماجد اور اپنے نانا صاحب حضرت سید شاہ ابوالحسین احمد نوری رحمۃ اللہ علیہ سے۔

حضرت تاج العلما کی شکل حضرت نوری میاں صاحب سے بہت ملتی تھی۔

حضرت تاج العلما بہترین عالم دین، مفتی، محدث، مفسر تھے۔ آپ کو کتابیں پڑھنے کا بہت شوق تھا۔ یادداشت اتنی اچھی تھی کہ جو پڑھتے فوراً یاد ہو جاتا۔ حضرت تاج العلما کا دین پر مضبوطی سے قائم رہنا، شریعت کے اصولوں پر پابند ہونا اور اپنے چاہنے والوں کو بھی اس راستے پر چلنے کی ہدایت دینا ایک قابل تقلید عمل ہے۔

حضرت تاج العلما کی پوری زندگی نظم و ضبط سے عبارت تھی۔ سفر میں ضروری سامان کا ہمیشہ ساتھ رکھنا، ہر کام کو وقت پر پابندی کے ساتھ ساتھ خود کرنا، اپنی ہر چیز کو خود ہی اپنی نگرانی میں رکھنا، کسی کو زحمت نہ دینا یہ سب آپ کی خصوصیات ہیں۔

ایک مرتبہ حضرت کے مرید خاص مولانا مظہر صاحب بدایونی مرحوم نے حضرت کو پنکھا کرنا چاہا تو فرمایا کہ آئندہ بنا اجازت ایسا نہ کرنا، قدرت نے ہمیں دو ہاتھ اپنا کام کرنے کو عطا فرمائے۔ حضرت والا کی ایک خاص عادت تھی نہ کسی کی برائی

www.barkaatlibrary.blogspot.in
بہ شکریہ: البرکات اسلامک ریسرچ اینڈ ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ، علی گڑھ (مشاہد رضوی)

سنتے نہ کرتے، کوئی غیبت کرتا تو اس کو فوراً منع کرتے۔

حضرت تاج العلما ایک ایسے مہربان مرشد تھے جو اپنے احباب کی بیکسی اور پریشانی میں بہت مددگار اور فریادسن کر فوراً حاجت روائی فرماتے۔ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی سے آپ کے تعلقات بہت گہرے اور محبت والے تھے حالاں کہ اعلیٰ حضرت عمر میں تاج العلما سے بہت بڑے تھے لیکن پیرزادگی کی نسبت سے فاضل بریلوی حضرت تاج العلما کا بہت احترام فرماتے، اعلیٰ حضرت آپ کو ''وارث الاکابر الاسیاد بل استحقاق الانفراد'' جیسے القاب سے مخاطب کرتے اور تاج العلما تو ان پر ان کی دینی خدمات کی وجہ سے جاں نثار کرتے۔ تاج العلما فرماتے تھے کہ فقیر ان کو اپنے بیشتر استادوں سے بہتر مانتا ہے، ان کی تحریر اور تقریر دونوں ہی سے فقیر نے طالب علم کی طرح فائدہ اٹھایا ہے۔ لہٰذا فقیر اپنی وسعت کے مطابق ان کے طریقے کی پیروی کرتا ہے۔

حضرت تاج العلما کا سب سے بڑا کارنامہ اپنے دونوں ہمشیرزادوں سیدین مارہرہ یعنی حضرت سید العلما اور حضرت احسن العلما کی تربیت ہے جس کی وجہ سے آج خاندان برکات کا نام تمام دنیا میں روشن ہے۔ حضرت تاج العلما نے اپنے دور میں خانقاہ شریف کے پورے نظام میں اپنی محنت اور پرخلوص عمل کے ذریعے بے مثال تبدیلیاں کیں۔ شریعت اور طریقت دونوں کو نافذ کیا، اپنے سارے گھرانے کو علم دین کے حوالے سے مضبوط کیا، خانقاہی نظام کو اپنے علم، عمل اخلاق، خلوص، کردار سے مضبوطی بخشی یہی نہیں بلکہ خانقاہ کے مشن کو مضبوط سے مضبوط تر کرنے میں اپنی پوری زندگی وقف کر دی۔

تقسیم ہند کے موقع پر جب ہندوستان کے مسلمان مصیبت کے حالات سے گزر رہے تھے، خانقاہوں، مدرسوں، درگاہوں، مسجدوں، کے تحفظ کا سوال کھڑا تھا، ساتھ ہی ساتھ مسلمانوں کے مالی حالات بھی بد سے بدتر ہو رہے تھے ایسے میں خانقاہ برکاتیہ نے حضور تاج العلما کی نگرانی میں ''جماعت اہل سنت'' نامی تنظیم کا پلیٹ فارم

www.barkaatlibrary.blogspot.in
بہ شکریہ: البرکات اسلامک ریسرچ اینڈ ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ، علی گڑھ (مشاہد رضوی)

سنی مسلمانوں کو دیا جس کے مبلغوں نے اپنی تمام طاقت دین اسلام کے پیغام کو صحیح طور سے پہنچانے میں لگا دی۔ شدھی تحریک کے خلاف کام کر کے مسلمانوں کے ایمان کی حفاظت کی گئی۔ حضرت تاج العلما نے نہ صرف میدان عمل میں فتح کے پرچم لہرائے بلکہ علمی طور سے بھی بیدار کرنے اور اس وقت کے حالات سے آ گاہ کرنے کے لیے ''اہل سنت کی آ واز'' نام کا رسالہ اپنی سرپرستی اور سیدین مارہرہ کی ادارت میں نکالا۔ یہی وہ رسالہ تھا جو پہلے اہل سنت و جماعت کو اس بگڑے دور میں شریعت کے مطابق زندگی گزارنے اور ہر فساد سے دور رہنے کی ہدایت دے رہا تھا، اولیائے کرام کی محبت اور عقیدے کی حفاظت کا ذمہ دار تھا۔ آج بھی یہ سالانہ رسالہ علم و آ گاہی کے جام لوگوں کو بدستور پلا رہا ہے۔

حضرت تاج العلما نے اپنی تمام دینی، دنیاوی، خانقاہی ذمہ داریوں کے باوجود قومی نظریے کو لوگوں تک پہنچایا۔ جنگ آزادی ہو یا ترک موالات، خلافت مومینٹ ہو یا اسلامی قوم کا بگڑتے ہوئے دور میں عوام کو جگانے کا کام ہو۔ حضرت تاج العلما نے اپنی مخلص خدمات انجام دیں۔ جب برصغیر کے مسلمان اس دور میں جوش، جذبات اور انجام کو سوچے سمجھے بغیر سیاست میں آگے آگے رہنے کی ناکام کوشش کر رہے تھے ایسے میں حضور تاج العلما علیہ الرحمہ جماعت انصار الاسلام، جماعت رضائے مصطفیٰ جیسی تنظیموں کی سرپرستی فرما کر قوم کو راہ ہدایت پر چلا رہے تھے۔

حضرت تاج العلما کی تصنیفی کارناموں کا دائرہ بہت بڑا ہے۔ آپ نے مذہبی، ادبی اور سیاسی موضوعات پر بڑی فائدہ مند کتابیں اہل اسلام کو عطا فرمائیں۔ ''القول الصحیح فی امتناع الکذب الوقیح'' یہ بدعقیدوں کے امکان وکذب باری تعالیٰ کے رد میں ''رسالہ مختصر در اسباب واجب الوجود'' مبحث الاذان، نماز پڑھنے اور پڑھانے کا طریقہ، خیر الکلام في مسائل الصیام، تفہیم المسائل، سبع سنابل کا ترجمہ، تذکرہ حضرت فقیر عالم، شوکت اسلام، گاندھیوں کا عمل نامہ، رسالہ در مغالطات

www.barkaatlibrary.blogspot.in
بہ شکریہ: البرکات اسلامک ریسرچ اینڈ ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ، علی گڑھ (مشاہد رضوی)

گاندھیویہ، حق کی فتح مبین، فتنۂ ارتداد اور ہندو مسلم اتحاد، قرآنی ارشاد اور ہندو مسلم اتحاد، برکات مارہرہ و مہمانان بدایوں، انسداد قربانی گائے کے متعلق مسلم لیگ کا Resolution اور مذہبی نقطۂ نظر سے تنقید، خطبۂ صدارت جماعت انصار الاسلام وغیرہ آپ کی قلمی یادگار ہیں۔

آپ کا نکاح منظور فاطمہ علیہ الرحمہ سے نو محلے سادات بریلی میں ہوا۔ ان سے ایک صاحبزادے ہوئے جن کا بچپن ہی میں وصال ہو گیا۔

آپ کا وصال ۲۴؍ جمادی الآخر ۱۳۷۵ھ/ ۷؍ فروری ۱۹۵۶ء بعد نماز عشاء ہوا۔ آپ کا مزار مبارک مارہرہ میں اپنے والد ماجد کے قریب ہے۔ آپ نے اپنی حیات ہی میں اپنے حقیقی بھانجے حضور احسن العلما کو اپنا جانشین مقرر فرما کر سجادہ نشین منتخب فرمایا۔

www.barkaatlibrary.blogspot.in
بہ شکریہ: البرکات اسلامک ریسرچ اینڈ ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ، علی گڑھ (مشاہد رضوی)

نقیب مسلک برکاتیت، سید العلما، سند الحکما حضرت سید شاہ آل مصطفیٰ سید میاں رحمۃ اللہ علیہ

جدِ مکرم سید العلما حضرت مولانا مولوی حافظ قاری مفتی حکیم سید شاہ آل مصطفیٰ اولادِ حیدر سید میاں علیہ الرحمہ حضرت شاہ آل عبا ابن سید شاہ حسین حیدر حسینی میاں (حضور خاتم الاکابر شاہ آل رسول کے نواسے) کے صاحبزادے تھے۔ والدہ ماجدہ سیدہ شہر بانو بیگم بنت سید شاہ اسماعیل حسن صاحب تھیں۔ آپ ۲۵؍رجب ۱۳۳۳ھ/ ۹؍جون ۱۹۱۵ء بدھ کے روز مارہرہ میں پیدا ہوئے۔ بہت چھوٹی سی عمر میں قرآن حفظ کرلیا۔ فارسی کی پہلی کتاب اپنی والدہ ماجدہ سے پڑھی۔ نانا حضرت شاہ اسماعیل حسن صاحب اور ماموں تاج العلما حضرت سید شاہ اولادِ رسول محمد میاں صاحب سے درسی علم حاصل کیے۔ جامعہ معینیہ اجمیر مقدس میں حضور صدر الشریعہ مولانا شاہ امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ کے بہت ہی چہیتے شاگردوں میں سے تھے۔ استاد محترم کی خاص اجازت تھی کہ مدرسہ کے وقتوں کے علاوہ بھی جب چاہیں سبق لے سکتے ہیں۔ مولوی دینیات میں ایم.اے کے برابر ڈگری کی سند پنجاب بورڈ سے حاصل کی۔ طبیہ کالج علی گڑھ مسلم یونیورسٹی سے طب یونانی میں ڈی.آئی.ایم.ایس کا ڈپلوما لیا۔ آپ حکیم عبد اللطیف کے چہیتے شاگردوں میں شمار ہوتے تھے۔ ۱۹۴۹ء میں ممبئی تشریف لے گئے اور امامت شروع کردی۔ کھڑک مسجد کے خطیب وامام اور جماعت بقر قصاب کے رجسٹرڈ قاضی تھے۔ اپنے نانا جان سرورِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی تبلیغ کے لیے اپنا سب کچھ وقف فرمادیا تھا۔ دین کی تبلیغ اہل سنت کے قائد کی اشاعت اور باطل فرقوں

www.barkaatlibrary.blogspot.in
بہ شکریہ: البرکات اسلامک ریسرچ اینڈ ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ، علی گڑھ (مشاہد رضوی)

کے رد کے سلسلے میں ملک بھر کا دورہ کیا اور زمانے کو صراط مستقیم پر چلنے کی ہدایت فرمائی۔

حضور سید العلما جید عالم دین، مستند مفتی، خوش الحان حافظ و قاری، حکیم حاذق، ممتاز مناظر اور اپنے وقت کے خطیب اعظم تھے۔ حضور سید العلما کے خطاب کا ڈنکا پورے ہندوستان میں بجتا تھا۔ ایک ہی نشست میں چار پانچ گھنٹے خطاب فرمادینا تو ان کے لئے عام بات تھی۔ وہ اپنے اسلوب خطابت کے لیے بہت مشہور تھے۔ جب اسلامی تاریخ یا واقعے کو بیان فرماتے تو ایسا لگتا کہ کلاس بیٹھی ہے اور ایک بہترین استاد اپنے بچوں کے دل و دماغ پر تاریخ اسلام کو رقم کر رہا ہے۔ جب سیاسی موضوع پر تقریر فرماتے تو بڑے بڑے سیاسی خطیبوں اور رہنماؤں کی بولیاں بند ہو جاتیں۔ جب عشق رسول اور کربلا کے واقعات کے موضوع پر سید العلما بیان فرماتے تو ثابت کر دیتے کہ نبی زادہ اور علی کا جانشین ناموس رسالت اور اہل بیت کی مدحت میں شمشیر بن گیا ہے۔ عرس قاسمی برکاتی کی سجادگی کی رات نانا ابا حضور سید العلما کی تقریر کے لیے خاص ہوا کرتی تھی۔ خاندان برکات کی عظمت و روحانیت پر ان کے یادگار خطاب ہوا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ کسی نعت پڑھنے والے نے شعر پڑھا۔

عمل سے علی کے یہ ثابت ہوا
کہ اصل عبادت تری بندگی ہے

بس! پھر کیا علی کا خون جوش میں آ گیا، وجد کی کیفیت طاری ہوئی، تمام کپڑے تار تار کر لیے۔ حضرت احسن العلما علیہ الرحمہ نے اپنے بڑے بھائی صاحب کے حالات کو پڑھ لیا اور ہاتھ پکڑ کر حضور شمس مارہرہ کے روضے میں تھوڑی دیر کو تنہا چھوڑ آئے، جب حالات ٹھیک ہوئے تو نانا ابا باہر تشریف لائے اور اسی شعر کے پس منظر میں دیر رات تک خطاب فرمایا۔

ممبئی کی سرزمین پر آج جو سنیت کی بہاریں ہیں وہ اللہ کے فضل سے حضور سید العلما کی ذات مبارک کی وجہ سے ہیں۔ ممبئی کا جلوس محمدی ہو یا جلوس غوثیہ، محرم کی مجالس ہوں، ممبئی میں slaughter house میں ذبح شرعی کا مسئلہ ہو سب کے سب

www.barkaatlibrary.blogspot.in
بہ شکریہ: البرکات اسلامک ریسرچ اینڈ ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ، علی گڑھ (مشاہد رضوی)

حضور سید العلما کی کوشش کا نتیجہ ہیں۔محرم کی محفلوں کو جس نظم وضبط کے ساتھ انہوں نے ترتیب دیا تھا وہ قابل داد وتحسین ہے۔ پورے ہندوستان سے علمائے دین کو بلواتے ،بمبئ کی مسلم بستیوں میں انجمن تیار کراتے ، پھر علما کو خطاب کے لیے مقرر فرماتے پھر آخر کے دنوں میں علما اور عوام کو بھنڈی بازار میں اکٹھا کر کے واقعات کربلا کا اختتامی جلسہ منعقد کرتے۔شہادت امام حسین پر ان کے خطاب سننے کے لیے غیر مسلک کے لوگ بھی جمع ہو جاتے۔ وہ جانتے تھے کہ گھر کی بات گھر والے ہی صحیح بتائیں گے۔

حضور سید العلما علیہ الرحمہ اپنی تنظیمی اور قائدانہ صلاحیتوں کے حوالے سے اپنی ذات کے حوالے سے اس دور میں تنہا نظر آتے تھے۔یہ وہ دور تھا کہ جب حضرت مفتیٔ اعظم ہند،حضرت علامہ شاہ عبدالقدیر صاحب بدایونی (مفتیٔ اعظم ،حیدرآباد) حضرت محدث اعظم ہند کچھوچھوی ،حضرت حافظ ملت ،حضرت محبوب ملت ،حضرت مجاہد ملت جیسے جید علما اور مشائخ جماعت اہل سنت میں موجود تھے۔ایسے میں حضور سید العلما نے بدعقیدگی کے خلاف جنگ کا اعلان کیا اور اپنے مذہب ومسلک کی حقانیت کو تسلیم کرانے کا بیڑا اٹھایا اور ایک ایسا پلیٹ فارم دیا جہاں سے ملت کی قیادت اور بھرپور رہنمائی ہوئی۔حضرت کو ان تمام علما اور مشائخ نے متفق ہو کر صدر مانا۔آپ آخری سانس تک سنی جمعیۃ العلما کے صدر رہے، پورے ملک میں گھر بار چھوڑ کر ملت اور سنیت کے لیے کام کرتے رہے۔

ایک مرتبہ حضور سید العلما تنظیم کے کچھ لوگوں کے رویے سے ناراض ہوئے اور استعفیٰ دے دیا۔آپ کے استعفیٰ کی خبر سن کر بریلی سے حضرت مفتیٔ اعظم ہند مولانا مصطفیٰ رضا خاں صاحب علیہ الرحمہ ممبئ تشریف لے گئے اور مسجد کھڑک میں جا کر حضور سید العلما کے قدموں میں اپنا عمامہ رکھ کر ارشاد فرمایا کہ ''سید میاں! یہ عمامہ تب تک قدموں میں رہے گا جب تک استعفیٰ واپس نہ ہوگا''۔حضور سید العلما قوم کے ان

www.barkaatlibrary.blogspot.in
بہ شکریہ: البرکات اسلامک ریسرچ اینڈ ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ، علی گڑھ (مشاہد رضوی)

بیباک اور مخلص لیڈروں میں سے تھے جو حکومت اور ثروت کو اپنی ٹھوکروں میں رکھتے تھے۔ حضرت شرف ملت نے ان کی سیرت کی بڑی سچی ترجمانی اپنے اس شعر میں فرمائی ؎

درہم و دینار میں رغبت انہیں تھی ہی نہیں
اس فقیر بے ریا کی دل کی دولت اور تھی

کوئی حاکم ہو، کوئی وزیر یا کوئی حکومت کا نمائندہ ہو نقیب برکاتیت سید العلما اس سے آنکھ میں آنکھ ڈال کر بات کرتے اور قوم کے لیے جائز مطالبہ فرماتے۔

آپ کے اندر تحریر و تصنیف کی بے پناہ صلاحیتیں تھیں لیکن تبلیغ اور تنظیمی کاموں میں وقت نہ دیا لیکن جو بھی لکھا وہ ایسا جو اہل علم کو ان کی عالمانہ اور عابدانہ شان کا معترف کراتا ہے۔ فیض تنبیہ، نئی روشنی، مقدس خاتون، خطبۂ صدارت آپ کی قلمی اور فکری یادگار ہیں۔

حضرت سید العلما ایک بلند مرتبہ شاعر تھے۔ شاعری میں آپ کے استاد حضرت احسن مارہروی تھے۔ آپ کا تخلص سید مارہروی تھا۔ مشہور صحافی جلالت علی مہدی نے سید العلما کے اس شعر پر کہا کہ ان کا یہ شعر کئی بڑے شاعروں کے قلم پر بھاری ہے۔ وہ شعر یہ ہے ؎

جمال لیلۂ محمل نہ تھا اتنا گراں مایہ
کہ بازی اس پہ لگتی قیس کے ٹوٹے ہوئے دل کی

حضرت سید العلما کے یہ شعر بھی ملاحظہ ہوں ؎

مانگ لیتے ہیں کبھی سوزن مژگان ان سے
ڈال کر تار نگاہ زخم سیا کرتے ہیں

اور جب نعت اور منقبت کے میدان کی طرف رخ فرماتے ہیں تو ایمان اور عقیدے کے پھول ان کے چاہنے والوں کے دل میں کھل اٹھتے ہیں۔ فرماتے ہیں ؎

کسی کی جے وجے ہم کیوں پکاریں کیا غرض ہم کو
ہمیں کافی ہے سید اپنا نعرہ یا رسول اللہ

www.barkaatlibrary.blogspot.in
بہ شکریہ: البرکات اسلامک ریسرچ اینڈ ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ، علی گڑھ (مشاہد رضوی)

میری جاں پہ قبضہ ہے اچھے میاں کا
میرے دل کے مختار نوری میاں ہیں

....

ہے خاک مدینہ دوا ہر مرض کی
مجھے اس میں بوئے شفا آ رہی ہے

حضرت سید العلما سید شاہ آل مصطفیٰ سید میاں کو ان کے نانا جان صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دین کی تبلیغ کا یہ انعام عطا فرمایا کہ جب آپ حج کو تشریف لے گئے تو ۳۳ر دن اپنے آقا کے روضے پر رات دن حاضر رہے۔ بارگاہ رسالت میں دعائے سیفی بشرط کبیر پڑھی۔ حضور احسن العلما نے اپنے اس شعر میں اس کا اظہار فرمایا ؎

پڑھی حرز یمانی بیٹھ کر تینتیس دن آقا کے روضے پر
ادا کر کے یہ اپنے شیخ کی سنت کو آئے ہیں

ان کے شیخ اور نانا جان مجدد برکاتیت بھی سرکار کے روضے پر یہ عمل پڑھ کر آئے تھے۔

سید العلما مذہب و مسلک کی حفاظت کے حوالے سے بہت سخت رویہ رکھتے، انھوں نے رہتی زندگی تک کوئی Compromise دین وسنیت سے نہیں کیا۔ جب ان کے بیٹے حضرت نظمی میاں جامعہ ملیہ میں تعلیم حاصل کر رہے تھے تب سید العلما نے ان کو ایک خط کے ذریعے جو نصیحت اور تبلیغ اپنے لخت جگر کو کی اس کو دیکھ کر یہ اندازہ ہوتا ہے کہ وہ برکاتیوں کے لیے ایمانی نسخہ ہے۔

”دین و مذہب کے معاملے میں میں نے تمھیں پختہ کر دیا ہے، تم نے برسوں میرے ساتھ رہ کر تبلیغی، دینی، مذہبی اتار چڑھاؤ دیکھے ہیں، وہ عقائد واصول جو خانقاہ برکاتیہ کے بزرگوں سے مجھے امانت میں ملے میں نے تمہارے حوصلے اور ضرورت کے لائق اچھی طرح تمہیں بتا دیے۔ اس معاملے میں سنو سب کی اور رہو اپنے گھر کی تعلیم پر۔ یہ سب اس لیے لکھ رہا ہوں کہ تم پہلی بار گھر سے باہر نکلے ہو اور باہر طرح طرح کی آب و ہوا ہے مگر تم اپنی خانقاہی تربیت ہرگز نہ بھولنا۔ تمہیں اچھی طرح پتا ہے کہ تم کو ہم نے یہ تربیت دی ہے

www.barkaatlibrary.blogspot.in
بہ شکریہ: البرکات اسلامک ریسرچ اینڈ ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ، علی گڑھ (مشاہد رضوی)

کہ دین و مذہب کے معاملے میں کسی رشتے کی کوئی اہمیت نہیں، اصل رشتہ اپنے آقا مدنی تاجدار کی غلامی کا ہے۔ بدن کا کوئی حصہ اگر سڑ جائے تو میں کاٹ کر کچرے دان میں ڈال دوں گا اور یہ نہ سوچوں گا کہ خدانہ خواستہ وہ میرا اکلوتا بیٹا ہے۔ بس! اس سے زیادہ کچھ نہیں کہنا ہے"۔

حضور سید العلما کا یہ خط صرف ایک بیٹے کو باپ کا خط نہیں بلکہ تمام چاہنے والوں اور سلسلے والوں کے لیے بھی تربیت کا سنہرا باب ہے جو ہر شخص کی رہنمائی کرے گا۔

آخر عمر میں نیپال تشریف لے گئے جہاں بہت سے خاندان سلسلۂ عالیہ قادریہ برکاتیہ میں داخل ہوئے۔ کئی لوگ آپ کے ہاتھ پر اسلام لائے۔ آپ کو خانوادۂ برکاتیہ مارہرہ مطہر کے قدیم و جدید تمام سلسلوں کے ساتھ تمام ذکر، ورد، اشغال اور قرآن مجید کی قرأت اور حدیث روایات کی سندوں اور خاندانی معمولات کی دعاؤں کی اجازت اور بیعت و خلافت اپنے نانا حضرت شاہ اسماعیل حسن صاحب سے تھی۔ حضور تاج العلما سے بھی خلافت حاصل تھی۔ ان کے علاوہ سید شاہ مہدی حسن صاحب اور حضرت شاہ ارتضیٰ حسین پیر میاں صاحب نے بھی خلافت و اجازت دے کر اپنا وصی اور جانشین فرمایا۔

۱۰، ۱۱ جمادی الاخریٰ ۱۳۹۴ھ کی درمیانی رات ۱۱ ربج کر ۴۰ رمنٹ پر ہارٹ اٹیک کی وجہ سے اس ختم ہو جانے والی دنیا سے ہمیشہ باقی رہنے والے جہاں کی طرف کوچ فرمایا۔ مارہرہ مطہرہ میں اپنے نانا اور مرشد حضرت شاہ محمد اسماعیل حسن صاحب کے روضے میں دفن ہوئے۔ ان کے وصال کے بعد آپ کے فرزند اکبر سیدِ ملت حضرت سید شاہ آل رسول حسنین نظمی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کی مسند کو رونق بخشی۔

حضور سید العلما کے خلفا کی فہرست بڑی طویل ہے۔ یہاں کچھ خلفائے کرام کا ذکر کیا جاتا ہے۔

سید شاہ آل رسول حسنین میاں نظمی، شرف ملت حضرت سید محمد اشرف، حضرت علامہ مفتی اختر رضا خاں ازہری، حضرت مولانا صوفی سخاوت علی، حضرت مولانا غلام عبد القادر علوی، براؤں شریف، حضرت مولانا غلام عبد القادر کھتری۔

www.barkaatlibrary.blogspot.in
بہ شکریہ: البرکات اسلامک ریسرچ اینڈ ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ، علی گڑھ (مشاہد رضوی)

شیخ المشائخ، احسن العلما، سراج الاصفیا حضرت سید شاہ مصطفیٰ حیدر حسن میاں علیہ الرحمہ

حضرت شرف ملت اپنے والد ماجد حضور احسن العلما علیہ الرحمہ کی ولادت مبارک کے بارے میں بڑے ہی دلنشین انداز میں فرماتے ہیں:

''آپ کی پیدائش ۱۳۴۵ھ میں حضرت سید شاہ آل عبا مارہروی کے یہاں ہوئی۔ پیدائش کے وقت آپ سر سے پیر تک ایک قدرتی غلاف میں لپٹے ہوئے تھے۔ اور اس غلاف کے اوپری حصے پر تاج کی شکل بنی ہوئی تھی، دائی نے زمین پر ہاتھ مار کر اپنے لاکھ کا کڑا توڑا اور اس کی نوک سے غلاف کو کاٹا''۔ اور غلاف سے حضرت احسن العلما اپنے نورانی وجود کے ساتھ دنیا میں تشریف لائے۔

آپ کو بیعت و خلافت اپنے نانا مجدد برکاتیت حضرت سید شاہ اسماعیل حسن قادری برکاتی سے تھی۔ آپ کے حقیقی ماموں حضرت تاج العلما علیہ الرحمہ نے بھی آپ کو خلافت و اجازت عطا فرمائی۔

آپ نے قرآن عظیم کی تعلیم اپنی والدہ ماجدہ اور حافظ عبد الرحمٰن مارہروی سے حاصل کی۔ اردو کی ابتدائی تعلیم منشی سعید الدین صاحب سے حاصل کی۔ انگریزی کے کچھ سبق ماسٹر سمیع الدین صاحب سے پڑھے۔ حضرت احسن العلما انگریزی لکھا بھی بہت عمدہ کرتے تھے اور بولنے اور سمجھنے میں بھی ماہر تھے۔ درس نظامی کی تعلیمات اپنے ماموں حضرت تاج العلما، بڑے بھائی حضرت سید العلما، خلیل العلما مولانا خلیل احمد خاں مارہروی، مولانا غلام جیلانی، مولانا حشمت علی خاں صاحب پیلی بھیتی

www.barkaatlibrary.blogspot.in
بہ شکریہ: البرکات اسلامک ریسرچ اینڈ ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ، علی گڑھ (مشاہد رضوی)

رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل کی۔ سلوک کی تعلیم اپنے نانا مجدد برکاتیت کے زیر تربیت حاصل فرمائی۔

حضرت احسن العلما ایک بہترین حافظ و قاری تھے۔ ان کے سینے میں قرآن پاک آخری سانسوں تک جیوں کا تیوں تھا۔ اپنی حیات مبارکہ میں بہت بار محرابیں سنائیں۔ ممبئی میں تنہا دو شبینے سنائے۔ احسن العلما کو ان کے اکابر سے علم، شریعت، معرفت، تدبر، انکساری، سادہ مزاجی، اعلیٰ دماغی، سخاوت و فیاضی خوب خوب ورثے میں ملی تھی۔ آپ اپنے جد اعلیٰ صاحب برکات کی طرح حکومت، حاکموں اور سیاست دانوں سے بہت دور رہتے تھے۔ کبھی کسی کا رعب قبول نہیں کیا، بڑے بڑے منسٹر اور گورنر حضرت احسن العلما سے مارہرہ آ کر ملنا چاہتے تھے لیکن حضور احسن العلما معذرت کر لیتے تھے۔

حضرت احسن العلما رحمۃ اللہ علیہ خانقاہی تبلیغی مصروفیتوں کے باوجود تصنیف و تعلیم کے لیے بھی وقت نکالا کرتے تھے۔ آپ کی چند تصنیف یہ ہیں:

(۱) اہل اللہ فی تفسیر غیر اللہ، (۲) دوائے دل (۳) مداح مرشد، (۴) اہل سنت کی آواز، (۵) ۱۹۷۳ء کے مختلف تبلیغی دوروں کی روداد، اس کے علاوہ کئی مضامین آپ نے رقم فرمائے۔

حضرت احسن العلما اپنے اکابر کی طرح شاعری کا اعلیٰ ذوق رکھتے تھے۔ مذہبی شاعری کے علاوہ بحر یہ شعر بھی فرمایا کرتے تھے۔ آپ کے نمونۂ کلام سے چند اقتباسات پیش ہیں۔ نعت کے شعر میں فرماتے ہیں۔

محمد آبروئے موماں ہیں
محمد بادشاہ مرسلاں ہیں

....

حسنؔ سن ہاتف غیبی پکارا
بفضل رب وہ تجھ پہ مہرباں ہیں

www.barkaatlibrary.blogspot.in
بہ شکریہ: البرکات اسلامک ریسرچ اینڈ ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ، علی گڑھ (مشاہد رضوی)

مقدر سے اگر سرکار میں جانا میسر ہو
تو جو کچھ میرے دل میں ہے وہ سب کچھ میرے لب پر ہو

....

تمہارا حکم ہے جاری وساری سارے عالم میں
نہ کیوں کر ہو کہ تم نائب خلاق اکبر ہو

بارگاہ غوثیت میں عرض کرتے ہیں:

آپ سے کچھ عرض کے قابل کہاں
مجھ سے نالائق کی یہ کج مج زباں
پھر بھی اپنے لطف سے میرا بیاں
سن ہی لیجے اے میرے قطب زماں

اپنے نانا مرشد کی بارگاہ میں یوں خراج عقیدت پیش کرتے ہیں:

یہ گاگر ہے حاجی میاں با خدا کی
نبی کے دلارے شہے با صفا کی
حسن ایک ادنیٰ سگ قاسمی ہے
رہے تا ابد اس پہ رحمت خدا کی

آپ کے بحریہ کلام کے چند اشعار ملاحظہ فرمائیں:

جو سکوں نہ راس آیا تو جنوں میں ڈھل رہا ہوں
غم زندگی سے کہہ دو کہ میں رخ بدل رہا ہوں
ترے ہر ستم کو میں نے بخوشی کیا گوارہ
تو پھر اے فلک بتا دے تجھے کیوں میں کھل رہا ہوں

....

یہ بزم عشق ہے یہاں ظرف دل کی جانچ ہوتی ہے
یہاں پوشاک سے اندازۂ انساں نہیں ہوتا

www.barkaatlibrary.blogspot.in
بہ شکریہ: البرکات اسلامک ریسرچ اینڈ ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ، علی گڑھ (مشاہد رضوی)

حضور احسن العلما کے فرزند حضرت شرف ملت نے ان کے نام نامی سید شاہ مصطفیٰ حیدر حسن میاں قادری کے حروف کی نسبت سے جوان کی سیرت کا نقشہ کھینچا وہ لائق صد اظہار تحسین ہے اور آپ کی ذات والا کا صحیح عکس ہے۔

جہاں بات سیادت سے شروع ہوئی ہے اور آگے یاد الٰہی، دل جوئی، شیریں بیانی، الفت رسول، ہمت و محبت اولیائے کرام، صدور کشف و کرامات، طریقۂ اجداد پر عمل، فضلا کی عزت، یگانگت عامہ، حلم، یقین کی دولت، دین کی خدمت، ریا کاری سے نفرت، حکمت کی باتیں کرنے کی عادت، سرداری، نعمتوں کی تقسیم، مہمان نوازی، انسان نوازی، نمازوں سے الفت، قادریت سے عشق، اعزہ پروری، دریا دلی، یقین محکم اور عمل پیہم کی تفسیر یہ سب خوبیاں چمک رہی تھیں سید شاہ مصطفیٰ حیدر حسن قادری کی ذات مبارک میں۔

حضرت احسن العلما تمام خاندانی اعمال و اشغال کے بہت پابند تھے، مشائخ خاندان برکاتیہ کا آدھی رات کے بعد وظیفہ تلاوت کرنے کا معمول کبھی ناغہ نہ ہوا۔ جس رات وصال فرمانے والے تھے۔ اس رات بھی آپ نے وہ وظیفہ دن میں تلاوت فرما لیا تھا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ کے ہاتھ میں روحانی شفا بہت کثرت سے عطا فرمائی تھی۔ تعویذ ایسا پر اثر ہوتا تھا جس کو عطا فرما دیا اس شخص کی ساری تکلیفیں حکم خدا سے فوراً رفع دفع ہو جاتیں۔ جنات، اثر، آسیب کو تو حاضر کر کے سزا دے کر دفع فرماتے۔ بدایوں شریف کے ایک مرید انور قاسمی صاحب کے یہاں سخت آسیب کا اثر ہوا اور بندروں کی شکل میں حملہ آور ہوتا تھا۔ حضرت احسن العلما اپنے خاندانی چراغ کے ساتھ تشریف لے گئے۔ آسیب کو حاضر کیا اور اس کے سامنے بیٹھ کر اس کو سخت تنبیہ کی جب وہ نہ مانا تو سزائیں دے کر دفع کیا۔

حضرت احسن العلما میں سلوک و درویشی کے اشارے بچپن ہی سے حاضر تھے۔ آپ کی بہن سیدہ زاہدہ خاتون رحمۃ اللہ علیہا آپ کے بچپن کا بیان کرتے ہوئے فرماتی ہیں کہ حسن میاں کو بچپن ہی سے کھیل کود یا شرارتوں میں کوئی دلچسپی نہ تھی۔ ان میں متانت اور سنجیدگی بچپن ہی سے ظاہر تھی۔ پالتو جانوروں کا خوب خیال رکھتے، ان کا دانا پانی اور تکلیف

www.barkaatlibrary.blogspot.in
بہ شکریہ: البرکات اسلامک ریسرچ اینڈ ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ، علی گڑھ (مشاہد رضوی)

پہنچانے والے جانوروں سے بچانے کے لئے خود کو بہت مصروف رکھتے۔

شہزادۂ احسن العلماء شرف ملت اپنے والد ماجد کی اپنے والدین کے تئیں سعادت مندی کا بیان یوں فرماتے ہیں:

''حضرت احسن العلما اپنے والدین کے بہت سعادت مند بیٹے تھے، اپنی والدہ کے لیے روز رات کو پانی رکھتے، لوٹے کی ٹوٹی میں گلوری لگا دیتے کہ کوئی کیڑا مکوڑا اس میں نہ داخل ہو جائے۔ ایک دن ان کی والدہ نے کسی بات پر یہ حکم دیا کہ مونڈھا کو الٹا کر کے کھڑے ہو جاؤ، والدہ اپنے کاموں میں مصرف ہو گئیں، بہت وقت گذر جانے کے بعد دیکھا کہ حضرت ویسے ہی کھڑے ہیں۔ والدہ نے پوچھا: اب تک کیوں کھڑے ہو؟ تو فرمایا: آپ کا حکم مجھے نہیں ہوا تھا کہ میں ہٹ جاؤں۔ آج ہم کو بھی اپنے مخدوم کی اس فرماں برداری اور والدین کی اطاعت کے واقعے سے سبق لینا چاہئے۔''

حضرت احسن العلما کے چہرۂ مبارک میں اللہ تعالیٰ نے وہ کشش عطا فرمائی تھی کہ دیر رات تک مجمع صرف ان کے دیدار کو بیٹھا رہتا۔ مہمان نوازی، سخاوت، فیاضی، حکمت، علما نوازی، مدرسوں، مسجدوں اور علمی کاموں میں مدد، عجز وانکساری اور عبادت وریاضت آپ کی خاص خوبیاں تھیں۔

حضرت احسن العلما کو جب فرصت ملتی تو مدرسہ قاسم البرکات میں تشریف لا کر درس وتدریس کی خدمات انجام دیتے۔

آپ ۵۴ رسال تک مسجد برکاتی میں نماز جمعہ سے پہلے وعظ ونصیحت کا گلدستہ مہکاتے رہے۔ خطاب ایسا ہوتا تھا کہ اگر تقریر کو چھانا جائے تو ۹۰ فیصد قرآن وحدیث کی باتیں اور باقی بزرگوں کے واقعات۔ ان کی تقریروں کے ریکارڈ محفوظ ہیں ایک ایک لفظ علم اور معرفت کا خزانہ محسوس ہوتا ہے۔ زبان وادب پر آپ کی علمی گرفت بہت مضبوط تھی۔ عربی اور فارسی گرامر میں آپ کو ملکہ حاصل تھا۔ اعلیٰ حضرت کے کلام پر Authority رکھتے اور حدائق بخشش کے حافظ ومفسر تھے۔ اعلیٰ حضرت کے کلام کو جس تفصیل سے بیان فرماتے وہ ان کا ہی حصہ تھا۔

www.barkaatlibrary.blogspot.in
بہ شکریہ: البرکات اسلامک ریسرچ اینڈ ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ، علی گڑھ (مشاہد رضوی)

اللہ تعالیٰ حضور احسن العلما کے فیضان کو یہاں جاری رکھے اور ان کے مشن کو دن دونی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے۔

حضرت احسن العلما کی محفل میں جو دینی ماحول قائم رہتا اس کی گواہی ان کے حاضر باش دے سکتے ہیں۔ آپ کی محفل میں سنجیدہ گفتگو کرنے والے ہی بیٹھ سکتے تھے۔ حضرت کی گفتگو کا بیشتر حصہ قرآن کی تعلیمات، سیرت رسول، ذکر صحابہ و بزرگان سلسلہ ہوتا۔ آپ ہمیشہ مسکرا کر سادہ عام فہم گفتگو فرماتے۔ لوگوں کے دلوں کو تسلی دینے والے کلمات زبان مبارک سے ادا ہوتے۔ علمائے کرام کی بہت قدر فرماتے۔ جو ممکن مدد ان کو درکار ہوتی وہ بارگاہ احسن العلما سے کی جاتی۔ حضور احسن العلما نے بیشتر دینی مدارس اور علم دین کے کاموں کو بڑھاوا دینے کے لئے اپنی ذات کو پیش پیش رکھا۔ علمائے کرام کی اس درجہ قدر فرماتے کہ عرس کی محفلوں میں خود نیچے فرش پر تشریف رکھتے اور علما کو منبر پر بٹھاتے اور علمائے کرام کے درمیان بھی حضرت احسن العلما کی ذات مرکز نظر تھی۔ کوئی بھی اختلاف اہل سنت میں ہوتا تو حضرت احسن العلما ہی کی ذات فیصلے کے لئے منتخب ہوتی۔

آپ کا نکاح سیتاپور کے معروف نقوی سادات گھرانے میں سیدہ محبوب فاطمہ نقوی صاحبہ مرحومہ سے ہوا۔ جن سے ۶ صاحبزادے اور دو صاحبزادیاں پیدا ہوئیں۔ بڑے صاحبزادے سید محمد جمیل اور سید محمد خالد اور ایک صاحبزادی سیدہ قادریہ بچپن ہی میں وصال کر گئے۔ حضرت امین ملت، حضرت شرف ملت، حضرت افضل میاں، حضرت رفیق ملت اور صاحبزادی سیدہ ثمینہ فاطمہ باحیات ہیں۔

آپ کا وصال دل کی بیماری کے سبب ۱۱ر ستمبر ۱۹۹۵ء/ ۱۵ر ربیع الثانی ۱۴۱۶ھ کو دہلی کے جے. بی. پنت ہسپتال میں رات کو ۸ر بج کر ۵۰ر منٹ پر ہوا۔ جنازہ شریف مارہرہ شریف لایا گیا۔ آپ کا مزار مبارک اپنے نانا، ماموں اور بھائی کے پاس ہے۔ انتقال سے پہلے اپنے دنیا سے جانے کے کھلے اشارے فرمائے۔ اپنے صاحبزادوں سے مسکرا کر فرمایا: ''ھم چلے پیا کے دیس''۔ حضرت امین ملت سے غوث پاک کی شان میں منقبت سنی اور اشارے سے پوچھا: انہیں جانتے ہو؟ گویا کہ سرکارے غوث اعظم وہاں تشریف رکھتے

www.barkaatlibrary.blogspot.in
بہ شکریہ: البرکات اسلامک ریسرچ اینڈ ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ، علی گڑھ (مشاہد رضوی)

ہوں۔ حضرت شرف ملت سے تلاوت قرآن پاک سماعت فرمائی، حضرت رفیق ملت سے فرمایا کہ ’’مسلک اعلیٰ حضرت پر مضبوطی سے قائم رہنا‘‘ اپنے خادم خاص سے چہرے پر پانی لگوایا جو کہ وصال کی سنت ہے، خود کو سیدھا کیا، نیت باندھی اور یا اللہ، یا رحمٰن، یا رحیم کہتے ہوئے اپنے حقیقی مالک کے حضور حاضر ہوئے۔ ظاہری زندگی میں اور وصال کے بعد بھی سیکڑوں کرامتیں ان کی ذات مبارک سے ظاہر ہوئیں۔ سب سے بڑی کرامت تو یہ ہے کہ پورے خانقاہی نظام کو اپنی ذات مبارک سے تصوف کے رنگ میں رنگ دیا۔ ساتھ ہی قوم کی کامیابی کے لئے دنیاوی تعلیم کا خواب جامعۃ البرکات کی شکل میں دیکھا جس کو ان کے لائق صاحبزادگان نے پورا کیا۔

آپ کے خلفا میں صاحبزادگان کے علاوہ اپنے وقت کی عظیم شخصیتوں کا نام آتا ہے۔ چند ایک یہ ہیں: حضرت سید شاہ ضیاء الدین ترمذی کالپی شریف، حضرت مفتی محمد اختر رضا صاحب ازہری، حضرت مولانا سبحان رضا خاں سبحانی میاں صاحب، حضرت مولانا جمال رضا خاں صاحب، حضرت مفتی خلیل احمد برکاتی صاحب (پاکستان)، حضرت مفتی محمد شریف الحق امجدی (برکاتی مفتی)، حضرت صوفی نظام الدین صاحب، مفتی جلال الدین احمد امجدی، بحر العلوم مفتی محمد عبدالمنان صاحب اعظمی، مولانا غلام ربانی فائق، مولانا رجب علی نانپاروی صاحب وغیرہم۔

www.barkaatlibrary.blogspot.in
بہ شکریہ: البرکات اسلامک ریسرچ اینڈ ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ، علی گڑھ (مشاہد رضوی)

وارث پنجتن حضرت سید شاہ یحییٰ حسن قادری عرف اچھے صاحب رحمۃ اللہ علیہ

وارث پنجتن حضرت سید شاہ محمد یحییٰ حسن عرف اچھے صاحب علیہ الرحمہ کی ولادت ۲۰ ربیع الثانی ۱۳۴۴ھ/ ۷ نومبر ۱۹۲۵ء کو مارہرہ شریف میں ہوئی۔ آپ سید مسعود حسن صاحب کے صاحبزادے تھے جو حضرت سید شاہ اولاد رسول صاحب کے پوتے تھے۔ ابتدائی تعلیم اپنے بزرگوں (خاص طور سے حضرت تاج العلما) سے حاصل کی پھر اعلیٰ تعلیم کے لیے آپ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی تشریف لے گئے اور وہاں سے ایم.اے کی ڈگری حاصل کی۔ ایک زمانے تک وہ مارہرہ میں رہے اور اپنے چچا حضرت سید شاہ اولاد نبی چھما میاں علیہ الرحمہ کے ساتھ عرس نوری کی ذمہ داریاں نبھاتے رہے۔

حضرت یحییٰ میاں صاحب ایک عرصے تک گوشہ نشین رہے پھر سن ۱۹۸۷ء میں اپنے چچا جان کے وصال کے بعد مارہرہ شریف اپنے گھر واپس لوٹ کر سجادہ نشینی کے منصب پر فائز ہوئے اور عرس نوری کو باقاعدہ اسی شان وشوکت سے شروع فرمایا۔ مارہرہ شریف تشریف لا کر ایک دن وارث پنجتن نے حضور احسن العلما سے عرض کیا کہ مجھے اپنا چھوٹا بیٹا نجیب دے دو۔ حضرت نے فرمایا: چاروں بیٹے آپ کے ہیں اگر نجیب میاں کو لے جانا چاہتے ہیں تو لے جائیے۔ وصال سے کچھ سال پہلے حضرت وارث پنجتن نے حضرت رفیق ملت کو اپنا وارث و جانشین مقرر کر کے ان کی سجادہ نشینی کا اعلان فرمایا، ولی عہدی کی دستار باندھی۔ خرقہ پوشی کے دن اپنے ہمراہ درگاہ معلیٰ گدی کے جلوس میں رفیق ملت کو لے کر گئے۔

حضرت یحییٰ میاں صاحب بڑے عقل مند اور سخاوت کے پیکر تھے، گفتگو کے فن میں ماہر جس محفل میں موجود ہوئے بس وہ ہی وہ نظر آتے تھے۔ اعلیٰ درجے کی خاطر داری

www.barkaatlibrary.blogspot.in
بہ شکریہ: البرکات اسلامک ریسرچ اینڈ ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ، علی گڑھ (مشاہد رضوی)

کرنے والے، چھوٹا ہو یا بڑا سب کے ساتھ ایک سا سلوک، ان کا دسترخوان ان کے دل کی طرح بڑا۔ ایک مرتبہ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی میں ایک جلسے میں تشریف لائے اور بڑی ہی معلوماتی اور شاندار تقریر فرمائی۔ قومی، سیاسی، سماجی معاملات میں بھی آپ گہری نگاہ رکھتے تھے۔ World Islamic Mission کے Chairman رہتے ہوئے ملت اسلامیہ کے لئے اپنی قیمتی اور مخلص خدمات انجام دیں۔ بابری مسجد کے معاملے پر خود پیش قدمی کرتے ہوئے وہاں دورہ کیا اور حکومت کو بہت بیبا کی سے اپنی رائے کے بارے میں بتایا کہ بابری مسجد اس وقت محفوظ نہیں ہے جس سے ملت اسلامیہ کو راحت و حوصلہ ملا اور اپنی روحانی قیادت پر بہت بھروسا بھی ہوا۔ وارث پنجتن خانقاہ برکاتیہ کی تمام روایتوں کے امین اور بزرگوں کے واقعات کے حافظ تھے۔ فقیرانہ مزاج کی وجہ سے عوام میں ان کی مقبولیت کا عالم نرالا تھا جس کا اندازہ ان کے جنازے کے مجمع کو دیکھ کر ہوا۔ حضرت وارث پنجتن خوبصورت، حسین، پرنور چہرے کے مالک تھے۔ جب وہ عمامہ شریف باندھ کر نکلتے تھے تو بزرگوں کی یادگار لگتے تھے۔

تمام بیماری اور کمزوری کے بعد بھی دنیا بھر کے تبلیغی دورے فرماتے، اپنے مریدوں اور چاہنے والوں کی ہر خوشی اور غم میں شریک ہوتے۔ سجادہ نشینی کے بعد عرب، امریکہ اور یوروپ کے دورے بھی کیے اور خانقاہ برکاتیہ کے پیغام کو عام کیا۔ بہت کم غذا کھاتے لیکن مہمانوں کے سامنے کھڑے ہو کر خوب طرح طرح کے کھانے کھلاتے تھے۔ اگر آدھی رات کو بھی مہمان آ گیا تو خادموں کو ہدایت ہوتی کہ کھانا پہلے دو۔

ان کو اپنے دوست حبیب انور زبیری صاحب سے دلی لگاؤ تھا اور زبیری صاحب بھی وارث پنجتن کی محبت میں ہر سال انگلینڈ سے مارہرہ تشریف لاتے اور انہی کے پاس ٹھہرتے۔

وارث پنجتن کا وصال ۱۸رشعبان ۱۴۳۳ھ/ ۲۱رجولائی ۲۰۱۲ء جمعرات کے دن دہلی میں علاج کے دوران ہوا۔ جنازہ مارہرہ لایا گیا، ایک بڑے مجمع نے حضرت امین ملت کی اقتدا میں نماز جنازہ ادا کی اور پھر درگاہ برکاتیہ میں حضرت چھما میاں کے روضے میں

www.barkaatlibrary.blogspot.in
بہ شکریہ: البرکات اسلامک ریسرچ اینڈ ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ، علی گڑھ (مشاہد رضوی)

وارث پنجتن کو سپرد مزار کیا گیا۔ ان کی خواہش تھی کہ ان کا جنازہ سب سے پہلے ان کے چاروں بھتیجے اٹھائیں لہٰذا حضرت امین ملت، شرف ملت، رفیق ملت، اور افضل میاں صاحب ان کو اپنے کاندھے پر گھر سے خانقاہ شریف تک لائے پھر مجمع کے حوالے کیا۔ وارث پنجتن کے چہلم کے دن علما و مشائخ کی موجودگی میں حضرت رفیق ملت کو ان کی جگہ مسند سجادگی پر رونق افروز کیا گیا۔ اب مسند نوریہ پر حضرت رفیق ملت سرکار نور کے فیضان کو عام کررہے ہیں۔

آپ کے خلفاء میں ان اہم شخصیات کے نام درج کیے جاتے ہیں:

حضرت شرف ملت سید محمد اشرف قادری، حضرت رفیق ملت سید نجیب حیدر نوری، حضرت ڈاکٹر سید شاہد علی نوشاہی صاحب سجادہ نشین جنیٹہ شریف، حضرت مولانا سید عبدالرب، جناب خواجہ احتشام الدین قادری، شہید بغداد حضرت مولانا اسید الحق قادری صاحب قدس سرہٗ بدایوں شریف۔

www.barkaatlibrary.blogspot.in
بہ شکریہ: البرکات اسلامک ریسرچ اینڈ ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ، علی گڑھ (مشاہد رضوی)

سید ملت حضرت سید شاہ آل رسول حسنین میاں نظمی مارہروی رحمۃ اللہ علیہ

جانشین سید العلما حضرت سید شاہ آل رسول حسنین میاں نظمی مارہروی حضور سید العلما کے اکلوتے بیٹے تھے۔ آپ کی ولادت ۵؍رمضان المبارک ۱۳۵۶ھ/ ۱۴؍اگست ۱۹۴۶ء کو کاسگنج ضلع ایٹہ میں ہوئی۔

ابتدائی تعلیم کا آغاز مدرسہ قاسم البرکات سے ہوا، قرآن مجید حافظ عبد الرحمان صاحب سے پڑھا۔ فارسی کی تعلیم اپنے چچا میاں حضور احسن العلما علیہ الرحمہ سے حاصل کی۔ بچپن ہی میں اپنے والد حضرت سید العلما علیہ الرحمہ کے ساتھ ممبئی چلے گئے، پرائمری کی تعلیم ہاشمیہ ہائی اسکول سے حاصل کی۔ ساتھ ہی ساتھ والد ماجد دینی تعلیم اور خاندانی علوم کی تعلیم و تربیت فرماتے رہے۔ مارہرہ شریف سے ہائی اسکول تک کی تعلیم حاصل کرنے کے بعد جامعہ ملیہ اسلامیہ تشریف لے گئے اور وہاں سے اسلامی علوم میں ایم.اے کی ڈگری حاصل کی۔ تعلیم کے بعد UPSC امتحان میں کامیابی حاصل کی۔ حضرت سید ملت Information Broad Casting کے محکمے میں مختلف عہدوں پر فائز رہے۔ سروس کے آخری سالوں میں شلانگ میں Press Information Bureau میں Director کی حیثیت سے سبکدوش ہوئے۔

حضرت سید ملت کی تمام تعلیم ان کے والد ماجد حضرت سید العلما اور حضور احسن العلما کی نگرانی میں ہوئی۔ والد ماجد کی صحبت نے ان کو تمام دینی و دنیوی معاملات میں ہر طرح سے پکا کر دیا تھا۔ حضرت سید ملت بچپن ہی سے کتابوں کا خوب مطالعہ کرنے والے رہے، سینکڑوں کتابیں پڑھنے کے بعد ان کا ذہن الفاظ کا پارکھ بن گیا تھا۔ لفظ سے کیا سوتے پھوٹ رہے ہیں؟ کس لفظ کی ادبی و تاریخی حیثیت کیا ہے؟ اس پر ان کو ملکہ حاصل

www.barkaatlibrary.blogspot.in
بہ شکریہ: البرکات اسلامک ریسرچ اینڈ ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ، علی گڑھ (مشاہد رضوی)

تھا۔حضرت سید ملت کو بیعت وخلافت اپنے والد ماجد اور چچا میاں حضور احسن العلماء علیہ الرحمہ سے حاصل تھی۔حضرت احسن العلما نے اپنے سجادہ نشینی کے موقعے پر حضرت سید ملت اور حضرت امین ملت کو سب سے پہلے خلافت عطا فرمائی۔خانقاہ برکاتیہ کی یہ پرانی روایت ہے کہ نیا صاحب سجادہ سب سے پہلے اہل خاندان کو خلافت سے سرفراز کرتا ہے۔

حضرت سید ملت دینی و دنیاوی علوم پر گہری نظر رکھتے تھے۔وہ علم ریاضی اور علم موسیقی میں گہری دلچسپی رکھتے تھے۔ان کی ذہانت،معلومات عامہ، پر مذاق طبیعت کے سبھی لوگ قائل تھے۔حضرت سید ملت نثر اور نظم دونوں فنوں میں بے حد ممتاز اور منفرد تھے۔وہ ایک وقت میں کئی زبانوں میں مہارت رکھتے تھے،انگریزی، اردو، ہندی زبانیں تو کمال کے درجے تک عطا تھیں۔نعت گوئی حضرت سید ملت کا خاص میدان تھا، اردو، ہندی، سنسکرت تک میں نعتیں کہیں، بہت کہیں اور بہت اچھی کہیں۔نعت گوئی کے فن سے حضرت نظمی نے اپنی الگ شناخت قائم کی۔ان کی نعت گوئی کے حوالے سے حضرت شرف ملت فرماتے ہیں:''حضرت نظمی نے عرفان مصطفیٰ سے لے کر نوازش مصطفیٰ تک کا سفر بہت وقار، احتیاط اور تسلسل کے ساتھ طے کیا''۔خود کو امام احمد رضا فاضل بریلوی کی چلتی پھرتی کرامت تصور فرماتے۔ایک شعر میں یوں اعتراف فرماتے ہیں ؎

یہ فیض کلک رضا ہے جو نعت کہتا ہوں
وگرنہ نعت کہاں اور کہاں قلم میرا

سب سے پہلا دیوان ہی اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کے نعتیہ کلام کی تزمینوں پر مشتمل تھا۔نظمی تخلص فرماتے۔آخری وقت تک نظمی اپنے نظام نظم نظمی سے دنیا بھر کے عاشقان مصطفیٰ کے درمیان مقبول ومحبوب رہے۔حضرت نظمی کے اشعار کی ایک نمایاں خصوصیت جزیات نگاری تھی۔چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں میں کیفیت، واردات اور حالات کو اتنی خوبصورت اور مناسب طریقوں سے شعری منظرنامے پر لاتے ہیں کہ شعر کا حق ادا ہو جاتا ہے۔نعت مصطفیٰ میں آپ بازاری الفاظ استعمال کرنے کے سخت مخالف تھے۔اعلیٰ حضرت کے بعد محفلوں میں آپ کا کلام سب سے زیادہ پڑھا اور سنا جاتا ہے۔

www.barkaatlibrary.blogspot.in
بہ شکریہ: البرکات اسلامک ریسرچ اینڈ ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ، علی گڑھ (مشاہد رضوی)

حضرت نظمی خانقاہ برکاتیہ کی سنہری روایتوں کے امین تھے۔ممبئی میں سروس کے باوجودعرس قاسمی،عرس سیدی اورعرس نوری میں اہتمام کے ساتھ تشریف لاتے اور تمام خاندانی مذہبی رسومات میں آگے آگے رہتے۔اپنے چاہنے والوں کو"تازی روٹی کھلا رہا ہوں" کہہ کرنئی نئی نعت ومنقبت سناتے۔

آپ کی قلمی خدمات کے میدان بہت وسیع ہیں۔شاعری کا شوق تو ورثہ میں ملا تھا۔آپ کی علمی وقلمی خدمات یہ ہیں:

۱- **نظم الٰہی**: یہ انگلش زبان میں سورۂ بقرہ کی تفسیر ہے جو برطانیہ اور ملاوی کے کئی مدرسوں میں Syllabus میں شامل ہے۔

۲- **کلام رحمانی**: یہ ہندی زبان میں اعلیٰ حضرت کے مشہور زمانہ ترجمۂ قرآن کنز الایمان اورسیدنعیم الدین مرادآبادی کی تفسیرخزائن العرفان کا ترجمہ ہے۔

۳- **مصطفیٰ جان رحمت**: یہ سیرت النبی ﷺ پرایک عمدہ کتاب ہے۔

۴- **گھر آ نگن میلاد**: عورتوں کے لیے لکھی گئی میلاد مصطفیٰ ﷺ پر عمدہ کتاب ہے۔

۵- **مصطفیٰ سے آل مصطفیٰ تک۔**

۶- **مصطفیٰ سے مصطفیٰ رضا تک۔**

۷- **مصطفیٰ سے مصطفیٰ حیدر حسن تک۔**

۸- **کیا آپ جانتے ہیں؟ (اردو وہندی)**: یہ اسلامی معلومات کا بڑا قیمتی خزانہ ہے۔ کئی مدرسوں کے Syllabus میں داخل ہے۔حوالوں کی کمی محسوس ہوتی ہے۔

۹- **دفاع اعلیٰ حضرت۔**

۱۰- **دفاع سبع سنابل۔**

۱۱- **شرح قصیدہ بردہ شریف (اردو، ہندی اور انگریزی)**: امام شرف الدین بوصیری کے مشہور زمانہ قصیدہ بردہ شریف کی شرح ہے۔

۱۲- **قرآنی نماز بہ مقابلہ مائکروفونی نماز (اردو وہندی)۔**

۱۳- **تہتر میں ایک (ہندی میں ترجمہ)۔**

www.barkaatlibrary.blogspot.in
بہ شکریہ: البرکات اسلامک ریسرچ اینڈ ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ،علی گڑھ (مشاہدرضوی)

۱۴- شانِ نعت مصطفیٰ
۱۵- اسرار خاندان مصطفیٰ
۱۶- کتاب الصلاۃ (انگریزی)
۱۷- ذبح عظیم
۱۸- چھوٹے میاں
۱۹- گستاخی معاف (ہندی مضامین کا مجموعہ)
۲۰- فضل ربی (سفرنامہ: اردو و ہندی)
۲۱- نئی روشنی (ہندی ترجمہ)
۲۲- عمر قید (گجراتی سے ترجمہ)
۲۳- آگ گاڑی (گجراتی سے ترجمہ)
۲۴- لولو (ناول)
۲۵- مدائح مصطفیٰ
۲۶- تنویر مصطفیٰ
۲۷- عرفان مصطفیٰ
۲۸- نوازش مصطفیٰ (یہ چاروں آپ کے نعتیہ دیوان ہیں)
۲۹- بعد از خود (آپ کے سارے دیوانوں کا مجموعہ)

آپ کی انگریزی کتابیں یہ ہیں:

۱- Islam the Religion Ultimate
۲- Destination Paradise
۳- Gateway to Heaven
۴- The Great Beyond
۵- The Way to Be

آخری دور میں آپ کی کلیات ''بعد از خدا'' شائع ہوئی جس کو اہل علم نے ہاتھوں

www.barkaatlibrary.blogspot.in
بہ شکریہ: البرکات اسلامک ریسرچ اینڈ ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ، علی گڑھ (مشاہد رضوی)

ہاتھ لیا۔

حضرت نظمی پر حضور احسن العلما کی خاص نگاہ عنایت تھی۔ حضرت احسن العلما کلام نظمی کو بہت پسند فرماتے، بہت سراہتے تھے۔

آپ کا نکاح ۱۹۷۳ء میں سیدہ امینہ سلطانہ صاحبہ سے ہوا جن سے آپ کے تین صاحبزادے مولانا سید سبطین حیدر قادری برکاتی، سید صفی حیدر اور سید ذوالفقار حیدر ہوئے۔

آپ کی وفات کا سبب یہ ہوا کہ چند مہینوں طبیعت علیل رہی، ممبئی میں ایک بڑے آپریشن کے بعد محرم ۱۴۳۵ھ یعنی ۱/نومبر ۲۰۱۳ء کو ممبئی میں وصال فرمایا۔ ایک کثیر مجمع نے ممبئی سے جانشین سید العلما کو رخصت کیا پھر ہوائی جہاز سے ان کے صاحبزادگان جنازے کو مارہرہ شریف لے آئے۔ ۲/نومبر کو گلشن برکات میں نماز جنازہ ان کے بڑے صاحبزادے مولانا سید سبطین حیدر قادری برکاتی نے پڑھائی۔ آپ کے وصال کے بعد آپ کے فرزند اکبر سید سبطین میاں قادری برکاتی سجادہ نشین منتخب ہوئے۔ درگاہ برکاتیہ میں حضور احسن العلما کے پائنتی آپ کا مزار مبارک ہے۔ اللہ تعالیٰ حضرت نظمی علیہ الرحمہ کے درجات بلند فرمائے اور ان کی حیات دائمی کو اس شعر کے مصداق بنائے۔

نعت رسول پاک ہے نظمی کا مقصد حیات
قبر میں بھی لبوں پہ ہو سرکار کی ثنا فقط

آپ کے خلفا میں سید اویس مصطفیٰ زیدی، مفتی شریف الحق امجدی، محدث کبیر علامہ ضیاء المصطفیٰ صاحب گھوسی، سید شاہ حسین صاحب سلطان پوری، مولانا محمد شاکر رضا نوری وغیرہ قابل ذکر ہیں۔

www.barkaatlibrary.blogspot.in
بہ شکریہ: البرکات اسلامک ریسرچ اینڈ ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ، علی گڑھ (مشاہد رضوی)

تاج المشائخ، امین ملت حضرت پروفیسر سید شاہ محمد امین میاں قادری سجادہ نشین خانقاہ برکاتیہ مارہرہ شریف

حضرت امین ملت حضرت احسن العلما علیہ الرحمہ کے سب سے بڑے صاحب زادے ہیں۔ دو بڑے بھائیوں کے وصال کے بعد آپ کی ولادت ۱۵/ اگست ۱۹۵۲ء مطابق ذی قعدہ ۱۳۷۱ھ قصبہ کاس گنج کے مشن ہسپتال میں ہوئی۔

درگاہ معلیٰ کے مدرسہ قاسم البرکات سے تعلیم کی ابتدا کی۔ منشی سعید الدین صاحب نے اردو پڑھائی۔ قرآن عظیم حضرت والد ماجد علیہ الرحمہ اور حافظ عبد الرحمٰن صاحب علیہ الرحمہ سے پڑھا۔ دینی و روحانی تعلیم اپنے والد ماجد حضور احسن العلما اور بڑے ابّا حضور سید العلما سے حاصل فرمائی۔ دس پارے حفظ کیے۔ مارہرہ شریف سے ہائی اسکول کر کے علی گڑھ مسلم یونیورسٹی سے فرسٹ ڈویژن ایم.اے (اردو) کیا اور وہیں سے میر تقی میر پر پی.ایچ.ڈی کی ڈگری حاصل کی۔ ایم.اے کا رزلٹ نکلنے سے پہلے ہی شعبۂ اردو علی گڑھ مسلم یونیوسٹی میں بحیثیت لیکچرار تقرر ہوا۔ اس کے بعد کچھ اساتذہ کی اقربا پروری سے بیزار ہو کر ''سینٹ جانس کالج، آگرہ'' میں لیکچرر ہو گئے۔ لگ بھگ آٹھ برس درس و تدریس میں گزارے۔ مسلم یونیورسٹی کے شعبۂ اردو میں بحیثیت ریڈر واپس تشریف لائے اور اب پروفیسر کے عہدۂ جلیلہ پر فائز ہیں جو یونیوسٹی کے اعلیٰ تعلیم کی درس و تدریس کا سب سے بڑا منصب سمجھا جاتا ہے۔

حضرت تاج العلما نے آپ کو بچپن میں ہی بیعت و خلافت سے نواز دیا تھا۔ انہوں نے اپنی حیات مبارکہ میں ہی اپنے جانشین حضرت احسن العلما کی وفات کی صورت

www.barkaatlibrary.blogspot.in
بہ شکریہ: البرکات اسلامک ریسرچ اینڈ ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ، علی گڑھ (مشاہد رضوی)

میں آپ کو سجادہ نشین اور متولی درگاہ وخانقاہ مقرر کر دیا تھا۔ آپ کو آپ کے والد ماجد حضرت احسن العلما نے آپ کی سجادہ نشینی کے دن یعنی ۱۹۵۶ء میں تمام سلاسل کی اجازت وخلافت سے سرفراز کیا عرس رضوی کے موقع پر حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ نے بھی آپ کو اپنے دولت کدہ پر اور منبر رسول پر ایک ہی دن میں بار بار خلافت عطا فرمائی اور لاکھوں کے مجمع کے سامنے وہ جملہ کہا جو مشہور زمانہ ہو گیا:

''جو کچھ مجھے سرکار مارہرہ مطہرہ سے ملا وہی سب کا سب آپ کو پیش کر رہا ہوں''۔ اس کے بعد حضور مفتی اعظم ہند نے اپنا جبہ عمامہ اور تحریری مہر شدہ خلافت نامہ عنایت فرمایا۔ اس عرس رضوی میں حاضر ہونے والے حضرات آج بھی اس منظر کو یاد کر کے ایک عجیب روحانی سرور کی کیفیت میں خود کو گرفتار پاتے ہیں۔

حضور احسن العلما علیہ الرحمہ کے وصال کے بعد آپ مسند برکاتی پہ جلوہ افروز ہو کر سجادہ نشیں ہوئے۔ اب تک ہزاروں کی تعداد میں طریقت وشریعت کی طلب رکھنے والے آپ کے دست حق پرست پر بیعت ہو چکے ہیں۔

حضور احسن العلما نے بطور خاص حضرت امین ملت کو تعویذات لکھنے کی تعلیم دی اور مختلف وظائف اور عملیات کے طریقے تعلیم کیے۔ رب تبارک وتعالیٰ نے حضرت امین ملت کے ہاتھ میں روحانی شفا کا خزانہ عطا فرمایا ہے۔ جس میں لاکھوں بندگان خدا کا اللہ تعالیٰ کے فضل سے بھلا ہو رہا ہے۔ الحمد للہ!

آپ اہل سنت و جماعت اور سلسلۂ برکاتیہ کے فروغ میں مصروف ہیں۔ ہزاروں بندگان خدا آپ کے ذریعے برکاتی سلسلے میں داخل ہو چکے ہیں اور ہو رہے ہیں۔ بحیثیت متولی وممبر منتظمہ درگاہ وکمیٹی خانقاہ ودرگاہ عالیہ برکاتیہ کی تعمیری، تبلیغی وتولیت کی ذمہ داریاں بخوبی نبھا رہے ہیں۔

آپ کی خدمات مختلف الجہات ہیں۔ آپ کا طریقۂ کار ہے خود کام کرنا اور کام کرنے والوں کی مالی امداد کرنا یا کم از کم ان کی حوصلہ افزائی کرنا۔

حضرت امین ملت اپنی سادہ مزاجی اور درویشانہ سیرت کے باعث علما، مشائخ و

www.barkaatlibrary.blogspot.in
بہ شکریہ: البرکات اسلامک ریسرچ اینڈ ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ، علی گڑھ (مشاہد رضوی)

مریدین میں بہت مشہور ومحبوب ہیں ملنے والوں سے اس طرح انکساری اور خوش مزاجی سے گفتگو فرماتے ہیں کہ لوگ ان کے گرویدہ ہیں۔ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے سنی طلبہ کے تو وہ سر پرست جیسے ہیں۔ علی گڑھ میں کوئی بھی دینی جلسہ ہو تو سرپرستی کے لئے طلبہ کی پہلی پسند حضرت امین ملت ہی ہوتے ہیں۔ یونیورسٹی کے طلبہ کے چھوٹے سے چھوٹے کام کے لئے حضرت فوراً چلنے کو ہمیشہ تیار رہتے ہیں۔ آج مسلم یونیورسٹی میں جو عشق نبی کا گلشن سجا ہے اس کی آبیاری میں حضرت امین ملت کا کلیدی کردار ہے۔

مجلس برکات کا قیام:

درسی کتابوں پر علمائے اہل سنت ہی کے حواشی تھے، ان کتابوں کی اشاعت، تجارت کی غرض سے غیر مسلم بھی کرتے تھے غیروں نے بھی ان کتابوں کی اشاعت تجارت کے مقصد سے شروع کی۔ ۱۴۱۹ھ مطابق ۱۹۹۹ء میں جامعہ اشرفیہ مبارکپور میں مجلس برکات کا قیام عمل میں آیا۔ جس کا مقصد درس نظامی کی کتب پر علمائے اہل سنت کے حواشی کی تحقیق کرا کے ان کی اشاعت کرنا اور نئے انداز میں ان کے ترجمے وتفسیر اور جدید حواشی کا انتظام کرنا ہے۔ یہ مجلس آپ کے تعاون سے اور آپ کی سرپرستی میں اب تک تحقیق کے ساتھ درجنوں کتابوں کی اشاعت کر چکی ہے۔

مجلس شرعی کی شروعات:

۱۹ر دسمبر ۱۹۹۲ء میں جامعہ اشرفیہ میں مجلس شرعی کا قیام مسائل کا شریعت کی روشنی میں تشفی بخش حل تلاش کرنا تھا اس مجلس کے ذریعے کئی مسائل حل کیے گئے لیکن ۱۹۹۹ء میں کچھ اسباب کی بنیاد پر یہ مجلس بند ہو گئی اور پانچ سال تک یہ مجلس موقوف رہی۔ حضرت امین ملت نے اس طرف علمائے کرام کو توجہ دلائی اور اس کی شروعات کے لیے ہر طرح کا تعاون کیا۔ اور آپ ہی کی سرپرستی میں مجلس شرعی کی شروعات ۲۰۰۴ء میں جامعہ اشرفیہ میں ہوئی جس کے ذریعے اب تک پچاس سے زیادہ مسائل حل ہو چکے ہیں اور کروڑوں مسلمان فیضیاب ہو رہے ہیں۔

www.barkaatlibrary.blogspot.in
بہ شکریہ: البرکات اسلامک ریسرچ اینڈ ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ، علی گڑھ (مشاہد رضوی)

طرح طرح کی مصروفیات کے باجود آپ تحریر وتصنیف کے لیے وقت نکال لیتے ہیں جس کا ثبوت آپ کی بہت سی تصانیف ہے۔آپ کی تصانیف کا ایک جائزہ پیش ہے۔

سید شاہ برکت اللہ-حیات اور علمی کارنامے:

۱۱۲ رصفحات پر مشتمل اس کتاب میں آپ نے سادہ وسہل زبان میں حضرت سید شاہ برکت اللہ علیہ الرحمہ کے حالات زندگی اور علمی کاموں کا جائزہ لیا ہے۔خصوصاً پیم پرکاش کا تفصیلی تعارف کرایا ہے۔

آداب السالکین:

یہ حضرت سید شاہ آل احمد اچھے میاں علیہ الرحمہ کی مشہور تصنیف ہے۔جس کا پہلا ترجمہ حضرت تاج العلما نے کیا تھا اور متن فارسی کے ساتھ ۱۹۳۵ھ میں شائع کیا تھا۔ یہ ترجمہ اپنی زبان اور انداز کے ساتھ قدرے اجنبی ہوگیا ہے۔اس لیے حضرت امین ملت نے عصری تقاضوں اور زبان کے پیش نظر اس کا جدید ترجمہ کیا ہے۔جو چالیس صفحات پر مشتمل ہے۔انہوں نے مخصوص اصطلاحات اور مقامات کی تشریح بھی کی ہے۔اس لیے اس کی اہمیت بہت بڑھ گئی ہے۔

چہار انواع:

یہ حضرت سید شاہ برکت اللہ علیہ الرحمہ کی تصنیف ہے جسے حضرت امین ملت نے شریف احمد خاں صاحب کی معاونت سے اردو جامہ پہنایا ہے۔اس میں اولیاء کے مختلف طبقوں کے معمولات کو بیان کیا ہے۔اس سال اس کتاب کی جدید اشاعت ہوئی ہے۔

میر تقی میر:

یہ آپ کا تحقیقی مقالہ ہے جس پر آپ کو (Ph.D) کی ڈگری ملی۔

ادب، ادیب اور اصناف:

اردو ادب کی اصطلاحات واصناف پر یہ آپ کا علمی کارنامہ ہے۔

www.barkaatlibrary.blogspot.in
بہ شکریہ: البرکات اسلامک ریسرچ اینڈ ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ، علی گڑھ (مشاہد رضوی)

قائم چاند پوری حالات اور علمی کارنامے:

اردو کے نامور شاعر و ادیب قایم چاند پوری کے حالات زندگی اور ان کے علمی کارناموں، شاعری و تذکرہ نگاری پر آپ نے بھرپور انداز میں روشنی ڈالی ہے۔

شاہ حقانی کا اردو ترجمہ و تفسیر قرآن مجید:

سید شاہ حقانی (۱۱۴۵ھ-۱۲۱۰ھ) نے ترجمہ تفسیر قرآن ''عنایت رسول'' کے عنوان سے کیا تھا۔ حضرت امین ملت نے مولانا محمد ارشاد ساحل شہسرامی کی معاونت سے اسے جدید انداز میں مرتب کر کے شائع کیا ہے۔

عالم اسلام کی چند اہمیت و باثر شخصیات میں شمار:

بلا شبہ آپ خانوادۂ برکات کے چشم و چراغ درگاہ عالیہ برکاتیہ کے سجادہ نشین و صاحب اجازت وخلافت بزرگ ہیں۔ روحانی اور تصوف کی اہم خدمات آپ کے دم کی مرہون منت ہیں اور یہ سلسلہ عالم گیر سطح پر ہے۔ جارج ٹاؤن یونیورسٹی امریکہ نے ۲۰۰۹ء میں ایک سروے کرا کہ عالم اسلام کی پانچ سو باثر اور اہم شخصیت کا انتخاب کیا ہے۔ اس میں حضرت امین ملت کو ان کے اثر ورسوخ اور اہمیت وفضیلت کی بنا پر ۴۴ رویں مقام پر تسلیم کیا گیا ہے۔ یہی یونیورسٹی اپنے سروے میں مسلسل آٹھ سال تک حضرت کا نام شامل رکھتی رہی۔ یہ سروے رپورٹ بذات خود بہت اہمیت کی حامل اور آپ کے مقام بلند کی مظہر ہے۔

دراصل یہ آپ کی ان عظیم خدمات اور خدمت خلق کا اعتراف ہے جو توفیق الٰہی سے انجام پذیر ہو رہی ہے۔

ترویج علم:

اپنے خانوادے کی دیرینہ روایت کے عین مطابق حضرت امین ملت کو بھی علوم و فنون کی ترویج و اشاعت کا شغف جنون کی حد تک ہے اور حقیقت یہ ہے کہ جنون کے بغیر کوئی بھی کام معراج کمال کو نہیں پہنچتا اس مقصد کے لئے انہوں نے اپنے برادر عزیز سید محمد

www.barkaatlibrary.blogspot.in
بہ شکریہ: البرکات اسلامک ریسرچ اینڈ ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ، علی گڑھ (مشاہد رضوی)

اشرف صاحب، سید محمد افضل صاحب، سید محمد نجیب حیدر صاحب کے علاوہ سینکڑوں مخلص رفقاء واعزاء کی معاونت سے ۱۹۹۵ء میں البرکات ایجوکیشنل سوسائٹی رجسٹریشن کرائی۔ اس کے نام پرانوپ شہر روڈ علی گڑھ میں وسیع وعریض زمین خرید کر رجسٹرڈ کرائی اور البرکات کے ادارے کی منصوبہ سازی کی۔ ۲۰۰۲ء میں اس کے اداروں اور ان کی عمارتوں کا سنگ بنیاد رکھا گیا ہے۔ تبھی سے تعلیم وتعمیر کا سلسلہ جاری ہے۔

اس سوسائٹی کے زیر اہتمام فی الوقت البرکات پلے اینڈ لرن سینٹر، البرکات سینئر سیکنڈری اسکول (بوائز)، البرکات قادریہ اسکول (گرلس)، البرکات انسٹی ٹیوٹ آف مینجمنٹ اسٹڈیز (MBA)، البرکات انسٹی ٹیوٹ آف ایجوکیشنل (B.Ed)، البرکات کالج آف گریجویٹ اسٹڈیز، البرکات سید حامد کمیونٹی کالج، ہاسٹل کی سہولیات کے ساتھ تعلیمی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ سماج کے کمزور اور غریب بچوں کی تعلیم وتربیت کے لیے ۱۰۰/روپے ماہانہ فیس پر البرکات آفٹر نون اسکول، جولائی ۲۰۱۱ء سے شروع کیا گیا ہے۔ طلبہ کو یونیفارم، کتابیں، کاپیاں اور دیگر ضروری چیزیں البرکات سوسائٹی کی جانب سے مہیا کرائی جارہی ہیں۔

البرکات ایجوکیشنل سوسائٹی نے ایک اور اہم ادارہ البرکات اسلامک ریسرچ اینڈ ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ، سید محمد امان میاں کی زیر نگرانی دینی مدارس سے فارغ علماء کی شخصیت سازی کے لئے کھولا ہے جس میں ان کی رہائی وغیرہ کی سہولیات کے ساتھ ماہانہ وظیفہ بھی دیا جاتا ہے۔

البرکات ایجوکیشنل سوسائٹی کے جذبے اور کام سے متأثر ہو کر ملک کے طول و عرض میں پھیلے ہوئے برکاتی حضرات اس کارواں میں شامل ہو رہے ہیں اور اپنے اپنے علاقے میں اسی بینر کے تحت ادارہ سازی کر رہے ہیں۔ کرلا ممبئی میں البرکات ملک محمد اسلام اسکول قائم کیا ہے۔ سورت گجرات میں البرکات پبلک اسکول قائم ہوا ہے، کانپور میں البرکات کمپیوٹر سینٹر کا قیام عمل میں آیا ہے، جے پور راجستھان میں البرکات کی شاخ قائم کرنے کے لیے کافی زمین خریدی جا چکی ہے، کانپور میں بھی اس مقصد کے لئے زمین کی فراہمی کی کوششیں جاری ہیں۔

www.barkaatlibrary.blogspot.in
بہ شکریہ: البرکات اسلامک ریسرچ اینڈ ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ، علی گڑھ (مشاہد رضوی)

وہ دن دور نہیں انشاء اللہ الرحمان اس چراغ سے بہت جلد بہت سے چراغ روشن ہوں گے ہر طرف علم وفن کا چراغاں ہوگا۔ چاروں طرف برکاتی پرچم لہرائے گا اور یہ سب کچھ حضرت امین ملت دامت برکاتہم کی کامیاب قیادت میں ہوگا۔ **انشاء اللہ!**

حضرت امین ملت کا نکاح الہ آباد کے مشہور سادات گھرانے میں حضرت سید عابد علی صاحب مرحوم ومغفور کی صاحبزادی سیدہ آمنہ خاتون صاحبہ سے ہوا جو فارسی میں ایم.اے اور بی.ایڈ کی ڈگری یافتہ ہیں۔ حضرت امین ملت کے دو صاحبزادے حضرت سید محمد امان اور حضرت سید محمد عثمان اور ایک صاحبزادی سیدہ ایمن ہیں۔ سید محمد امان میاں نے مسلم یونیورسٹی سے بی.اے (English) اور البرکات سے MBA کی ڈگری حاصل کی، پھر الجامعۃ الاشرفیہ سے درس نظامی کی تعلیم حاصل کر کے فی الحال البرکات شعبہ اسلامیہ کے ڈائرکٹر ہیں۔

اللہ رب العزت مرشد گرامی کی عمر وصحت میں برکت فرمائے اور فیضان صاحب البرکات آپ کے وسیلے سے ہم غلاموں کو حاصل ہوتا رہے۔ آمین

اہل خاندان کے علاوہ خلفاء میں سے چند کا نام پیش ہے:

سید گلزار میاں واسطی، بحر العلوم مفتی محمد عبد المنان اعظمی، امام علم وفن خواجہ مظفر حسین، مفتی محمد نظام الدین صاحب مصباحی (جامعہ اشرفیہ مبارک پور)، مولانا محمد احمد مصباحی (جامعہ اشرفیہ مبارک پور)، مولانا عبد المبین نعمانی، مفتی حبیب یار خاں (اندور)، مولانا اسجد رضا خاں، مولانا احسن رضا خاں، مفتی ولی محمد ناگوری، سید نور اللہ شاہ بخاری (سہلاؤ شریف، راجستھان)، الحاج عبد الستار ہمدانی (پور بندر) صاحبان وغیرہ۔

www.barkaatlibrary.blogspot.in
بہ شکریہ: البرکات اسلامک ریسرچ اینڈ ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ، علی گڑھ (مشاہد رضوی)

شرف ملت حضرت سید محمد اشرف میاں قادری برکاتی

آپ حضرت احسن العلماء رحمۃ اللہ علیہ کے دوسرے صاحبزادے ہیں۔ آپ کی ولادت ۸؍جولائی ۱۹۵۷/۱۴؍شعبان ۱۳۷۴ھ کو مناہل سیتاپور میں ہوئی۔ حضرت سید العلمانے آپ کا نام سید محمد اشرف رکھا۔

بسم اللہ خوانی والد ماجد نے کرائی۔ آپ کی تعلیم کا آغاز مدرسہ قاسم البرکات سے ہوا۔ قرآن عظیم کا درس حضرت والد ماجد، پھوپھی صاحبہ سیدہ حافظہ عائشہ خاتون اور سیدہ حافظہ زاہدہ خاتون اور حافظ عبدالرحمٰن نے دیا۔ اردو کی تعلیم منشی سعیدالدین اور منشی نصیر احمد نے دی۔ قصبہ سے ہائی اسکول کر کے علی گڑھ مسلم یونیورسٹی میں داخل ہوئے جہاں سے بی.اے آنرس اور پھر ایم.اے. گولڈ میڈل کے ساتھ پاس کیے۔ UPSC مقابلہ جاتی امتحان میں حصہ لیا، پہلے IPS کے عہدے کے لیے منتخب ہوئے لیکن والد ماجد کی اس سروس میں مرضی نہ دیکھتے ہوئے IPS میں جوائن نہیں کیا۔ پھر Civil Services کے امتحان میں شریک ہوئے اور دوبارہ IRS میں آپ کا انتخاب ہوا۔

شرف ملت کو یہ شرف بھی حاصل ہے کہ Civil Services Exam کو اردو میڈیم کے ساتھ کامیابی حاصل کرنے والے آپ پہلے امیدوار ہیں۔ انڈین ریونیو سروس (IRS) میں مختلف اعلیٰ عہدوں پر رہتے ہوئے فی الوقت ممبر انکم ٹیکس سیٹلمینٹ کمیشن کے عہدے پر فائز ہیں۔

حضرت تاج العلما رحمۃ اللہ علیہ نے ولادت کے بعد ہی سیتاپور جا کر آپ کو بیعت سے مشرف کیا۔ والد محترم حضرت احسن العلما اور بڑے ابا حضرت سید العلما اور حضرت وارث پنجتن نے تمام سلسلوں کی خلافت واجازت عطا فرمائی لیکن آپ انکساری

www.barkaatlibrary.blogspot.in
بہ شکریہ: البرکات اسلامک ریسرچ اینڈ ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ، علی گڑھ (مشاہد رضوی)

کے سبب لوگوں کو داخل سلسلہ نہیں فرماتے ہیں۔

آپ کا نکاح پروفیسر سید علی اشرف صاحب مرحوم، سابق وائس چانسلر جامعہ ملیہ کی صاحبزادی سیدہ نشاط اشرف صاحبہ سے ہوا۔ سیدہ نشاط اشرف صاحبہ نے علی گڑھ مسلم یونیورسٹی گرلس کالج سے M.Sc (Chemistry) کی ڈگری حاصل کی ہے۔ ان سے آپ کو دو بیٹے سید نبیل اشرف، سید ناظم اشرف اور ایک بیٹی سیدہ شفا اشرف۔ ایک بیٹا اور ایک بیٹی ابھی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ بڑے صاحبزادے سید نبیل میاں حال ہی میں Probationary Officer کے امتحان میں کامیاب ہو کر Indian Overseas Bank میں منیجر ہیں۔

دنیاوی اعتبار سے بڑے منصب پر فائز ہونے کے باوجود خانوادہ کے تمام امتیازات سے بھی آپ کو خوب حصہ ملا۔ دینی مزاج، علما و مشائخ کا احترام، عشق رسول ﷺ، بزرگان دین سے محبت، تواضع وانکساری، خلوص ومحبت، مروت اور سنجیدگی و بردباری جیسی اچھی صفات آپ کی شخصیت و کردار میں رچی بسی ہیں۔ غریبوں کی مدد کے لیے ہر وقت خوشی سے تیار رہنا آپ کو سب سے زیادہ اچھا لگتا ہے۔ حضرت شرف ملت بہت با تدبیر اور حلیم شخصیت کے حامل ہیں۔ چھوٹے چھوٹے جملوں میں بڑی بڑی نصیحتیں کر دینا آپ کی شخصیت کا اہم حصہ ہے۔

آپ کا شمار برصغیر کے ممتاز افسانہ نگاروں میں ہوتا ہے۔ آپ کو اردو ادب اور تصنیف وتالیف سے خاص شغف ہے۔ افسانے، کہانیاں اور ناول لکھنے کے علاوہ آپ بلند پایہ شاعر بھی ہیں۔ نعت ومنقبت کی طرف خصوصی توجہ فرماتے ہیں۔ آپ کی بہت سی تصنیفات منظر عام پر آ چکی ہیں۔ آپ کی علمی اور ادبی خدمات پر آپ کو حکومت ہند کی جانب سے ساہتیہ اکادمی ایوارڈ بھی حاصل ہو چکا ہے۔ اس کے علاوہ کتھا ایوارڈ، Lifetime Achievement Award for Fiction ابھی حال ہی میں مدھیہ پردیش حکومت کی جانب سے اقبال سمان کے لیے بھی آپ کا نام تجویز ہوا ہے۔ آپ کی تصانیف یہ ہیں:

www.barkaatlibrary.blogspot.in
بہ شکریہ: البرکات اسلامک ریسرچ اینڈ ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ، علی گڑھ (مشاہد رضوی)

صلوعلیہ وآلہٖ:

یہ حمد، نعت اور مناقب کا مجموعہ ہے۔ یہ کتاب بھی چھپ کر عاشقانِ رسول سے داد وتحسین وصول کر چکی ہے۔

بادِصبا کا انتظار:

یہ کہانیوں کا مجموعہ ہے جس پر آپ کو صوبائی حکومت کی طرف سے ساہتیہ اکادمی ایوارڈ کے ساتھ ایک لاکھ نقد انعام اور تصنیفی سند پیش کی گئی ہے۔ یہ ۲۰۰۱ء میں شائع ہوا تھا۔

ڈار سے بچھڑے:

یہ بھی آپ کی تخلیقی کہانیوں کا پہلا مجموعہ ہے جو اب کئی کالجز کے اردو کے نصاب میں شامل ہے۔

نمبر دار کا نیلا:

یہ ایک عمدہ ناول ہے جس میں نیلا کردار کے ذریعے آپ نے انسانوں کے مختلف کرداروں کو پیش کیا ہے۔ اس کے بارے میں ہندوستان کے ایک بڑے ادیب اور نقاد شمس الرحمٰن فاروقی نے کہا کہ ''ایسا ناول تو انگریزی زبان میں بھی نہیں پڑھا''۔

میر امّن قصہ سنو:

یہ بھی آپ کی تخلیقی ناول ہے جو چار حصوں پر مشتمل ہے۔

آخری سواریاں:

یہ ناول حضرت شرفِ ملت کا گذشتہ سال شائع ہوا۔ الحمدللہ اس ناول کو اس وقت افسانوی ادب کا ایک بڑا شاہکار تصور کیا جا رہا ہے۔

حضرت شرف ملت مسلم یونیورسٹی کی طالب علمی کی زندگی میں بے حد ممتاز اور محبوب شخصیت شمار کیے جاتے تھے۔ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کی All India Sir Syed Debate میں دو بار خطاب حاصل کیا۔ انجمن اردوئے معلّٰی کے سکریٹری اور علی گڑھ

www.barkaatlibrary.blogspot.in
بہ شکریہ: البرکات اسلامک ریسرچ اینڈ ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ، علی گڑھ (مشاہد رضوی)

میگزین کے ایڈیٹر رہے۔ یونیورسٹی لٹریری کلب کے بھی سکریٹری رہے۔

ان کے علاوہ درجنوں علمی وادبی مضامین، غزلیں اور نظمیں ہندوستان اور بیرون ہند کے بڑے رسالوں میں چھپ چکے ہیں۔ آپ کی کئی کہانیوں کے ترجمے دوسری زبانوں میں چھپ چکے ہیں۔ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی، دہلی یونیورسٹی، کشمیر یونیورسٹی میں آپ کی ادبی خدمات پر Ph.D اور M. Phil ہورہی ہے۔ اس سال علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے شعبۂ اردو میں صدام حسین نے شرف ملت کی ادبی خدمات پر Ph.D میں داخلہ لیا ہے۔

علم کی ترویج واشاعت کا خاندانی وصف بھی آپ میں خوب خوب موجود ہے۔ البرکات ایجوکیشنل سوسائٹی کے آپ نائب صدر ہیں اور اس کی منصوبہ سازی اور ادارہ سازی میں آپ حضرت امین ملت کے کندھے سے کندھا ملا کر خدمات انجام دے رہے ہیں۔ جامعہ البرکات آپ کی فکر وتدبیر، تعمیری ذہن، انتظامی صلاحیتوں کا حسین عکس ہے۔ اس کے علاوہ خانقاہ ودرگاہ شریف کے تعمیری معاملات، انتظام وانصرام، عرس شریف کی محافل ومجالس کی ترتیب، خانقاہ شریف کے پیغام کو عام کرنے کے لیے مسلسل کاوشیں آپ کی ذات کی مرہون منت ہیں۔

اللہ تعالیٰ آپ کا سایہ صحت وسلامتی کے ساتھ ہمارے اوپر قائم رکھے۔ (آمین)

www.barkaatlibrary.blogspot.in
بہ شکریہ: البرکات اسلامک ریسرچ اینڈ ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ، علی گڑھ (مشاہد رضوی)

شہزادۂ احسن العلما حضرت سید محمد افضل میاں قادری

حضرت افضل میاں صاحب حضرت احسن العلما کے تیسرے صاحبزادے ہیں۔ آپ کی ولادت ۱۱؍ مارچ ۱۹۶۴ء میں مارہرہ مطہرہ میں ہوئی۔ قرآن عظیم گھر کے بزرگوں سے پڑھا۔ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی سے L.L.B اور L.L.M کیا۔ ۱۹۹۰ء میں IPS میں منتخب ہو گئے۔ افضل میاں صاحب بھی اپنے برادر محترم اشرف ملت ہی کی طرح اردو میڈیم سے Civil Services میں منتخب ہوئے۔ پولیس جیسے محکمے میں ہونے کے باوجود جہاں جہاں تعینات رہے وہاں لیاقت، ایمانداری اور شرافت کا عمدہ معیار پیش کیا، مدھیہ پردیش کے تمام بڑے پولیس افسران ان کے نام اور عمدہ کاموں سے واقف ہیں۔ علی گڑھ یونیورسٹی اور جامعہ ملیہ اسلامیہ، دہلی میں رجسٹرار رہ چکے ہیں۔ آپ کی ۱۸؍ سالہ ایماندارانہ خدمت اور ملک حفاظت کے لئے کئی خدمات کے پیش نظر ۲۰۱۱ء میں آپ کو صدر جمہوریہ ایوارڈ سے نوازا گیا۔ حضرت افضل میاں اپنے طالب علمی ہی کے زمانے میں مسلم یونیورسٹی میں بہت معروف تھے۔ آپ کی کتاب اور گفتگو کے آج تک لوگ قائل ہیں۔ مسلم یونیورسٹی سر سید ڈبیٹ میں تین مرتبہ خطاب جیتا۔ یونیورسٹی لٹریری کلب کے سکریٹری رہے۔ گفتگو کے فن میں اپنا ایک الگ مقام رکھتے ہیں۔ اپنے اسلاف کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اسی دردمند دل، غرباء پروری، سخاوت، انکسار کے جذبے سے سرشار ہیں۔ سلسلہ برکاتیہ کی ترویج و اشاعت کے لیے اپنے منصب کی مصروفیات کے باوجود کوششیں اور کاوشیں کرتے رہتے ہیں۔ البرکات ایجوکیشنل سوسائٹی کے Founder اور Executive Member ہیں۔ ادارہ چلانے میں آنے والی دشواریوں کے حل کرنے میں آپ کی ذات حد درجہ مفید اور مددگار رہے۔

www.barkaatlibrary.blogspot.in
بہ شکریہ: البرکات اسلامک ریسرچ اینڈ ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ، علی گڑھ (مشاہد رضوی)

علی گڑھ مسلم یونیورسٹی میں مدارس اہل سنت کا الحاق آپ ہی کی پر اثر پیش قدمی کا نتیجہ ہے۔افضل میاں صاحب کو تحریر اور تقریر میں ملکہ حاصل ہے۔علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے سیرت کے جلسے میں ایک مرتبہ راقم کی گذارش پر تقریر فرمائی تو مجمع کی حیرانی کا یہ عالم تھا، ایک IPS آفیسر اور رجسٹرار سیرت کے حوالے سے ایسی جامع اور معلوماتی گفتگو فرما رہے ہیں۔

افضل میاں صاحب کو اللہ تعالیٰ نے خطابت کی خدا داد صلاحیت کے علاوہ کہانیاں اور سوانحی خاکے لکھنے کا فن عطا فرمایا ہے۔ان کی کہانیاں اور مضامین ہندوستان کے معیاری رسالوں میں شائع ہوتے ہیں۔

افضل میاں صاحب کا حلقہ بہت وسیع ہے اور وہ اپنے اخلاق، متحرک اور فعال طبیعت کی بنا پر افسران کے حلقے میں بہت مشہور بھی ہیں اور محبوب بھی۔آپ کو خلافت و اجازت والد ماجد حضور احسن العلماء رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل ہے۔

افضل میاں صاحب نے محکمۂ پولس کے بڑے اہم عہدوں کو زینت بخشی۔اپنے منصبی فرائض کی ایمانداری اور فہم وتدبر سے ذمہ داریاں نبھانے کے سبب وہ صوبۂ مدھیہ پردیش کے ذمہ دار اور معروف افسروں میں شمار کیے جاتے ہیں فی الحال Additional Director General of Police Lokayukt کے منصب پر بھوپال میں تعینات ہیں۔

سید محمد افضل میاں کا عقد حضرت امین ملت کی بیگم کی چھوٹی بہن سیدہ راشدہ خاتون صاحبہ سے ہوا جو تعلیم کے زیور سے آراستہ ہیں۔آپ کے ایک بیٹے سید برکات حیدر اور ایک بیٹی سیدہ کائنات ہیں۔ماشاءاللہ دونوں زیر تعلیم ہیں۔اللہ تعالیٰ ان کی عمر اور صحت میں برکت عطا فرمائے اور ان کے فیض کو مخلوق خدا پر عام رکھے۔آمین

www.barkaatlibrary.blogspot.in
بہ شکریہ: البرکات اسلامک ریسرچ اینڈ ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ، علی گڑھ (مشاہد رضوی)

رفیق ملت حضرت سید شاہ نجیب حیدر نوری
سجادہ نشین آستانۂ عالیہ برکاتیہ، مارہرہ شریف

رفیق ملت سید شاہ نجیب حیدر حضور احسن العلما کے سب سے چھوٹے صاحبزادے ہیں۔ آپ ا؍ جولائی ۱۹۶۷ء میں مارہرہ شریف میں پیدا ہوئے۔ قرآن عظیم اپنی پھوپھی سیدہ حافظہ زاہدہ خاتون سے اور کچھ حصہ اپنے والد ماجد حضور احسن العلما سے پڑھا۔ اردو کی تعلیم والدہ ماجدہ نے دی۔ آگرہ یونیورسٹی سے گریجویشن کرنے کے بعد آپ اپنے والد ماجد حضور احسن العلما علیہ الرحمہ کے ساتھ ہی رہے اور خانقاہ برکاتیہ کی خدمات انجام دینے میں ان کی مدد فرماتے رہے۔ حضور احسن العلما نے آپ کی تربیت اس انداز سے کی ہے کہ آپ خانقاہ، درگاہ، عرس اور جائداد کے معاملات اور انتظامات کی نگرانی میں ماہر ہو گئے۔ سلسلے کے مریدین ومتوسلین سے آپ کا ربط زیادہ رہا۔ اپنی خوش مزاجی اور نرم اخلاق کے باعث بہت مقبول ہیں۔

حضرت رفیق ملت کو بیعت حضرت مفتیٔ اعظم علیہ الرحمہ سے ہے۔ سلسلہ قادریہ برکاتیہ میں خلافت واجازت اپنے والد ماجد حضور احسن العلما اور حضرت وارث پنجتن رحمۃ اللہ علیہ سے ہے۔ حضرت امین ملت نے اپنی رسم سجادگی کے موقع پر سب سے پہلے خلافت رفیق ملت کو عطا فرمائی۔ ان بزرگوں کی حیات میں ہی معرفت کی چاہت رکھنے والے حضرات آپ کی خدا داد صلاحیتوں اور کیفیات جذب کو دیکھ کر آپ کے ہاتھ پر بیعت ہونے لگے۔

آپ کو آپ کے تاؤ حضرت وارث پنجتن علیہ الرحمہ نے گود لیا اور آپ کو اپنا

www.barkaatlibrary.blogspot.in
بہ شکریہ: البرکات اسلامک ریسرچ اینڈ ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ، علی گڑھ (مشاہد رضوی)

وارث و ولی عہد اور سجادہ نشین اپنی حیات ظاہری میں فرما دیا۔ ان کے چہلم کے دن علما و مشائخ کی موجودگی میں آپ سجادۂ عالیہ نوریہ پر جلوہ افروز ہوئے۔

اپنے قصبے مارہرہ میں آپ بہت مقبول ہیں اور یہاں کے لوگ آپ کو بہت چاہتے بھی ہیں۔ آپ کو خدائے تعالیٰ نے دل دردمند کی دولت سے نوازا۔ آپ جہاں تک ہوسکتا ہے بندگان خدا کی ہر جائز خدمت کرنے کے لیے تیار رہتے ہیں۔ مہمان نوازی میں بھی اپنے بزرگوں کے نقش قدم پر چلتے ہیں۔ آپ کی انہیں خوبیوں کی وجہ سے علماء کرام بھی آپ سے بڑی محبت فرماتے ہیں۔ مسجد برکاتی میں جہاں آپ کے والد ماجد حضرت احسن العلما علیہ الرحمہ نے ۵۴ برس تک خطابت کی خدمت انجام دی اب وہ خدمت آپ کے سپرد ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو تقریر کا جوہر عطا کیا ہے۔ ہزاروں لاکھوں کے مجمعے میں برجستہ تقریر کرتے ہیں اور جب تقریر کرتے ہیں تو ایک عجیب جذب کی کیفیت طاری رہتی ہے جو اپنے سننے والوں کو اپنے اندر سمیٹ لیتی ہے۔

خانقاہ برکاتیہ میں تعمیر، درگاہ کے انتظام، تمام اہتمام عرس، مشائخ کی سالانہ فاتحہ، زائرین درگاہ سے ملاقات جیسے تمام کام حضرت رفیق ملت بخوبی کرتے ہیں۔ رفیق ملت پیر طریقت ہونے کے ساتھ ساتھ ایک اچھے منتظم ہیں، ان کو کام کرنے وکرانے کا ہنر اور سلیقہ خوب آتا ہے۔

اپنے وطن مارہرہ شریف میں قصبے کے لوگوں کے لیے اعلیٰ تعلیم کے واسطے حضرت رفیق ملت نے ''مارہرہ پبلک اسکول'' شروع کیا جس میں ۹۰۰ ربچے ہیں ''جامعہ احسن البرکات'' ان کی نگرانی میں چل رہا ہے اور امید ہے کہ آنے والے دنوں میں یہ دارالعلوم اہل سنت کا فخر ہوگا۔

حضور احسن العلما کے وصال کے بعد حضرت رفیق ملت نے ملک کے کونے کونے میں تبلیغی دورے کیے اور سلسلہ برکاتیہ کے فروغ کے لئے بڑی مخلص کوششیں کیں۔ حضرت رفیق ملت علمائے کرام سے بہت محبت فرماتے ہیں، ان کی خاطر تواضع میں رفیق ملت کا انداز داد دینے کے قابل ہوتا ہے۔

www.barkaatlibrary.blogspot.in
بہ شکریہ: البرکات اسلامک ریسرچ اینڈ ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ، علی گڑھ (مشاہد رضوی)

رفیق ملت کی سیرت کا ایک پہلوان کی شخصیت کو امتیازی صف میں لاکر کھڑا کرتا ہے اور وہ ہے ان کی سماجی خدمات کا ذوق۔ بیماروں کا علاج کرانے، بچیوں کی شادیاں کرانے، لوگوں کے گھر تعمیر کرانے میں وہ خود کو ہمیشہ اول صف میں رکھتے ہیں۔ ان کا دستر خوان بہت وسیع ہے۔ خانقاہ میں ان کے دم سے سخاوت اور ضیافت کی بہاریں ہیں۔

اللہ تعالیٰ اپنے نبی کریم کے صدقے وطفیل سے آپ کو لمبی عمر عطا فرمائے اور بندگان خدا آپ سے یوں ہی فیضیاب ہوتے رہیں۔

آپ کی شادی اپنی سب سے چھوٹی خالہ کی سب سے چھوٹی بیٹی سیدہ شبستان صاحبہ سے ۱۹۹۴ء میں ہوئی۔ آپ کی اہلیہ زیور تعلیم سے آراستہ ہے۔ ان سے آپ کی ایک صاحبزادی سیدہ عارفہ اور دو صاحبزادے سید حسن حیدر اور محمد محسن۔ تینوں ابھی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔

آپ کے خلفا میں یہ نام خصوصیت کے ساتھ ذکر کیے جاتے ہیں۔

سید محمد امان قادری، سید حسن حیدر قادری، مفتی آفاق احمد صاحب مجددی قنوج، مفتی محمد حنیف برکاتی کانپور، محمد اویس رضا صاحب قادری پاکستان، مولانا مجیب اشرف صاحب، مولانا صغیر احمد جوکھن پوری، مولانا عبد الغنی محمد عطیف قادری، مولانا فضلِ رسول محمد عزام قادری، مفتی قلندر صاحب کرناٹک، حاجی عبد الغفار پردیسی، حاجی محمد عارف پردیسی۔

www.barkaatlibrary.blogspot.in
بہ شکریہ: البرکات اسلامک ریسرچ اینڈ ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ، علی گڑھ (مشاہد رضوی)

خانقاہ برکاتیہ میں رسم سجادگی کی تفصیل

خاندان برکاتیہ کی رسم سجادگی کس طرز سے ادا کی جاتی ہے، اس کا بیان حضرت تاج العلماکے قلم سے ملاحظہ کیجئے۔ تاج العلما فرماتے ہیں:

''ہمارے خاندان میں سجادہ نشینی کی رسم اس طرح چلی آئی ہے کہ سجادہ نشین متوفی کے انتقال کے بعدان کے چہلم کے دن کنبہ و برادری اور شہراور آس پاس کے عزیز اورقریبی رشتہ داراور سلسلے کے لوگ، خلفائے خاندان برکات اورعوام وخواص جمع ہوتے ہیں اوران کے بیٹے یاان کی غیرموجودگی میں بھائی وغیرہ شرعی وارث کو (جواس شخص سے بیعت یا سجادہ نشینی کی اجازت بھی رکھتا ہو جس کی جگہ وہ سجادہ نشین ہونا چاہتا ہے) خاندان کے بزرگوں اور پرکھوں اور سلسلے کے بڑے لوگ تبرکات خاندانی جیسے خرقہ عمامہ سیلی اور تسبیح وغیرہ (جو ہرایک گھر میں اپنے اپنے بزرگوں کے علاحدہ علاحدہ بھی ہم لوگوں کے پاس ہیں اور کچھ تبرکات میں سب کا حصہ ہے) ساتھ لے کر درگاہ شریف لے جاتے ہیں اور وہاں جس بزرگ کا وہ سجادہ نشین ہونا چاہتا ہے ان کے مزار یا حضور صاحب البرکات رحمۃ اللہ علیہ کے مزار مبارک پر تبرکات اور لباس رکھ کر بزرگان سلسلہ سے وسیلہ اور مدد مانگ کر فاتحہ پڑھ کر، پھران تبرکات سے اس شخص کو سنوار کرفقیر اور خادم حضرات آگے آگے ''اللہ'' پکارتے ہوئے مجمع کے ساتھ واپس لاتے سجادہ نشینی کے مکان میں، جو اپنے اپنے الگ ہیں، سجادہ نشینی کی مسند پر بٹھاتے ہیں اوراس کے بعد حاضرین نذریں پیش کرتے ہیں اور عقیدت مند حضرات بیعت کرتے ہیں اور سجادہ نشینی کی رسم تمام ہو جاتی ہے۔ (تاریخ خاندان برکات، ص:۱۰۳)۔

www.barkaatlibrary.blogspot.in
بہ شکریہ: البرکات اسلامک ریسرچ اینڈ ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ، علی گڑھ (مشاہد رضوی)

تبرکات خانقاہ برکاتیہ مارہرہ شریف کی تفصیل

الحمد للہ مارہرہ شریف کا یہ امتیاز مسلم ہے کہ یہاں بڑی تعداد میں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم اور اہل بیت اطہار کے تبرکات موجود ہیں۔ اعراس کے موقعوں پر خاص وعام سبھی طرح کے لوگوں کو ان کی زیارت کرائی جاتی ہے۔ تفصیل یہ ہے:

۱- حضور پاک کی داڑھی کے بال (موئے مبارک)، حضور کے قدم شریف کا نقش اور حضور کا جوتا مبارک

یہ تینوں تبرکات خانقاہ برکاتیہ میں اس طرح آئے کہ حاجی جعفر بن حاجی جمال الدین بلالی حربی مارہرہ لائے اور حضرت سید شاہ حمزہ عینی رحمۃ اللہ علیہ کو ان کی زیارت کرائی۔ ان تبرکات کی زیارت کرتے ہی حضرت حمزہ کے دل میں خیال پیدا ہوا کہ کاش حاجی صاحب میری کل جائداد لے لیں اور یہ تبرکات مجھے عنایت کر دیں۔ یہ خیال پیدا ہوتے ہی آپ نے حاجی صاحب سے ذکر کیا مگر حاجی صاحب راضی نہیں ہوئے اور ان تبرکات کو لے کر مارہرہ سے چلے گئے۔ تبرکات نہ ملنے پر حضرت شاہ صاحب کو بڑا دکھ ہوا۔ اسی رات خواب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی، آپ نے فرمایا: صاحبزادے! رنجیدہ کیوں ہوتے ہو؟ ہم کو تمہاری خاطر سب کچھ منظور ہے۔ تم کو تمہاری خواہش کے موافق، میں نے وہ تینوں تبرکات دے دیے۔ چناں چہ ایک دن حاجی صاحب وہ تبرکات لے کر مارہرہ حاضر ہوئے اور سند کے ساتھ حضرت کی خدمت میں پیش کر دیا۔ یہ تبرکات سند کے ساتھ خانقاہ برکاتیہ میں اب تک موجود ہیں۔

www.barkaatlibrary.blogspot.in
بہ شکریہ: البرکات اسلامک ریسرچ اینڈ ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ، علی گڑھ (مشاہد رضوی)

۲- حضرت علی رضی اللہ عنہ کی داڑھی کا بال

یہ موئے مبارک سادات زیدیہ کا آبائی اور نہایت مستند ہے اور حضرت زید شہید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سلسلہ بہ سلسلہ سید محمد روشن بلگرامی کی بی بی صاحبہ تک پہنچا۔ یہ بی بی صاحبہ حضرت اچھے میاں اور حضرت ستھرے میاں کی حقیقی نانی تھیں۔ جب ان دونوں حضرات کو ان کے ماموں نواب سید نورالحسن خاں صاحب بہادر نے اپنی جاگیر قصبہ کواتھ، ضلع آرا میں بلوایا اور خوب ساز و سامان دیا، اس وقت ان کی نانی نے یہ موئے مبارک یہ کہہ کر دیا کہ ''تمہارے ماموں نے تم کو بہت کچھ دیا میں بھی یہ یادگاریں تم کو دیتی ہوں، جو مجھے میرے آبا و اجداد سے سلسلہ بہ سلسلہ پہنچا ہے۔ یہ تبرکات آج بھی موجود ہیں۔

۳- حضرت مولیٰ علی کا جبّہ مبارک

یہ جبّہ حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تھا۔ ان سے حضرت محبوب سبحانی سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک پہنچا۔ پھر ان سے حضرت خواجہ معین الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک پہنچا پھر واسطہ بہ واسطہ حضرت نظام الدین اولیا اور حضرت صاحب البرکات رحمۃ اللہ علیہما تک پہنچا۔ یہ جبّہ آج تک خانقاہ شریف میں موجود ہے اور سجادہ نشینی کے دن جب جو خرقہ پوشی کی رسم ہوتی ہے تو دوسرے خرقوں کے ساتھ یہ بھی پہنایا جاتا ہے اور یہی خرقہ سب سے اوپر ہوتا ہے، لیکن چوں کہ یہ چودہ سو سال پہلے کا ہے اس لیے اب تبرک کے طور پر صرف کندھے پر ڈال دیا جاتا ہے۔

۴- حضرت امام حسن اور حضرت شہید کربلا امام حسین کی داڑھی کے بال مبارک

یہ تمام تبرکات حضور صاحب البرکات رحمۃ اللہ علیہ کے ایک مرید خاص نواب روح اللہ خان صاحب میرٹھی نے اپنے پیر و مرشد کو نذر کیے تھے۔ ان تبرکات کے پہنچنے سے پہلے ہی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضور صاحب البرکات کو خواب میں بشارت دی تھی۔ اس کے بعد نواب روح اللہ خان صاحب مارہرہ حاضر ہوئے اور یہ تبرکات حضرت کو نذر کیے تھے۔ یہ تبرکات سند کے ساتھ خانقاہ شریف میں موجود ہیں۔

www.barkaatlibrary.blogspot.in
بہ شکریہ: البرکات اسلامک ریسرچ اینڈ ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ، علی گڑھ (مشاہد رضوی)

۵- سنگ خیبری (موہرہ سنگ)

یہ پتھر حضرت علی کی کرامت کانمونہ ہے۔کسی میدان میں آپ کوگھوڑا باندھنے کی ضرورت پیش آئی تھی، آپ کے پاس ڈوری نہیں تھی جس کی وجہ سے اس پتھر سے ریشم کھینچ کراسے اپنے گھوڑے سے باندھ دیا تھا یہ موہرہ سنگ اسی پتھر کا ٹکڑا ہے، اس سے آج تک ریشم نکلتا ہے۔ یہ مہرہ سنگ بھی اس خاندان کا موروثی اورقدیمی نہایت مستند ہے اورحضرت زید شہید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس وقت تک نسل درنسل اس گھرانے میں چلا آرہا ہے۔اس کی سند بھی موجود ہے۔

۶- موئے مبارک (داڑھی کا بال) حضرت غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ و تسبیح کے دانے

یہ موئے مبارک شمس مارہرہ حضرت اچھے میاں صاحب کے زمانے میں اس خاندان میں پہنچا۔جس دن یہ موئے مبارک آپ کو ملا آپ بہت خوش ہوئے اورسجدۂ شکر ادا کرنے کے بعد فرمایا: ''آج ہمارے گھر میں اسلاف کرام اورمرشدان عظام کے تمام تبرکات کی تکمیل ہوگئی''۔حضرت غوث اعظم کی تسبیح کے دانے بھی تبرکات میں ہیں، جن کو غوث اعظم نے بوعلی شاہ قلندر پانی پتی کے ہاتھ بھیج کرسات قطبوں کی بشارت دی تھی۔

ان تبرکات کےعلاوہ خانوادۂ برکاتیہ کےتقریباً سارے مشائخ کرام کے بہت سے تبرکات خانقاہ میں موجود ہیں اوران تبرکات کی اعراس کے موقعے پرزیارت کرائی جاتی ہے۔

www.barkaatlibrary.blogspot.in
بہ شکریہ: البرکات اسلامک ریسرچ اینڈ ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ، علی گڑھ (مشاہد رضوی)

مزارات اولیا پر حاضری کے آداب

مزارات اولیا پر پائینتی کی جانب سے حاضر ہوں اور ذرا فاصلے سے قبر مبارک کے بائیں جانب وہاں کھڑے ہوں، جہاں میت کا چہرہ ہوتا ہے۔ پھر ادب سے یوں سلام عرض کریں: السلام علیک یا سیدی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ اس کے بعد فاتحہ پڑھیں۔

☆ دوسرے لوگ بھی فاتحہ پڑھ رہے ہوں تو بلند آواز سے نہ فاتحہ پڑھیں اور نہ سلام بلند آواز سے کریں۔

☆ مزارات کو بوسہ دینا جائز ہے، لیکن بہتر یہ ہے کہ مزارات کو نہ ہاتھ لگائیں اور نہ چومیں۔

☆ مزارات مبارکہ پر پیشانی ہرگز نہ رکھیں کہ یہ سخت منع ہے۔

☆ کپڑے کی چادر پیش کرنا بھی جائز ہے، لیکن بہتر یہ ہے کہ پھولوں کی چادر پیش کریں۔ اس سے اولیاے کرام کی مبارک روحیں زیادہ خوش ہوتی ہیں۔

☆ اگربتی مزارات سے ذرا ہٹ کر جلائیں، کیوں کہ اس کا فائدہ خوشبو ہے اور آگ کی چیزوں کو قبر سے دور رکھنے کا حکم ہے۔

☆ روشنی پہلے سے موجود ہو تو موم بتی نہ جلائیں کہ یہ فضول خرچی ہے۔ ورنہ ذرا فاصلے سے موم بتی روشن کریں۔

☆ مزار کی جانب پیٹھ نہ ہونے پائے کہ یہ بے ادبی ہے۔ اس کا زیادہ خیال ان لوگوں کو رکھنا چاہیے جو بیشتر اوقات درگاہ میں حاضر رہتے ہیں، تاکہ لوگ ان سے ادب سیکھیں۔

www.barkaatlibrary.blogspot.in
بہ شکریہ: البرکات اسلامک ریسرچ اینڈ ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ، علی گڑھ (مشاہد رضوی)

☆ روضۂ مبارکہ میں کسی کے ساتھ بے تکلف بلند آواز سے گفتگو نہ کریں کہ خلاف ادب ہے۔

☆ عورتوں کو جب مسجد میں نماز پڑھنے کے لیے حاضر ہونے کی اجازت نہیں تو اس فتنہ بھرے دور میں مزارات اولیا پر حاضری کی اجازت کیسے دی جاسکتی ہے؟ عورتیں ہرگز مزارات اولیا پر حاضر نہ ہوں۔ یہی حکم شریعت ہے۔

(مزارات اولیا پر حاضری کے یہی آداب، امام اہل سنت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری برکاتی قدس سرہٗ نے اپنے فتاویٰ میں بیان فرمائے ہیں)

www.barkaatlibrary.blogspot.in
بہ شکریہ: البرکات اسلامک ریسرچ اینڈ ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ، علی گڑھ (مشاہد رضوی)

فاتحہ کا آسان طریقہ

پہلے تین یا پانچ یا سات مرتبہ درود شریف پڑھیں پھر چاروں قل شریف مع سورۂ فاتحہ اور الٓمّٓ سے مفلحون تک پڑھیں:

درود شریف:

صَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَ اٰلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةً وَّسَلَامًا عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ.

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ o

☆ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ o الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ o مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ o إِيَّاكَ نَعْبُدُ وإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ o اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ o صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ o

☆ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ o لَا أَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ o وَلَا أَنْتُمْ عَابِدُوْنَ مَا أَعْبُدُ o وَلَا أَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ o وَلَا أَنْتُمْ عَابِدُوْنَ مَا أَعْبُدُ o لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ o

☆ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ o اللّٰهُ الصَّمَدُ o لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ o وَلَمْ يَكُنْ لَّهُ كُفُوًا أَحَدٌ o

☆ قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ o مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ o وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ إِذَا وَقَبَ o وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ o وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ o

☆ قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ o مَلِكِ النَّاسِ o إِلٰهِ النَّاسِ o مِنْ شَرِّ

www.barkaatlibrary.blogspot.in
بہ شکریہ: البرکات اسلامک ریسرچ اینڈ ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ، علی گڑھ (مشاہد رضوی)

الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ o الَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ o مِنَ الْجِنَّةِ وَ النَّاسِ o

پھر آخر میں تین، پانچ یا سات مرتبہ درود شریف پڑھیں اور بارگاہِ الٰہی میں ہاتھ اٹھا کر یوں دعا کریں۔

یا اللہ! ہم نے جو کچھ درود شریف پڑھا ہے اور قرآن مجید کی آیتیں تلاوت کی ہیں، ان کا ثواب (اگر کھانا یا شیرینی ہو تو اتنا اور کہیں کہ اس کھانے اور شیرینی کا ثواب) میری جانب سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو نذر پہنچا دے پھر ان کے وسیلہ سے جملہ انبیائے کرام علیہم السلام وصحابہ اور تمام اولیا وعلما کو عطا فرما (پھر اگر کسی خاص بزرگ کو ایصالِ ثواب کرنا ہو تو ان کا خصوصیت سے نام لیں مثلاً یوں کہیں کہ خصوصاً حضرت غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ یا خواجہ غریب نواز کو نذر پہنچا دے اور پھر جملہ مومنین ومومنات کی ارواح کو ثواب عطا فرما اور اگر کسی عام آدمی کو ایصالِ ثواب کرنا ہو تو اس کا ذکر خصوصیت سے کریں، مثلاً یوں کہیں کہ خصوصاً ہمارے والد والدہ یا دادا دادی یا نانا، نانی کی روح کو ثواب پہنچا دے اور پھر جملہ مومنین ومومنات کی ارواح کو ثواب پہنچا دے۔

آمین یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰاحِمِیْنَ ۔

www.barkaatlibrary.blogspot.in
بہ شکریہ: البرکات اسلامک ریسرچ اینڈ ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ، علی گڑھ (مشاہد رضوی)

شجرۂ علیہ حضرات عالیہ قادریہ برکاتیہ

یا الٰہی رحم فرما مصطفیٰ کے واسطے
یا رسول اللہ کرم کیجئے خدا کے واسطے
مشکلیں حل کر شہہ مشکل کشا کے واسطے
کر بلائیں رد شہید کربلا کے واسطے
سید سجاد کے صدقے میں ساجد رکھ مجھے
علم حق دے باقر علم ہدیٰ کے واسطے
صدق صادق کا تصدق صادق الاسلام کر
بے غضب راضی ہو کاظم اور رضا کے واسطے
بہر معروف و سری معروف دے بے خود سری
جند حق میں گن جنید باصفا کے واسطے
بہر شبلی شیر حق دنیا کے کتوں سے بچا
ایک کا رکھ عبد واحد بے ریا کے واسطے
بو الفرح کا صدقہ کرغم کو فرح دے حسن و سعد
بوالحسن اور بوسعید سعد زا کے واسطے
قادری کر قادری رکھ قادریوں میں اٹھا
قدر عبد القادر قدرت نما کے واسطے
احسن اللہ لھم رزقاً سے دے رزق حسن
بندۂ رزاق تاج الاصفیا کے واسطے

www.barkaatlibrary.blogspot.in
بہ شکریہ: البرکات اسلامک ریسرچ اینڈ ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ، علی گڑھ (مشاہد رضوی)

نصر ابی صالح کا صدقہ صالح و منصور رکھ
دے حیات دیں محی جاں فزا کے واسطے
طور عرفان و علو حمد و حسنیٰ و بہا
دے علی موسیٰ حسن احمد بہا کے واسطے
بہر ابراہیم مجھ پر نار غم گلزار کر
بھیک دے داتا بھکاری بادشاہ کے واسطے
خانۂ دل کو ضیا دے روئے ایماں کو جمال
شہہ ضیا مولیٰ جمال الاولیا کے واسطے
دے محمد کے لیے روزی کر احمد کے لیے
خوان فضل اللہ سے حصہ گدا کے واسطے
دین و دنیا کی مجھے برکات دے برکات سے
عشق حق دے عشقیِ عشق انتما کے واسطے
حب اہل بیت دے آل محمد کے لیے
کر شہید عشق حمزہ پیشوا کے واسطے
دل کو اچھا تن کو ستھرا جان کو پر نور کر
اچھے پیارے شمس دیں بدر العلیٰ کے واسطے
دل کو اچھا تن کو ستھرا جان کو پر نور کر
ستھرے پیارے نور حق شمس الضحیٰ کے واسطے

www.barkaatlibrary.blogspot.in
بہ شکریہ: البرکات اسلامک ریسرچ اینڈ ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ، علی گڑھ (مشاہد رضوی)

شجرۂ قدسیہ امیریہ

دونوں عالم میں ہو مجھ پر تیری رحمت کا نزول
شہہ امیر عالم اہل صفا کے واسطے
نام نامی جن کا ہے حضرت غلام محی دیں
بخش دے مجھ کو تو ان کے اتقا کے واسطے

شجرۂ مبارکہ صادقیہ

مجھ کو اولاد رسول با صفا کا رکھ غلام
شاہ اولاد رسول با ضیا کے واسطے
قول وفعل و حال سب میں مجھ کو تو سچا ہی رکھ
شہہ محمد صادق مرد خدا کے واسطے

شجرۂ عالیہ نوریہ

دو جہاں میں خادم آل رسول اللہ رکھ
حضرت آل رسول مقتدیٰ کے واسطے

www.barkaatlibrary.blogspot.in
بہ شکریہ: البرکات اسلامک ریسرچ اینڈ ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ، علی گڑھ (مشاہد رضوی)

نور ایماں نور قلب نور قبر و حشر دے
بو الحسین احمد نوری ضیا کے واسطے

میری قسمت کی برائی نیکی سے کردے بدل
حضرت بوالقاسم خیر الہدیٰ کے واسطے

حب اولاد رسول پاک دے دل میں رچا
شاہ اولاد رسول رہنما کے واسطے

یا الٰہی بہر حضرت مصطفیٰ حیدر حسن
حسن و صفوت کر عطا ان کے گدا کے واسطے

یا الٰہی امن و ایماں دے امانت دار رکھ
مرشدی سید امین بے ریا کے واسطے

صدقہ ان اعیاں کا دے چھ عین عز و علم و عمل
عفو و عرفاں عافیت اس بے نوا کے واسطے

www.barkaatlibrary.blogspot.in
بہ شکریہ: البرکات اسلامک ریسرچ اینڈ ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ، علی گڑھ (مشاہد رضوی)

کتابیات (حوالے)

۱- شاہ برکات اللہ کی حیات اور علمی کارنامے- پروفیسر سید محمد امین قادری

۲- سراج العوارف- سید شاہ ابوالحسین احمد نوری

۳- شاہ حقانی کا اردو ترجمہ اور تفسیر قرآن- پروفیسر سید محمد امین قادری

۴- اصح التواریخ- سید شاہ اولاد رسول محمد میاں

۵- تاریخ خاندان برکات- سید شاہ اولاد رسول محمد میاں

۶- مداح حضور نور قلمی- حاجی غلام شبر قادری

۷- تذکرۂ نوری (مطبوعہ)- قاضی غلام شبر، ترتیب: مولانا اسید الحق۔

۸- برکات مارہرہ- مولانا طفیل احمد متولی

۹- اہل سنت کی آواز شمارہ ۱، ۲، ۳- سید شاہ نجیب حیدر نوری (مدیر)

۱۰- حیات شمس مارہرہ- مولانا اسید الحق قادری

۱۱- مصطفیٰ سے آل مصطفیٰ تک- سید شاہ آل رسول حسنین میاں نظمی

۱۲- حیات آل رسول- مولانا محمود احمد رفاقتی

۱۳- یاد حسن- شرف ملت سید محمد اشرف قادری

www.barkaatlibrary.blogspot.in
بہ شکریہ: البرکات اسلامک ریسرچ اینڈ ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ، علی گڑھ (مشاہد رضوی)